خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

خطبات

سورۃ التکاثر

www.KitaboSunnat.com

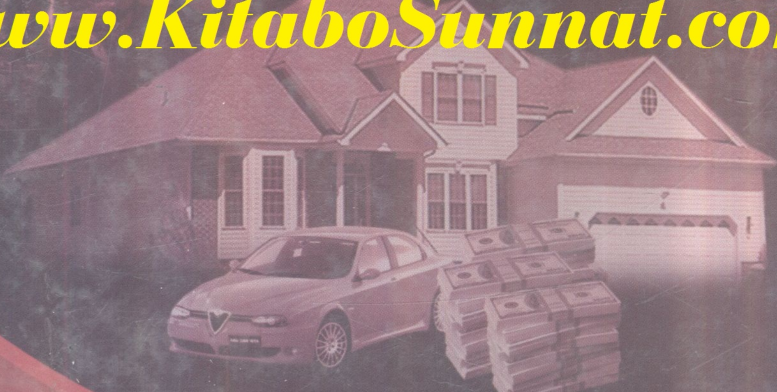

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وقف منجانب وکٹوریہ
اس کتاب کا ھدیہ لینا اور دینا

خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

خُطبات
سُورۃ تکاثُر

مرتب

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

ناشر

حامد اکیڈمی وزیر آباد

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ———— خطبات سورۃ تکاثر
مرتب ———— پروفیسر حافظ عبدالستار حامد
تعداد ———— ایک ہزار
سن طباعت اول ———— اکتوبر 2008ء
کمپوزنگ ———— راسخ اکیڈمی فیصل آباد
کمپوزر ———— طاہر محمود فیصل آباد
ناشر ———— حامد اکیڈمی وزیر آباد
مطبع ————
قیمت ————

ملنے کے پتے

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
اسلامی اکادمی الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالا
والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالا
مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ کوتوالی روڈ فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	آغازِ تحریر	7
2	خطبہ (1) انسان کی غفلت	9
3	سورۃ کا تعارف	10
4	فضائل و برکات	10
5	شانِ نزول	12
6	سورۃ کے مضامین	13
7	میرا مال، میرا مال	14
8	سونے کی وادی	15
9	پاکیزہ مال	16
10	میت کے تین ساتھی	19
11	برکت ہی برکت	20
12	ہلاکت ہی ہلاکت	22
13	نبی ﷺ کی مال سے بے رغبتی	27
14	خطبہ (2) حرص و ہوس کی مذمت	30
15	غریب اور مال دار	31
16	مال دار کی گفتگو	33
17	متکبر مالداروں کا انجام	36
18	عاص بن وائل	37
19	مومن کا جواب	39
20	باغ کی تباہی	42
21	دونوں کا انجام	43
22	شیطانی سوچ	45
23	قارون کا غرور	47
24	قارون کا جلوس	50
25	قارون کی ہلاکت	51
26	خطبہ (3) زیارت قبور	54
27	قبر کا معنی و مفہوم	55
28	سب سے پہلی قبر	57
29	زیارت قبور کا حکم	60
30	زیارت قبور کے فوائد	61
31	عورتوں کو اجازت	63
32	ضروری وضاحت	67
33	والدین کی قبریں	68
34	ماں کی قبر	70
35	احباب کی قبریں	74
36	خطبہ (4) آدابِ زیارتِ قبور	77
37	ربطِ کلام	77
38	اہل قبور کو سلام	78
39	دعائے مغفرت	80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

40	ممنوع کام	81
41	نذر و نیاز	82
42	سجدہ کرنا	84
43	مسجد بنانا	86
44	قبرستان میں نماز	89
45	میلہ لگانا	91
46	دیگر ممنوع کام	92
47	خطبہ (5) ثواب قبر	96
48	پانچ ادوار	98
49	برزخ کا معنی و مفہوم	100
50	برزخی زندگی	101
51	آغاز ثواب	103
52	مردہ بولتا ہے	106
53	مردہ سنتا ہے	106
54	منکر نکیر	108
55	نیک آدمی کی حالت	111
56	سوالاتِ قبر	114
57	دس قسم کے انعامات	115
58	قبر میں جنت	120
59	خطبہ (6) عذاب قبر	124
60	عذاب قبر کا مفہوم	125
61	عذابِ قبر برحق ہے	127
62	خطبہء رسول ﷺ	129
63	قرآنی دلائل	132
64	قبر میں چیخ و پکار	135
65	یہودیوں کو عذاب قبر	137
66	مرتد کو عذاب قبر	138
67	بداعمال کو عذاب قبر	139
68	عذاب قبر کی ابتداء	141
69	موت کی سختی	143
70	دس قسم کا عذاب	146
71	عذاب قبر سے ڈھال	151
72	عذاب قبر سے محفوظ لوگ	153
73	بچانے والے اعمال	156
74	مسنون دعائیں	159
75	قبر کی پکار	161
76	خطبہ (7) قبروں سے اٹھنا	163
77	قبروں سے اٹھنے کا انکار	164
78	قبروں سے اٹھنے کا مذاق	168
79	قرآنی دلائل	170
80	نباتات کی طرح اگنا	173
81	اعلان اسرافیل	177
82	صالحین کا قبروں سے نکلنا	180
83	قیادت مصطفی ﷺ	184

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

84	تین قسم کے لوگ	187
85	سفید اور سیاہ چہرے	189
86	اندھے، گونگے، بہرے	192
87	اعتراضات اور جوابات	195
88	خطبہ (8) حشر اور حساب	198
89	تمہیدی کلمات	198
90	زمین وآسمان کی حالت	199
91	قیامت کا آنکھوں دیکھا حال	203
92	حساب کا مفہوم	206
93	نامہء اعمال	208
94	آسان حساب	212
95	بغیر حساب	215
96	اعمال سے انکار	218
97	میزان عدل	224
98	کلمہء شہادت کا وزن	227
99	پل صراط	230
100	خطبہ (9) جہنم کی ہولناکیاں	236
101	ربط کلام	236
102	جہنم کیا ہے؟	238
103	جہنم کے نام	239
104	جہنم کی آگ	242
105	جہنم کے دروازے	247
106	ہلکا ترین عذاب	249
107	قرآنی تبصرہ	252
108	جہنمیوں کی خوراک	257
109	جہنمی مشروبات	260
110	دوزخیوں کی چیخ وپکار	265
111	اپیلیں اور التجائیں	269
112	اے کاش!	272
113	علم کے مراتب	275
114	خطبہ (10) انعامات اور سوالات	278
115	انعامات کی باز پرس	278
116	پانچ نعمتوں کا سوال	280
117	جوانی اور شباب	282
118	ہر نعمت کے متعلق سوال	284
119	قرآن مجید کے متعلق سوال	287
120	رسول ﷺ کے بارے میں سوال	290
121	انبیاء علیہم السلام اور امتوں سے سوال	293
122	انبیاء اور امتیں آمنے سامنے	294
123	نعمتوں کے ذریعے امتحان	298
124	امتحان اور آزمائش	300
125	آخری آیت کی عملی تفسیر	302

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغازِ تحریر

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ''عقیدہ آخرت'' ہے۔ جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی اور فانی ہے۔ ہر ذی روح کے لیے موت کا وقت مقرر ہے۔ کسی شخص کے وقتِ موعود میں لمحہ بھر کی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی۔ اور کوئی طاقت کسی انسان کو موت کے شکنجے سے بچا نہیں سکتی۔ قرآن وحدیث میں آخرت کی حقیقت کو نہایت وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ حکمِ الٰہی کے مطابق قیامت برپا ہوگی، ساری کائنات کا نظام درہم برہم کردیا جائے گا پھر ایک دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔ اللہ رب العزت کے دربارِ عالی شان میں حاضری اور پیشی ہوگی اس جہان میں کیے ہوئے اعمال وافعال کا حساب ہوگا جس کے عقائد درست اور نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ ''داخلۂ جنت'' کی صورت میں انعام پائے گا اور جس کے نظریات میں کمزوری اور اعمال سیئہ کی کثرت ہوگی وہ ''دُخولِ جہنم'' کی سزا پائے گا۔

''عقیدۂ آخرت''...... انسان میں عبادتِ الٰہی کا شوق، ذمہ داری کا احساس، نیکیوں کی رغبت، گناہوں سے نفرت، حقوق کی ادائیگی کا جذبہ، دنیا سے بے رغبتی، کردار کی مضبوطی، رضاءِ الٰہی کے حصول کا ذوق اور جزا وسزا کا یقین پیدا کرتا ہے۔ آخرت کی فکر رکھنے والا ہر انسان ہمہ وقت یاد رکھتا ہے کہ

چھٹ جاتا ہے یک لخت ہر اک اپنا پرایا
یہ ''ساعتِ آخر'' بھی بڑی عجب گھڑی ہے
اک تُو کہ تمناؤں کی تکمیل میں سرشار
اک موت کہ ہر وقت تیرے سر پہ کھڑی ہے

قرآن مجید کی ترتیب نزولی کے اعتبار سے سولھویں اور ترتیبِ توقیفی کے لحاظ سے سورۃ نمبر 102 یعنی ''سورۃ تکاثر'' میں معجزانہ اختصار اور بلیغانہ اعجاز کے ساتھ موت، قبر، قیامت، حشر وحساب کے حقائق اور دوزخ کے مناظر بیان فرمائے گئے ہیں اور اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کو آخرت سے غافل کرنے والی اہم چیز ''دولت کی ہوس اور کثرت'' کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ان مضامین کی اہمیت وضرورت کے باعث جنوری تا مارچ 2002ء مطابق شوال تا ذوالحجہ 1422ھ کے خطباتِ جمعہ میں اس بابرکت سورۃ کی تشریحات وتوضیحات بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اللہ رب العالمین کا ازحد شکر ہے کہ اس نے ان خطبات کو کتابی صورت میں مرتب کر کے شائع کرنے کی توفیق، ہمت اور اسباب فراہم فرمائے۔

الحمدللہ! راقم الحروف کی یہ بارہویں اور ''قرآنی خطبات'' کے بابرکت سلسلے کی نوویں (9) کتاب ہے۔اس کی خوبیاں رحمتِ الٰہی کا فیضان اور غلطیاں میرا نسیان ہیں۔ اصلاح طلب امور پر قارئین کی آراء کو بصد شکریہ قبول کیا جائے گا۔

اللہ رحیم وکریم اپنی کتابِ مبین کی خدمت کے اس ''سلسلۂ حسنہ'' کو زندگی بھر جاری رکھنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے اور اسے میرے والدین کریمین، اہل وعیال، برادران وہمشیرگان، اساتذہ کرام، رفقاءِ عظام، معاونین وسامعین اور میرے لیے صدقۂ جاریہ اور اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین ثم آمین۔

13 اگست 2008ء
10 شعبان 1429ھ

راقم
عبدالستار حامد
خطیب جامع مسجد توحیدیہ اہل حدیث
وزیر آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دربارِ الٰہی میں دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہمارا مواخذہ نہ فرما''

☆☆☆☆

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ عمل) قبول فرما۔ بے تو ہی سب سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔''

☆☆☆☆

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

آمِيْن يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 1

انسان کی غفلت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○

”تمہیں کثرت کی طلب نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔خبردار!تم عنقریب جان لو گے۔پھر خبردار!تم بہت جلد جان جاؤ گے،خبردار!اگر تم یقینی طور سے جانتے۔(تو ایسا نہ کرتے)البتہ تم ضرور،دوزخ کو دیکھو گے۔پھر تم اس(دوزخ)کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔“

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا خالق،مالک، رازق اور حاکم ہے۔ذاتِ کبریا ہر قسم کے شرک سے مبرا اور وحدہٗ لاشریک ہے۔وہ حی وقیوم اور علیم وحکیم ہے۔ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور تسبیح وتحمید کے بعد لاتعداد،اَن گنت اور بے شمار درود وسلام سید البشر،امام الرسل،ہادیٔ کل،رحمت مجسّم،نبی مکرم،رسول معظم جناب محمد مجتبیٰ احمد مصطفےٰ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر جن کی بعثت وتشریف کے باعث اللہ رب العزت نے انسانیت کی رشد وراہنمائی اور ہدایت کے لیے اپنی آخری مقدس،متبرک،باکمال، بے مثال اور لاریب کتاب ”قرآن مجید“ فرقان حمید کو نازل فرمایا اور اسی کتاب مبین کے آخری پارے میں غافل انسانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لیے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''سورۃ تکاثر'' کو نازل فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اللہ ارحم الراحمین کی توفیق، اس کے فضل و کرم اور اسی کی رحمت کی بدولت ہم خطبات جمعہ میں قرآن حکیم کے آخری پارے کی ایک مشہور سورۃ مبارکہ یعنی ''سورۃ التکاثر'' کی تشریح و توضیح کا آغاز کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی کتاب مبین کے ساتھ ہم سب کی محبت کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین!

سورۃ کا تعارف

اس بابرکت، مقدس اور پاکیزہ سورت کا نام ''سورۃ التکاثر'' ہے۔ اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کریمہ کے لفظ ''تکاثر'' سے ماخوذ ہے۔ تکاثر کا لفظی ترجمہ ''کثرت کی خواہش اور بہت زیادہ کی ہوس کرنا'' ہے۔ چونکہ اس سورت مبارکہ میں غفلت میں مبتلا کرنے والی ہوس وحرص اور کثرت کی مذمت کی گئی ہے۔ اس لیے اس کا نام ''سورۃ التکاثر'' رکھا گیا ہے۔ ہر وہ مال و دولت' اعوان و انصار اور خاندان وقبیلہ جو انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی اور آخرت کی فکر سے غافل کر دے، اس مذمت میں شامل ہے۔ یہ سورت مقدسہ، نبی اکرم، رسول معظم، رہبر اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی۔ بعض علماء تفسیر نے اسے مدنی سورت قرار دیا ہے۔ اس سورت کی آٹھ آیات' ایک رکوع، اٹھائیس کلمات اور ایک سوبیس حروف ہیں۔ بالفاظ دیگر ایک رکوع، آٹھ آیات، اٹھائیس کلمات اور یک صدبیس حروف کے اس مجموعے کا نام ''سورت التکاثر'' ہے۔

فضائل و برکات

یہ مختصر سورت مبارکہ اپنے فضائل و اثرات کے لحاظ سے بڑی مہتم بالشان اور عظیم البرکت سورت ہے۔ چھوٹی چھوٹی آٹھ آیات پر مشتمل اس سورت مبارکہ کی قراءت کرنے والے کو خالق کائنات اپنی رحمت سے ایک ہزار آیات کی تلاوت کا اجر و ثواب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عطاء فرماتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محسن انسانیت، امام کائنات، سید الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا:

اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَءَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ۔ قَالُوْا وَ مَنْ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَقْرَءَ اَلْفَ اٰیَۃٍ؟۔ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَءَ اَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ۔ (تفسیر روح المعانی 258 جزء 30)

''کیا تم میں کوئی شخص ہر روز ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ (آقا!) روزانہ ہزار آیات کون پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی '' اَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ '' نہیں پڑھ سکتا؟''

نبی اکرم ﷺ کے اس عالی شان فرمان سے واضح ہو گیا کہ سورت التکاثر کی یک بار تلاوت کرنا قرآن حکیم کی ایک ہزار آیات پڑھنے کے برابر ہے۔ سبحان اللہ

خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے س بابرکت سورت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ قَرَءَ فِیْ لَیْلَۃٍ اَلْفَ اٰیَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ ھُوَ ضَاحِکٌ فِیْ وَجْھِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ یَقْوِیْ عَلٰی اَلْفِ اٰیَۃٍ فَقَرَءَ اَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ اِلٰی اٰخِرِ ھَاثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ اَلْفَ آیَۃٍ (روح المعانی ص 258 جزء 30)

''جو شخص روزانہ رات کو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ہنستے مسکراتے ہوئے ملاقات کرے گا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! روزانہ ہزار آیات پڑھنے کی طاقت کسے ہے؟ تو آپ ﷺ نے سورت۔ اَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ۔ شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں میری جان ہے۔ یہ سورت ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔"

شانِ نزول

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس سورت مبارکہ کو بعض علماء تفسیر مکی قرار دیتے ہیں اور بعض مدنی۔ اسی اختلاف کی وجہ سے اس سورت کے شانِ نزول کے بارے میں بھی مفسرین کی آراء مختلف ہیں۔ بعض کتب تفاسیر میں ہے کہ یہ سورت مقدسہ مکہ مکرمہ کے دو قریشی قبائل کے بارے میں نازل ہوئی۔ چنانچہ امام کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ۔

"بنی عبد مناف اور بنی سہم میں سے ہر قبیلہ نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم سرداری اور عزت میں تم سے برتر ہیں۔ ہمارے قبیلے کے افراد کی تعداد بھی تم سے زیادہ ہے۔ بنو سہم نے کہا کہ اب ہم اپنے مُردوں کو شمار کریں گے۔ چنانچہ قبرستان میں جا کر فوت شدگان کو شمار کیا گیا تو بنی سہم کے تین گھر بڑھ گئے۔"

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت مقدسہ نازل فرمائی کہ:

﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝﴾

"کثرت کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔" (تفسیر مظہری مترجم 516/12)

جن اہل علم کے خیال میں یہ سورت مدنی ہے۔ وہ اس کا شانِ نزول انصار مدینہ کے دو قبائل......بنو حارثہ اور بنو حارث......کو قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ امام بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"انصار کے یہ دونوں قبائل (بنو حارث اور بنو حارثہ) ایک دفعہ آپس میں فخر و مباہات کرنے لگے۔ ان میں سے ایک قبیلہ کے لوگوں نے بڑے مغرورانہ انداز میں کہا کہ 'دیکھو! ہم میں فلاں شخص ایسا بہادر اور اتنا مالدار ہے۔ اس کے جواب میں دوسرے قبیلے کے افراد نے اپنے میں سے بہادر اور مال دار کو پیش کیا، کہ ہمارا فلاں شخص، مال، دولت، عزت، شجاعت اور شان میں تم سے بلند تر ہے۔ جب دونوں قبائل زندوں کے بارے میں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فخر و مباہات کر چکے تو کہنے لگے: اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى الْقُبُوْرِ ۔ ”ہمارے ساتھ قبرستان چلو۔“ چنانچہ وہاں جا کر اپنے اپنے مُردوں کی قبروں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ بتلاؤ! کیا تمہارے قبیلے میں ہمارے اس شخص جیسا کوئی گزرا ہے۔ انصار کے ان دو قبائل کی ان حرکات پر ڈانٹ کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ عظیمہ نازل فرمائی اور فرمایا کہ تم نے قبروں سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے مُردوں پر بھی فخر و غرور کرنا شروع کر دیا ہے۔ اَلْهٰـكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰـى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ ”کثرت کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔“

(تفسیر ابن کثیر ص 544، جلد 4)

سورۃ کے مضامین

قرآن عزیز کی اس مختصر سورت مبارکہ میں یہ مضامین بیان فرمائے گئے ہیں:

1. اس سورت میں مال و دولت کی بے پناہ ہوس کی مذمت کی گئی ہے۔
2. فخر، غرور اور تکبر کی ممانعت کی گئی ہے۔
3. اس دنیا کے عارضی اور فانی ہونے کی وضاحت کی گئی ہے۔
4. اس سورت میں زیارت قبور کا مسئلہ بھی بیان کیا گیا ہے۔
5. علم کی تین منزلوں اور حقیقتوں کو بیان کیا گیا ہے۔
6. جہنم کی ہولناکیاں اور جھلسا دینے والے عذاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔
7. انسان، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جو اَن گنت اور بے شمار نعمتیں استعمال کرتا ہے۔ ان لاتعداد انعامات کے بارے میں قیامت کے دن جو سوالات ہوں گے۔ اس کی تفصیل بھی اس سورت میں بیان کی گئی ہے۔
8. اس سورت مقدسہ میں انعامات الٰہی پر انسان کو اللہ کریم کا شکر بجالانے کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔
9. انسان کو دنیا کی لذتوں سے بے رغبت کر کے اللہ رب العالمین کی طرف راغب کرنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھی اس سورت کا ایک موضوع ہے۔

⑩ اس سورت میں ثوابِ قبر اور عذابِ قبر کے مسائل کی طرف بھی اشارات کیے گئے ہیں۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

میرا مال، میرا مال

انسان کو اس کے فرائض منصبی سے بے پرواہ اور غافل کرنے والی چیزوں میں سرفہرست ''مال کی محبت'' ہے۔ جو لوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش کر دیتے ہیں اور مال اکٹھا کرنے کی خواہش جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جب کوئی شخص اس صورت حال سے دوچار ہو جائے تو اسے نہ خدا یاد رہتا ہے نہ اسے موت یاد آتی ہے۔ نہ اسے قبر کی تاریکی کا خیال آتا ہے۔ نہ اسے حشر کا فکر دامن گیر ہوتا ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف اور جنت کا شوق اسے ستاتا ہے۔ وہ بس ایک ہی خیال میں مگن اور ایک ہی سوچ میں محو رہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے۔ اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ خدا ناراض ہو رہا ہے۔ قوم سے خیانت ہو رہی ہے۔ ملک سے غداری کا ارتکاب کر رہا ہوں۔ فرائض کی ادائیگی میں غفلت ہو رہی ہے۔ حرام جمع ہو رہا ہے۔ بد دیانتی کا مرتکب ہو رہا ہوں۔ اور اپنی عزت و آبرو کو داؤ پر لگا رہا ہوں۔ اسے یہ سب کچھ گوارا ہوتا ہے۔ مگر مال و دولت کو چھوڑنا قطعاً برداشت نہیں ہوتا۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ۔ ایسے بدنصیب اور بدبخت انسان کی حالت کا تذکرہ امام کائنات ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے سماعت فرمایئے اور سورت التکاثر کی تفسیر سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ - مَالِيْ - قَالَ وَ هَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الزھد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جناب مطرف کے والد کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت اَلْھٰـکُمُ التَّکَاثُرُ کی تلاوت فرما رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کہتا ہے۔میرا مال۔میرا مال۔فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے! تیرے مال میں سے تیرا کچھ بھی نہیں۔سوائے اسکے جو تم نے کھایا اور ختم کر دیا۔یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور توشہء آخرت بنالیا۔(تاکہ قیامت کے دن کام آئے)"

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کے آخری الفاظ یہ ہیں:

وَمَا سِوٰی ذَالِكَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ

"اور اس کے سوا جو کچھ ہے اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا جائے گا۔"

(صحیح مسلم۔کتاب الزھد)

یعنی انسان جتنا بھی مال و دولت جمع کر لے۔کار،کوٹھی،مکان،محل اور دولت کثیرہ۔اس کے سارے مال کے وارث کوئی اور ہی ہوں گے۔آج انسان جس مال کے لیے اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کر رہا ہے اور دن رات تگ و دو کر رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ سب میرا مال ہے حقیقت میں وہ اس کا مال نہیں بلکہ دوسروں کا ہے۔اس کا وہی ہے جو کھالیا اور پہن لیا یا صدقہ کر کے توشہء آخرت بنالیا۔

سونے کی وادی

انسان دولت کا کتنا حریص اور مال جمع کرنے کا کس قدر خواہش مند ہے۔ اس کی وضاحت بھی نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمائی۔مشہور صحابی رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ ذَھَبٍ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ وَادِیَانِ وَلَنْ یَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ ...... عَنْ اُبَیٍّ کُنَّا نَرٰی ھٰذَا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنِ حَتّٰی نَزَلَتْ ...... اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر فرزند آدم کے پاس سونے سے بھری ہوئی ایک وادی ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے پاس ایک کی بجائے سونے کی دو وادیاں ہونی چاہئیں۔ اور آدم کے بیٹے کے منہ کو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسی کی طرف التفات فرماتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جناب اُبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ ﷺ کے ان الفاظ کو قرآنی آیت ہی سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ نازل ہوئی تو ہمیں معلوم ہوا کہ یہ تو اس سورت کی تشریح و تفسیر ہے۔''

دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ۔ ''آدم کے بیٹے کا پیٹ تو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی'' ایک روایت کے الفاظ ہیں: لَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ ''کہ فرزند آدم کی آنکھ کو (قبر کی) مٹی ہی سیر کرے گی۔'' (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ الاموال)

سورۃ التکاثر کی تفسیر میں امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث طیبات سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ اس سورت مبارکہ کی ابتدا میں مال و دولت کی بے تحاشہ خواہش کرنے اور اس کے لیے ہر جائز اور ناجائز ذریعہ اختیار و استعمال کرنے کو شریعت مطہرہ نے انتہائی معیوب اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے انسان آخرت سے غافل، احکام الٰہی سے بے پرواہ اور دین کی عملی تعبیر سے دور ہو جاتا ہے۔

پاکیزہ مال

بلاشبہ جو مال جائز ذرائع اور حلال طریقے سے کمایا جائے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا جائے تو ایسا مال پاکیزہ، طیب اور جائز ہے۔ جیسا کہ متعدد قرآنی آیات اور احادیث مقدسات میں اس کی وضاحت اور صراحت موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو حکم فرماتا ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (توبہ:103)

"(اے پیغمبر ﷺ) ان کے مالوں سے صدقہ وصول فرمایئے اور انہیں پاک وصاف فرمایئے اوران کے لیے دعا کیجئے۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے اطمینان کا موجب ہے اوراللہ تعالیٰ خوب سنتا، خوب جانتا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ زکوۃ وصدقات کی ادائیگی انسان کے مال اوراخلاق وکردار کی پاکیزگی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔اورصدقے کوصدقہ کہا ہی اس لیے ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خرچ کرنے والا اپنے ایمان کے دعویٰ میں سچا یعنی صادق ہے۔قرآن عزیز میں ایک مثال کے ذریعہ ایسے لوگوں کی فضیلت اورشان بیان کی گئی ہے جواپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے،اور مال ودولت عطا فرمانے والے خالق ومالک کے شکرگزار ہوتے ہیں۔طوالت کے خوف سے ہم صرف قرآنی آیت اورترجمے پرہی اکتفا کرتے ہیں۔آیئے قرآن حکیم کے الفاظ اور ترجمے پرغور فرمایئے اوررب تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جائز ذرائع سے کمانے اوراپنے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ارشادربانی ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (بقرہ:261)

"جولوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو 100 دانے ہوں اوراللہ تعالیٰ جسے چاہے اور بڑھادے اوراللہ تعالیٰ بڑی کشادگی والا، بہت علم والا ہے۔"

جولوگ مال ودولت کواللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشدلی اوررضائے الٰہی کی طلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کے صدقات کے ثواب کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ ان کا خرچ کیا ہوا مال اس باغ کی مانند ہے جو پُر فضا اور بلند چوٹی پر ہو کہ اگر زوردار بارش ہو تو وہ باغ دگنا پھل دے۔ اور اگر زوردار بارش نہ بھی ہو تو ہلکی سی پھوار اور شبنم بھی اس کے لیے کافی ووافی ہوتی ہے۔ اسی طرح اہل ایمان کے صدقات ونفقات چاہے کم ہوں یا زیادہ۔ اللہ رب العالمین کے نزدیک وہ کئی گنا اجر اور ثواب کے مستحق ہوں گے۔ قرآن کریم کی آیت اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (بقرہ:265)

''اور ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا مندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زوردار بارش اس پر برسے تو وہ اپنا پھل دوگنا دے اور اگر اس پر بارش نہ بھی ہو تو پھوار ہی کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔''

ان آیات کے ذکر کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مطلق مال ودولت' قابل مذمت اور لائق نفرین نہیں ہے۔ بلکہ وہ مال، دولت، اولاد، اعوان وانصار، خاندان اور قبیلہ بلکہ ہر وہ چیز جس کی کثرت انسان کو اس قدر محبوب ہو کہ اس کے حصول کی کوشش و خواہش اسے اللہ تعالیٰ کے احکام اور آخرت سے غافل کر دے ایسی کثرت کی ہوس اور حرص کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○

''کثرت کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔''

یعنی کثرت زر کی ہوس میں تم ایسے منہمک اور مستغرق ہوئے کہ ساری عمر اسی کے لیے محنت اور تگ ودو کرتے کرتے تمہیں موت آگئی اور تم قبروں میں جا پہنچے۔ تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے لیے محنت وکوشش کی انتہا کر دی مگر آخرت کے لیے کوئی کام نہ کر سکے۔اب قبر میں تمہارا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور دنیا کا مال و دولت ،اولاد ، بھائی ،رشتے دار اور احباب تمہارے کسی کام نہیں آرہے ہیں۔

میت کے تین ساتھی

امام کائنات ،سید ولد آدم ، سردار انبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے انسان کی اسی غفلت ،لاپرواہی اور آخرت سے بے رغبتی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انسان کو موت آجاتی ہے تو قبرستان تک تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔

①۔ اس کا مال ②۔ اہل وعیال ③۔ اس کے اعمال

پس میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور صرف ایک چیز ساتھ رہتی ہے یعنی اہل وعیال اور مال واپس آجاتے ہیں جبکہ انسان کے اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ مال اور اہل عیال جن کی محبت اور فکر میں انسان زندگی بھر ڈوبا رہتا ہے۔ اور ان کی طرف لگاؤ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ نہ اللہ کریم کی ذات کی طرف ،نہ اس کے قرآن کی طرف ۔اور نہ ہی اس کے آخری پیغمبر جناب محمد مصطفے ﷺ کے فرمان ذی شان کی طرف ۔پس یہ مال اور اہل وعیال تو اسے قبر میں ڈال کر واپس آجاتے ہیں اور وہ اعمال جن کی طرف اس نے بہت کم توجہ دی تھی۔ وہی اس کے ساتھی اور سہارا بنتے ہیں۔ جو شخص دنیا میں مال و دولت کا پجاری رہا ہوگا۔ وہ قبر میں نہایت افسوس ،ندامت ،پشیمانی اور پریشانی کا اظہار کرے گا۔ مگر اب اس کی پریشانی اور پشیمانی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ پس کس قدر خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے دنیا میں اس بات کو محسوس کیا ،اپنے فرائض کو سمجھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ اس کے احکام کی پیروی کی اور مال و دولت کی محبت میں ہی منہمک نہ رہا بلکہ آخرت کی تیاری کرتا رہا تو قیامت کے دن اسے کوئی ندامت نہ ہوگی۔ رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ سماعت فرمایئے اور اپنے عقیدہ اور عمل کی اصلاح کی کوشش فرمایئے۔ صحابی رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَ يَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَ عَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَا لُهٗ وَ يَبْقٰى عَمَلُهٗ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ان میں سے دو تو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے۔میت کے پیچھے اس کے اہل وعیال اور مال وعمل جاتے ہیں۔پس اس کے اہل وعیال اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کے عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتے ہیں۔''

حضرات محترم ! آپ نے غور فرمایا کہ جس مال ودولت اور اہل وعیال کے لیے ہم دن رات، صبح وشام، لیل ونہار اور شب وروز محنت کرتے اور ان کے لیے اپنے آرام اور سکون کا خیال بھی نہیں رکھتے۔مرنے کے بعد یہ چیزیں ہم سے جدا ہو جائیں گی۔ اور پھر صرف اور صرف نیک اعمال ہمارے کام آئیں گے اسی لیے رب العزت نے ہماری غفلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اَلْهٰـكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ ''کثرت کی ہوس نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں چلے گئے۔''

برکت ہی برکت

اکثر لوگوں کو یہ شکوہ اور شکایت ہوتی ہے کہ ہم بہت محنت کرتے ہیں، کاروبار میں وسعت کے لیے تمام صلاحیتیں صرف کرتے ہیں اور دن رات کوشش کرتے ہیں مگر ہمارے کاروبار میں برکت نہیں ہوتی ۔ بے برکتی اور خسارہ ہو جاتا ہے اور کام بڑھنے کی بجائے اس میں مزید کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

آیئے ......! ہم آپ کو سرورِ کون مکاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان عالی شان سے ایسا نسخہ بتلاتے ہیں جس پر عمل کرنے سے کاروبار میں برکت ،گھر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں سکون اور رزق میں کشادگی پیدا ہوگی اور رب السماوات والارض کاروبار کی حفاظت اور مال میں برکت کے اسباب خود خزانہ غیب سے مہیا فرمائے گا۔ وہ بہترین و بے مثال نسخہ جس سے طبیعت میں سکون، رزق میں وسعت، قلبی اطمینان اور فطری راحت میسر آتی ہے۔ وہ ہے اپنے مال میں سے غرباء کا حصہ ادا کرنا۔ یہ بات خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کشائش و برکت عطا فرماتا ہے۔ اس کے مال کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور اس کے لیے اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اپنی امت کو یہ بات سمجھانے کے لیے سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ زمانے کے ایک سخی اور فیاض کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص جنگل میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں سے یہ آواز ٹکرائی کہ کوئی بادلوں کو حکم دے رہا ہے۔ اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ ''فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو'' (وہ آدمی اس غیبی آواز کو سن کر حیران و متعجب ہوا) اور اس نے دیکھا کہ اس بادل نے وہاں سے ہٹ کر ایک پتھریلی زمین پر خوب پانی برسایا۔ وہ پانی بہہ کر ایک چھوٹی نہر (کھال) میں جا پہنچا، وہ نہر ایک باغ کو جاتی تھی۔ وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے ہو لیا کہ دیکھوں اصل ماجرا کیا ہے؟ چنانچہ اسے نظر آیا کہ یہ پانی نالیوں کے ذریعے ایک باغ میں پہنچ گیا اور فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِی حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ ''وہاں ایک آدمی اپنی کسّی سے پانی کو اِدھر اُدھر کر رہا تھا'' فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ ''تو اس آدمی نے باغ والے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! آپ کا نام کیا ہے؟'' اس نے جواباً اپنا وہی نام بتلایا جو آنے والے نے بادلوں سے سنا تھا۔ (تو اس کی حیرانی میں مزید اضافہ ہوا اور وہ اس بزرگ کو بنظر غائر دیکھنے لگا) تو اس باغ والے نے آنے والے مسافر سے پوچھا لِمَ سَاَلْتَنِیْ عَنِ اسْمِیْ؟ ''آپ نے میرا نام کیوں دریافت فرمایا؟'' مسافر نے (ادب و احترام سے) عرض کیا اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاءُهٗ یَقُوْلُ اِسْقِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدِيْقَةَ فُلَان لاِسْمِكَ ''میں نے اسی بادل سے جس کا یہ پانی ہے۔ایک آواز سنی تھی۔کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو۔اس نے آپ ہی کا نام لیا تھا'' چنانچہ بادل سے پانی برسا،اور وہ آپ کے باغ تک آیا اور میں اس کی حقیقت جاننے کے لیے یہاں آیا ہوں۔لہٰذا فرمایئے۔فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا ؟'' آپ کون سا ایسا کام کرتے ہیں'' جس کی وجہ سے آپ پر اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت اور برکت نازل ہوتی ہے؟ اس باغ کے مالک نے کہا۔کہ جب آپ نے یہ آواز سن ہی لی ہے اور اس کی تفصیلات جاننے کے خواہش مند ہیں تو میں آپ کو سنا ہی دیتا ہوں۔اصل صورت حال یہ ہے کہ:

فَـاِنِّـیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَ عَيَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ ۔

''میں اس باغ کی پیداوار کے تین حصے کرتا ہوں،ایک صدقہ کر دیتا ہوں،دوسرا حصہ میں اور میرے اہل عیال کھاتے ہیں اور تیسرا حصہ باغ کی ضروریات پر خرچ کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم۔کتاب الزھد،باب فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل)

اسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرماتا ہے اور میرے مال میں برکت ہی برکت ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ

اللہ رب العالمین ہم سب کے رزق اور کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور اپنے راستے میں خرچ کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور ہمیں غفلت میں ڈالنے والے مال سے محفوظ فرمائے۔آمین!

ہلاکت ہی ہلاکت

ابھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی برکات وفوائد کے ضمن میں امام دو جہاں ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے ایک سچا واقعہ سماعت فرمایا۔اب آیئے! تصویر کے دوسرے رخ کی طرف کہ اگر کوئی شخص دولت پر سانپ بن کر بیٹھ جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے، غرباء، مساکین اور محتاجوں کا حق ادا نہ کرے بلکہ اپنے دولت کو غریبوں سے چھپا چھپا کر رکھے اور کسی ضرورت مند کو اس میں سے کچھ بھی نہ دے۔ تو ایسے کنجوس، بخیل اور کم ظرف پر اللہ تعالیٰ اپنا عذاب کیسے نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے مال، دولت، سرمائے، جاگیر، کاروبار، فصل اور پیداوار کو کس طرح تباہ و برباد اور ہلاک فرما دیتا ہے۔

اس ضمن میں قرآن حکیم کے انتیسویں پارے میں ہماری عبرت اور نصیحت کے لیے ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیئے اسے پڑھیں اور نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے تھوڑے عرصے بعد کی بات ہے کہ صنعاءِ یمن سے فرسخ (تقریباً تین میل) کے فاصلے پر ایک نیک اور صالح شخص رہتا تھا۔ اس نے اپنی زمین میں بڑا وسیع و عریض باغ لگا رکھا تھا۔ وہ اس باغ کی آمدنی میں سے دریا دلی کے ساتھ غربا، مساکین اور محتاجوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ نظامِ قدرت کہ وہ فوت ہو گیا اور اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑے۔ جو بدقسمتی سے بڑے لالچی، کنجوس بخیل اور مادہ پرست تھے۔ باپ کی وفات کے بعد انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ والد کے زمانے میں مال و دولت کی فراوانی تھی اور اخراجات کم تھے۔ اب ہم تین ہیں اور ہم تینوں کے اہل و عیال ہیں۔ اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ آمدنی کا ذریعہ تو صرف ایک باغ ہی ہے۔ جو ہمیں ترکہ میں ملا ہے۔ اس سے تو ہمارے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوں گے۔ لہٰذا اس کا ایک ہی حل ہے کہ صدقات و خیرات اور غرباء و فقراء کی خدمت کا جو دروازہ ہمارے والد صاحب نے کھول رکھا تھا۔ اسے بالکل بند کر دیا جائے۔ اور اپنے خون پسینے کی کمائی ان مفت خوروں میں نہ لٹائی جائے۔ اگر ہم نے فوری طور پر یہ فیصلہ نہ کیا تو ہم غربت و افلاس میں پھنس جائیں گے۔ لہٰذا آج سے ہم یہ طے کرتے ہیں کہ آئندہ ہم منہ اندھیرے ہی باغ کی پیداوار سمیٹ لیا کریں گے۔ اور رات کے آخری پہر میں ہی اسے ٹھکانے لگا لیا کریں گے۔ تاکہ کسی سائل کے آنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ ان کے درمیان والے بھائی نے جو کہ سمجھدار اور عقل مند تھا۔ انہیں سمجھانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا تو وہ بھی ان کے ساتھ فیصلے میں شامل ہو گیا۔

چنانچہ ان کے باغ کا پھل پک کر تیار ہوا تو انہوں نے اسے کاٹنے کا پروگرام بنایا اور رات یہ طے کر لیا کہ صبح منہ اندھیرے جائیں گے اور لوگوں کے جاگنے سے پہلے ہی پھل توڑ کر لے آئیں گے۔ نہ کسی غریب کو پتہ چلے گا اور نہ کوئی ہم سے سوال کرے گا۔ ہمارا سارا پھل محفوظ رہے گا۔ ہم اسے فروخت کر کے دولت جمع کریں گے اور مال دار ہو جائیں گے۔ مال و دولت کی حرص میں وہ ایسے منہمک ہوئے کہ اپنے اس فیصلے پر ''ان شاء اللہ'' بھی نہ کہا۔ اور مشورہ کر کے سو گئے۔ صبح جس کی آنکھ پہلے کھلی اس نے دوسروں کو جگایا اور جلدی جلدی اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں آہستہ آہستہ ایک دوسرے کو تاکید کرنے لگے کہ آج کوئی غریب، مسکین، سائل اور حاجت مند ہمارے باغ میں داخل نہ ہو پائے۔ یہ لوگ خواہ مخواہ ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ مفت میں جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں اور ہمارا نقصان کر جاتے ہیں۔

محترم بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ آج کے اکثر دولت مندوں کی سوچ اور فکر بھی یہی نہیں ہے۔ وہ غریبوں کو نظر حقارت سے دیکھتے اور سوالیوں کو جھڑکتے ہیں۔ مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ دولت تو ڈھلتا ہوا سایہ ہے۔ کوئی پتہ نہیں کہ آج کا غریب کل کو امیر ہو جائے اور آج کا دولت مند کل کو بھوک و افلاس کا شکار ہو جائے۔ نا معلوم کہ آج کا شاہ، کل کا گدا ہو اور مسکین، کل کا کروڑ پتی ہو جائے۔ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○

''اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں ہے۔''

اے اہل ثروت! غریبوں سے محبت کیجئے۔ مسکینوں سے پیار کیجئے۔ حاجت مندوں کی اعانت کیجئے۔ یتامیٰ کے سروں پر دست شفقت رکھیے۔ بیوگان کی مدد کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیجئے۔ اللہ کریم آپ کے رزق اور مال میں مزید برکت عطا فرمائے گا اور اگر آپ نے بخیلی سے کام لیا، غرباء کا مذاق اڑایا، سائلوں کو جھڑکا، ضرورت مندوں کا تمسخر اڑایا، یتیموں کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ رب العزت کے دین کی خدمت نہ کی۔ تو یاد رکھیے۔ جو اللہ رب العالمین آپ کو مال و دولت عطا فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے پر قادر ہے۔ وہ اسے واپس لینے کی بھی پوری طاقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (منافقون:9-10)

''اے اہل ایمان! تمہیں تمہارے اموال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں اور جو رزق ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ پیشتر اس کے تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو اس وقت وہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لیے مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کر لیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا۔''

وہ تینوں بھائی مستحقین اور مساکین کے بارے میں اسی قسم کی ہتک آمیز گفتگو کرتے ہوئے جب وہ اپنے باغ کے قریب پہنچے تو ان کی حیرت و پریشانی کی انتہا نہ رہی کہ وہاں منظر ہی کچھ اور تھا۔ ہرے بھرے درخت اور پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں جل کر سیاہ ہو گئی تھیں۔ اور رب کائنات نے ان کی ناشکری اور بے رحمی کی وجہ سے ان کے باغ کو اپنی قدرت سے راکھ کا ڈھیر بنا دیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر پہلے وہ سمجھے کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ اور رات کے اندھیرے میں کسی اور جگہ پہنچ گئے ہیں۔ مگر جب انہوں نے غور سے دیکھا تو ان کی چیخیں نکل گئیں اور بے ساختہ پکار اٹھے۔ ہائے! ہمارا باغ اجڑ گیا۔ ہم ہلاک ہو گئے اور بربادی ہمارا مقدر بن گئی۔

ان تین بھائیوں میں سے درمیان والے نے انہیں ان کی غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا تھا کہ والد کے قائم کردہ اصول کو مدنظر رکھو۔ اللہ کریم کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ اس کے دیے ہوئے رزق میں سے غریبوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکینوں کو ان کا حق خوشی خوشی ادا کرو۔ لیکن تم نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ ہماری اسی بخیلی، کنجوسی اور دولت سے محبت کا نتیجہ ہے کہ خالق کائنات نے ہمیں ہمارے باغ کے نہ صرف پھل سے محروم کر دیا ہے بلکہ سرے سے باغ ہی تباہ کر دیا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ

اب اس واقعہ کے بارے میں قرآنی آیات کا مطالعہ فرمائیے اور مال و دولت کی بے جا محبت سے بچنے کی کوشش فرمائیے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (قلم:17-33)

''ہم نے ان (اہل مکہ) کو بھی آزمایا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ وہ اس کا پھل صبح سویرے ضرور توڑ لیں گے۔ اور انہوں نے ''ان شاء اللہ'' بھی نہ کہا پس تیرے رب کی طرف سے اس باغ پر ایک آفت چاروں طرف سے گھوم گئی اور وہ سو رہے تھے۔ پس وہ باغ کٹے ہوئے کھیت کی طرح ہو گیا۔ اب انہوں نے صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو آوازیں دیں کہ اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو تو سویرے اپنے کھیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف چلو۔ پس وہ چپکے چپکے سے باتیں کرتے ہوئے چلے اور وہ سمجھ رہے تھے کہ اس (پھل توڑنے کے) ارادہ پر قادر ہیں۔ پس جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ نہیں، نہیں ہم تو محروم کر دیے گئے۔ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا کہ میں تمہیں کہتا نہ تھا کہ تم اس (رب) کی تسبیح کیوں بیان نہیں کرتے۔ کہنے لگے، ہمارا رب پاک ہے۔ بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے، کہنے لگے۔ ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش تھے۔ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ (اب) ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ (نافرمانوں) پر اسی طرح عذاب آتا ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔ کاش! یہ لوگ اس (حقیقت) کو جانتے۔"

بعض کتب تفاسیر میں ہے کہ اپنے باغ کی یہ حالت دیکھ کر انہیں یقین آ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے سے انسان اپنی تباہی و بربادی اور ہلاکت کا خود سامان مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سچے دل سے توبہ کی، اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوئے۔ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی طلب کی تو رب العالمین نے انہی بہت جلد ان کی توقع سے بھی زیادہ مال عطا فرما دیا۔ اس واقعہ سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ ایسی دولت جو انسان کو رب تعالیٰ سے غافل کرے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے میں رکاوٹ پیدا کرے۔ تو وہ دولت انسان کے لیے ہلاکت اور بربادی ہی بربادی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی مال سے بے رغبتی

نبی اکرم، رسول معظم، سرور دو عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مال کی کثرت اور دولت کی فراوانی قطعاً پسند نہ تھی۔ کتب احادیث میں رسول مکرم ﷺ کی یہ دعا مذکور ہے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ (رواہ الترمذی۔ مشکوۃ المصابیح باب فضل الفقراء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے اللہ! مجھے مسکین ہی زندہ رکھ اور مجھے موت بھی مسکینی کی حالت میں ہی آئے اور میرا حشر بھی مسکینوں کے گروہ میں ہو۔''

کتب احادیث میں اس امر کی صراحت بھی موجود ہے کہ جب آپ ﷺ کے پاس مال و دولت آتا تو جب تک آپ اسے غرباء اور مساکین میں تقسیم نہ فرما لیتے آپ کو اطمینان نہ ہوتا تھا۔ اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا مل جائے تو میں تین دن سے پہلے پہلے اسے غرباء میں تقسیم کر دوں اور اس میں سے اپنے پاس ایک ذرہ بھی نہ رکھوں۔ جیسا کہ صحابی رسول جناب ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ میں عشاء کی نماز کے بعد نبی مکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے باہر اُحد پہاڑ کی طرف جا رہا تھا۔ جب ہمیں احد پہاڑ نظر آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا اَبَاذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِي ذَهَبًا تَاْتِيْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ اَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارًا (صحیح بخاری۔ کتاب الاستیذان، باب من اجاب بلبیک وسعدیک)

''اے ابوذر! اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے پسند نہیں کہ ایک رات یا تین راتوں سے زیادہ میرے پاس رہے۔ تا آنکہ میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔''

جناب شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ نے اس حدیث مبارکہ کا پنجابی اشعار ترجمہ کیا ہے:

بخاری دے اندر ہے واقعہ آیا
ابوذر نوں اک دن نبی (ﷺ) نے سنایا
جے اللہ تعالیٰ کوئی ڈھو ایسا ڈھو دے
جو احد پہاڑ اے اوہ سونے دا ہو جائے
اوہ سوناں مناں جو کروڑاں تے لکھاں
اودے وچوں اک تولہ نہ کول رکھاں
میں تِناں دناں وچ کراں ونڈ ایداں
کہ سارے دا سارا مریداں نوں دے داں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شیخ صاحب اپنی عقیدت والفت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

مریدی پیری دیاں پے گیاں دُھماں
ایسے پیر دیاں میں جُتیاں نوں چُماں

اس حدیث مبارکہ کے آخر میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَکْثَرُوْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا ۔

''اے ابو ذر! جو دنیا میں مال دار ہیں وہ آخرت میں غریب ہوں گے۔ مگر سوائے ان خوش نصیبوں کے جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری۔کتاب الاستیذان، باب من اجاب بلبیک وسعدیک)

مختصر یہ کہ سورت التکاثر کی ابتداء میں بنیادی طور پر مال، دولت، اعوان، انصار سرمائے اور جاگیر کی بے جا کثرت کی خواہش اور ہوس کی مذمت کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اکثر انسانوں کو کثرت کی ہوس نے ایسا غافل کر دیا ہے کہ وہ ساری عمر کثرت کی طلب اور جستجو میں ہی گزار دیتے ہیں۔ تا آنکہ انہیں موت آجاتی ہے اور قبر میں مدفون ہو جاتے ہیں ایسے اشخاص کے پیٹ، منہ یا آنکھ کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ زندگی میں انہیں اس خواہش اور آرزو سے نجات نہیں ملتی۔ ایسے انسان قبر اور حشر میں پچھتائیں گے، پشیمان ہوں گے اور افسوس کریں گے۔ مگر

اب پچھتائے کیا ہُووت جب چڑیا چُگ گئیں کھیت

مال و دولت کی کثرت کی مذمت اور بخیلی و کنجوسی کی ممانعت کے بارے میں قرآن مجید کی آیات بکثرت موجود ہیں۔ نیز اس سلسلے میں امام الرسل ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی خاصی تعداد میں کتب احادیث میں درج ہیں۔ مگر ہم اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اے مولائے کریم! ہم سب کو جائز ذرائع سے کمانے اور خوش دلی سے اپنے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 2

حرص وہوس کی مذمت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ (سورۃ تکاثر: 1)

''تمہیں کثرت کی ہوس نے غفلت میں مبتلا کر دیا۔''

خالق کائنات کی حمد وثنا اور رسول کائنات ﷺ پر درود وسلام کے بعد!

گزشتہ خطبہ جمعۃ المبارک میں سورۃ تکاثر کی پہلی آیت مقدسہ کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس امر کی وضاحت کی گئی تھی کہ مال ودولت، سرمایہ وجاگیر اور اعوان وانصار کی ایسی کثرت جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول رحمت ﷺ کی اطاعت سے غافل اور بے پرواہ کردے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور محبوب نہیں ہے۔ البتہ رب العزت کو ایسا مال دار پسند ہے جو اس کے عطا کردہ مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ غربا کی مدد کرے۔ فقراء کی خدمت کرے، محتاجوں کا خیال رکھے۔ یتیموں کی کفالت کرے اور بیوگان کی اعانت کرے اور اپنے مال کو اسلام کی نشر واشاعت تبلیغ دین اور مساجد ومدارس کی تعمیر وتوسیع کے لیے صرف کرنے میں بخل اور کنجوسی سے کام نہ لے۔

قرآنی آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مال دار اپنی دولت کی محبت میں ایسے مستغرق ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور قیامت وآخرت کو بھی فراموش کر دیتے اور دولت وثروت کو ہی مقصد حیات بنا لیتے ہیں۔ مال کی ہوس، دولت کی خواہش اور سرمائے کی طلب ہی ان کا مطمع نظر اور مقصود زندگی بن جاتا ہے۔ وہ غریب رشتہ داروں سے نفرت کرتے۔ تنگدست عزیزوں کو حقارت کی نظر سے رکھتے ہیں [illegible] ڈرتے ہیں۔ وہ دولت کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بجائے اپنی ذہانت، چالاکی اور ہوشیاری گردانتے ہیں اور اپنی مالداری پر فخر، غرور اور تکبر کا اظہار کرتے ہوئے کفر وشرک میں مبتلا ہو کر آخرت کا انکار کر دیتے ہیں۔ قرآن عزیز کے پندرہویں پارے میں ایک ایسے ہی متکبر اور مغرور مال دار کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

غریب اور مال دار

قرآن حکیم ذکر فرماتا ہے کہ زمانہ ماضی میں دو افراد میں سے ایک مفلس اور غریب مگر موحد اور مسلمان تھا۔ جب کہ دوسرا مالدار، دولت مند مگر مشرک و نافرمان تھا۔ وہ دونوں آپس میں قریبی رشتہ دار اور عزیز یا بقول بعض مفسرین حقیقی بھائی تھے۔ مالدار شخص انتہائی مغرور، متکبر اور قیامت کا منکر تھا۔ جب کہ مومن اور موحد انتہائی متواضع، منکسر المزاج اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ تھا۔ تفسیر خازن اور تفسیر مظہری میں ان دونوں کے تعلق اور عقائد واعمال کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ایک ہی شخص کے دو بیٹے تھے۔ دونوں کو باپ کی وراثت سے برابر حصہ چار، چار ہزار دینار حاصل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے ایک ہزار کی زرعی زمین خرید لی اور دوسرے نے ایک ہزار دینار صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا قَدِ اشْتَرٰى اَرْضًا بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَاِنِّيْ قَدِ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ اَرْضًا فِي الْجَنَّةِ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ

”اے میرے اللہ! میرے بھائی نے ہزار دینار کی زمین خرید لی ہے۔ میں تجھ سے جنت میں ایک ہزار کی زمین خریدتا ہوں۔“

پہلے نے مزید ایک ہزار دینار خرچ کر کے عالی شان مکان تعمیر کروایا اور دوسرے نے ایک ہزار دینار فی سبیل اللہ خیرات کر کے اپنے رب سے عرض کی۔ اے میرے اللہ! اس نے ہزار دینار صرف کر کے مکان بنایا ہے۔ میں ہزار دینار کے بدلے تجھ سے جنت کا مکان خریدتا ہوں۔ پہلے شخص نے تیسرا ہزار خرچ کر کے بڑی شان وشوکت سے شادی رچائی اور دوسرے نے تیسرا ہزار غرباء میں تقسیم کر کے دعا مانگی کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے مولائے کریم! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ہزار کے بدلے جنت کی کسی عورت (حور) سے میرا نکاح فرما دے۔ اول شخص نے چوتھا ہزار خرچ کر کے اعلیٰ قسم کا گھریلو سامان اور خُدّام خرید لیے جبکہ دوسرے نے ہزار دینار فقراء میں بانٹتے ہوئے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اشْتَرِیْ مِنْکَ خَدَمًا وَ مَتَاعًا بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِی الْجَنَّۃِ

''اے میرے اللہ! میں اس ہزار دینار کے بدلے تجھ سے جنت میں خادموں اور جنتی ساز و سامان کی درخواست کرتا ہوں۔''

پہلے آدمی نے مال و دولت میں نام پیدا کیا۔ جب کہ دوسرا شخص ہر چیز راہِ خدا میں دے کر خود غربت، افلاس اور تنگ دستی کا شکار ہو گیا۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد غریب بھائی کو سخت مالی ضرورت پیش آئی۔ تو اس نے سوچا کہ مجھے اپنے مال دار بھائی سے تعاون کی درخواست کرنی چاہیے۔ بھائی ہونے کے ناطے وہ ضرور میری مدد کرے گا اور میری ضرورت با آسانی پوری ہو جائے گی۔ ذہنی طور پر وہ یہ فیصلہ کر کے مطمئن ہو گیا اور راستے میں بیٹھ کر اپنے سرمایہ دار بھائی کا انتظار کرنے لگا۔ جب وہ مالدار بھائی خادموں اور نوکروں کے جھرمٹ میں وہاں سے گزرا تو اپنے بھائی کو راستے میں بیٹھا دیکھ کر از حد متعجب اور حیران ہوا۔ اور اس سے وہاں بیٹھنے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے اپنی غربت، افلاس اور مالی مشکلات کا حال سنایا اور مالی تعاون کی درخواست کی تو دولت مند بھائی...... جسے اپنی دولت، مال اور امیری پر بڑا فخر و غرور اور تکبر تھا...... نے حقارت آمیز انداز میں پوچھا کہ تم نے باپ کی وراثت میں سے میرے برابر پورا حصہ وصول کیا تھا۔ وہ دولت کہاں گئی؟ غریب بھائی نے اسے صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے اپنی سرگزشت سنائی تو اس نے ازراہِ مذاق کہا: ''اچھا تم صدقہ کرنے والوں میں شامل ہو گئے ہو؟ یہ کہہ کر اپنے تنگ دست بھائی کا ہاتھ پکڑا اور اس کی غربت کا مذاق اڑانے، اپنی دولت کا رعب جمانے اور اپنے باغات دکھانے کے لیے اسے اپنے ساتھ لے آیا۔ (تفسیر خازن 212/4)

قرآن حکیم نے اس مال دار آدمی کے باغات کا جو نقشہ بیان فرمایا ہے وہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ دو باغ تھے۔ جن میں خوش ذائقہ انگوروں کی بیلیں اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔ ان باغوں کے اردگرد بلند قامت کھجوروں کے درخت کھڑے تھے۔ جو باغات کے لیے باڑ کا کام بھی دیتے تھے اور عمدہ پھل کی وجہ سے خود بھی منافع بخش تھے۔ اور انگوروں کی بیلوں اور کھجوروں کے درختوں کے درمیان کی خالی جگہ بھی بیکار نہ تھی بلکہ وہاں تھی کھیتی باڑی کی جاتی اور کئی اجناس کاشت کی جاتی تھیں۔ وہ دونوں باغ اپنے مقررہ وقت پر پھل لاتے اور موسم کی تبدیلی سے ان کے پھلوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ دونوں باغوں کے درمیان سے گزرنے والی نہر پانی کی ضرورت کو پورا کرتی اور باغات کے حسن میں بے پناہ اضافہ بھی کرتی تھی۔ قرآنی الفاظ میں:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ○ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ○ وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ○ (سورۃ کہف:32-33)

”اور (اے رسول ! ﷺ) ان (اہل مکہ) کے لیے دو آدمیوں کی مثال بیان فرمایئے کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیے تھے۔ اور ان دو باغوں کے اردگرد ہم نے کھجور کے درختوں کی باڑ بنادی تھی۔ اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی اگادی تھی۔ یہ دونوں باغ اپنا پھل لائے اور ان میں سے کوئی چیز کم نہ ہوئی۔ اور ہم نے ان کے درمیان نہر جاری کردی تھی اور مالک کو اس کا پھل ملتا رہتا تھا۔“

مالدار کی گفتگو

مالدار شخص اپنے غریب بھائی کا ہاتھ تھامے جب اپنے باغات کے قریب آیا تو بڑے فخریہ انداز میں اسے مخاطب کر کے کہا: ”تیری نسبت میرے پاس مال و دولت بھی زیادہ ہے اور خادمین اور ملازمین کی تعداد کے لحاظ سے بھی میری قوت و طاقت تجھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے کہیں بڑھ کر ہے۔ دیکھو میرے پاس مال، دولت غلام، لونڈیاں، مکان اور باغات سب کچھ ہے۔ مگر تمہارے پاس ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ قرآن حکیم دولت مند کی گفتگو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝

(کہف:34)

”پس اس (مالدار) نے اپنے ساتھی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں مال کے لحاظ سے بھی تم سے زیادہ ہوں اور نفری کے اعتبار سے بھی طاقتور ہوں۔“

کتاب الٰہی کے متعدد مقامات پر ذکر کیا گیا ہے کہ اکثر مشرک، کافر اور نافرمان و سرکش لوگ ایسی ہی چیزوں پر فخر کرنے، غربا کی غربت کا مذاق اڑانے اور اپنی دولت کا متکبرانہ انداز میں ذکر کرنے میں ذرہ بھر جھجک محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے موقع پر مبالغہ آرائی کرنا بھی اپنا حق گردانتے ہیں۔ چنانچہ اس مال دار نے بھی غریب بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اپنے مال پر تکبر و نخوت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی۔ حقیقت یہ ہے کہ تکبر ایک بہت بری باطنی بیماری اور روحانی روگ ہے۔ جو شخص اس میں مبتلا ہو جائے وہ جنت کا مستحق نہیں رہتا۔ رسول مقبول ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ

”جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ صاف ستھرا اور اچھا لباس پہننا، اچھی خوراک کھانا یا نئی اشیاء کا استعمال کرنا تکبر اور غرور نہیں ہے۔ بلکہ حق بات کے انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام تکبر ہے۔ جیسا کہ صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ کا مذکورہ فرمان سن کر آدمی نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا ”بلاشبہ ہر آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا بہترین ہو“ یعنی سوال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے نے سمجھا شاید اچھا لباس اور اچھا جوتا پہننا بھی تکبر میں داخل ہے۔ تو نبی رحمت ﷺ نے صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

(صحیح مسلم۔ باب تحریم الکبر، کتاب الایمان)

''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی (نفاست وطہارت اور پاکیزگی) کو پسند فرماتا ہے۔ جبکہ حق کو تسلیم نہ کرنے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام تکبر ہے۔''

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ دولت مند شخص اپنے غریب بھائی کا ہاتھ تھامے جب اپنے سرسبز وشاداب اور پھلوں سے لدے ہوئے باغات میں داخل ہوا تو اس نے متکبرانہ انداز میں اپنے مفلس بھائی کی طرف حقارت کی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا: ''جس قیامت کی کامیابی وکامرانی کے خیال میں تو نے اپنی ساری دولت غربا اور فقرا میں تقسیم کر کے ضائع کر دی ہے۔ میرا خیال ہے وہ قیامت کبھی قائم ہی نہیں ہوگی۔ اور تیرا یہ کہنا کہ دنیا کی دولت اور میرا باغ ایک دن ختم ہو جائے گا۔ محض ایک خواب ہے اور جس محاسبہء اعمال کا تجھے ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے وہ صرف ایک تصور ہے۔ حقیقت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور...... ہاں...... یہ دیکھ میں نے اپنے ذاتی کمال، حسن تدبیر اور ذہانت وسمجھداری سے کام لے کر اپنے سرمائے میں کتنا اضافہ کر لیا ہے کہ میرے لہلہاتے باغات ہیں، سرسبز وشاداب فصلات ہیں، بہتی ہوئی نہر اور مال ودولت کی فراوانی ہے۔ اگر تو بھی میری طرح عقل وفکر اور تدبیر وتدبر سے کام لیتا اور اپنی رقم کو صدقات وخیرات میں ضائع نہ کرتا تو تیرا حال یہ نہ ہوتا۔ اور میری طرح تیرے پاس بھی دولت وسرمائے کی کثرت ہوتی مگر تو نے آخرت کے ڈر، خدا کے خوف اور انسانیت کی خدمت کے نام پر سارا مال ضائع کر دیا اور اب بھوک، افلاس اور غربت سے تنگ آ کر میرے پاس مانگنے کے لیے آ گیا ہے۔ اور میری ایک بات غور سے سن لے! اگر بقول تیرے قیامت آ بھی گئی اور مجھے دوبارہ زندہ کر کے رب العالمین کی طرف لوٹا بھی دیا گیا تو جس طرح یہاں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجھے باغات ومکانات اور مال ودولت حاصل ہے۔ آخرت میں بھی یہ چیزیں بلکہ اس سے بہتر چیزیں مجھے حاصل ہوں گی۔"

قرآن حکیم اس مغرور وسرکش اور ظالم وبد بخت کی احمقانہ تقریر یوں ذکر فرماتا ہے:

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ○ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ○ (کہف:35-36)

"اور وہ اپنے باغ کے اندر اس حال میں داخل ہوا کہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا۔ کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی تباہ ہوگا اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میں وہاں بھی اس سے بہتر جگہ پاؤں گا۔"

دراصل یہ شرک کی ایک بدترین قسم ہے کہ دنیا کی نعمتوں اور لوازمات کو رب العزت کی عطا اور احسان سمجھنے کی بجائے اپنی عقل، علم اور ہنر کا کمال گردانا جائے۔ افسوس! کہ ہمارے معاشرے کے کئی تاجر حضرات اور دکانداروں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہیرا پھیری سے مال کماتے اور اسے اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ نہ وہ جائز ذرائع سے کماتے ہیں نہ اسے اللہ تعالیٰ کا احسان جانتے ہیں اور نہ ہی اس کے قائم کردہ اصولوں اور حقوق کی پاسداری کرتے ہیں۔

متکبر مالداروں کا کردار

اس مالدار مشرک کی طرح آج کے بعض متکبر سرمایہ داروں کا بھی یہی خیال اور یہی حال ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی یہ نعمتیں اور عیش وآرام ہمیشہ رہے گا اور جب ہم یہاں آسودہ حال اور صاحب مال ہیں تو آخرت میں بھی اسی طرح خوشحال اور مالدار ہوں گے۔ قرآن عزیز کی متعدد آیات میں ایسے لوگوں کے خیالات کو ذکر کر کے ان کی مذمت کی گئی ہے۔ ہم صرف دو آیات اور ان کے ترجمے پر اکتفا کرتے ہیں، فرمان الٰہی ہے:

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّىْ اِنَّ لِىْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ (حم سجدہ:50)

''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت چکھائیں، اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچتی ہے تو کہتا ہے کہ ''میں اسی کا مستحق ہوں'' اور میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میرے لیے اس کے پاس یقیناً خوشحالی ہی ہوگی۔ پس ہم کافروں کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے اور ہم انہیں ضرور سخت عذاب چکھائیں گے۔''

یعنی جب اللہ احکم الحاکمین انسان کو اپنی رحمت اور فضل و کرم سے نوازتا ہے تو پھر احسان فراموش انسان عجیب وغریب قسم کی باتیں بناتا اور اپنی قابلیت، ذہانت اور تجربے پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اسی کا مستحق تھا کہ مجھ پر انعام و اکرام کیا جاتا اور مجھے ہی اس منصب پر فائز کیا جاتا۔ یہ خشک مزاج مُلّا۔ جو مجھے ہر وقت قیامت کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے اور میرے عیش و آرام میں خلل اندازی کرتا ہے۔ اسے کیا خبر کہ لذت کس چیز کا نام ہے۔ عیش کسے کہتے ہیں اور سکون کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟ یہ مولوی جس قیامت سے ڈراتے رہتے ہیں۔ اولاً تو وہ قیامت آئے گی ہی نہیں اور اگر بالفرض قیامت کا حادثہ پیش آ بھی گیا تو ہم جس طرح یہاں صدارت، وزارت اور مشاورت کے عہدوں پر فائز ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی ہمارا رتبہ بڑا بلند اور ہماری شان بڑی عظیم ہوگی۔ اور ان خشک زاہدوں، نام نہاد مولویوں اور مذہبی رہنماؤں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

عاص بن وائل

نبی اکرم رسول معظم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے زمانے میں مشرکین و کافرین

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں سے عاص بن وائل سہمی ایک ایسا شخص تھا جو انتہائی مغرور و متکبر ہونے کے علاوہ آخرت کا منکر اور قیامت کے آنے کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔حدیث شریف میں ہے کہ صحابی رسول سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ لوہاروں کا کام کرتے تھے۔آپ نے قبل از اسلام عاص بن وائل کو اس کے کہنے پر ایک تلوار بنا کر دی۔جس کی رقم اس کے ذمہ واجب الادا تھی۔قبول اسلام کے بعد ایک دن جناب خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے اس سے رقم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ''جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے میں تیری رقم ادا نہ کروں گا'' صحابی رسول سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ ''میں قطعاً محمد ﷺ کا انکار نہ کروں گا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے پھر قیامت کے دن اٹھایا جائے'' (یعنی تجھے موت تو آسکتی ہے میں مگر میں محمد ﷺ کا انکار نہیں کرسکتا) سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کا جذبہ محبت رسول دیکھ کر عاص بن وائل نے ازراہ مذاق کہا۔فَذَرْنِي حَتّٰى اَمُوتَ ثُمَّ اُبْعَثُ فَسَوْفَ اُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا ''پھر مجھے میرے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ مجھے موت آجائے پھر قیامت کے دن اٹھایا جاؤں گا تو وہاں بھی میرے پاس مال و دولت کی فراوانی ہوگی'' اور اس وقت میرے پاس آنا تو میں تیرا قرض ادا کردوں گا۔ (صحیح بخاری۔کتاب التفسیر سورۃ کھٰیٰعص)

اللہ تعالیٰ نے اس مالدار، کافر، ظالم، متکبر و بدبخت کے اس استہزاء اور انکار قیامت کے جواب میں فوراً آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی:

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ○ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ○ وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ○

(مریم:77-80)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے ضرور مال و اولاد دیے جائیں گے۔کیا وہ غیب پر مطلع

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ہے یا اس نے اللہ رحمان سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ، جو یہ کہہ رہا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کے لیے عذاب کو خوب لمبا کر دیں گے اور جو وہ کہتا ہے اس (مال واولاد) کے ہم ہی وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔"

سورۃ کہف کی زیر بحث آیات میں ذکر کردہ شخص بھی ایسا ہی بدبخت، ظالم، دنیادار اور قیامت کا منکر تھا اور دنیوی نعمتوں کو دائمی گردانتے ہوئے کہا کرتا تھا کہ وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ○ "اور اگر میں (بالفرض) اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں میں اس سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا۔"

مومن کا جواب

غریب اور مومن بھائی جو سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر چکا تھا۔ اپنے امیر اور مغرور بھائی کی مبنی بر استہزا گفتگو اور باتیں سن کر اس سے یوں مخاطب ہوا۔

"کیا تو اپنے اس پروردگار اور خالق و مالک کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے قطرۂ آب سے پیدا فرما کر تیرے تمام اعضا کو موزوں کر کے حسین وجمیل اور مکمل انسان بنا دیا۔ تو نے اس ذات اقدس کا انکار کر دیا مگر میں تو اسی کو اپنا رب مانتا ہوں اور اپنے اس رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"

سورت کہف میں اس مومنِ کامل کی گفتگو کا ابتدائی حصہ یوں نقل کیا گیا ہے:

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا○

"اس کے ساتھی نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ کیا تو نے اس ذات کے ساتھ کفر کیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر قطرۂ آب سے پیدا کیا پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھے سنوار کر آدمی بنایا۔ لیکن (میں تو کہتا ہوں) وہ اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔‘‘

بندہ مومن کی توحید سے لبریز اس گفتگو پر غور فرمایئے! اور اسی سے ایک موحّد مومن کی سیرت و کردار کا اندازہ لگا لیجیے کہ وہ کہتا ہے کہ اے میرے ساتھی! تو نے تو اپنے اس خالق و مالک کو بھلا دیا جس نے تجھے کمال قدرت کے ساتھ تخلیق کے مختلف مراحل سے گزار کر ایک تندرست، خوبصورت، خوبرو اور باوقار آدمی بنایا۔ مگر میں تو اپنے خالق کو بھول جانے کی جرأت نہیں کر سکتا اور برملا اعتراف و اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا پروردگار ہے اور میں کائنات کی کسی بڑی سے بڑی چیز کو بھی اس کا شریک بنانے کی غلطی نہیں کروں گا۔ پھر مومن نے اپنے کافر بھائی کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تجھے اپنے ان سرسبز و شاداب اور لہلہاتے باغات کو دیکھ کر اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا اور باغ میں داخل ہوتے وقت اپنی زبان سے کلمات تشکر کہنے چاہیے تھے۔ اپنے مال و دولت، باغات اور ثمرات کو دیکھ کر اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کی بجائے تو نے ازراہِ فخر کہا یہ کبھی ہلاک نہ ہوں گے اور قیامت نہیں آئے گی۔ یہ تیری سخت غلطی، بہت بڑی نافرمانی اور حکم ربانی سے سرتابی اور بغاوت ہے۔ تم نے ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیوں نہ کیا اور ’’ماشاء اللہ‘‘ کہہ کر اس عقیدہ کا اظہار کیوں نہ کیا کہ کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور تمام قوتوں کا سرچشمہ اللہ کریم ہی ہے۔ قرآن عزیز میں اس مردِ کامل کے کلمات ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اس نے کہا:

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

’’اور تو نے باغ میں داخل ہوتے وقت ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ (جو اللہ تعالیٰ چاہے، کسی میں کام کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے) کیوں نہ کہا۔‘‘

اس مومن کامل نے اپنے بھائی کی طعن و تشنیع کا بھی جواب دیا اور کہا کہ اگرچہ میں مال و اولاد میں تجھ سے کم ہوں مگر میں اپنے رب کریم کی جود و سخا اور عنایت و عطا سے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

مایوس نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا رب دنیا اور آخرت کی نعمتوں میں سے مجھے ایسی عمدہ نعمتیں عطا فرمائے گا جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میرا مال اسی کی راہ میں خرچ ہوا ہے۔ وہ میری نیت اور ارادے کو اچھی طرح جانتا ہے میں اس کی توحید کا قائل اور اس کا عبادت گزار بندہ ہوں اور قیامت پر یقین رکھنے والا ہوں لہٰذا وہ ضرور مجھے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ قرآن حکیم مومن کامل کے اپنے رب کے بارے میں اس حسن ظن کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے:

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ○ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ .

"اگرچہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں مال واولاد میں تجھ سے کم ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ میرا رب تیرے باغ سے بہتر چیز مجھے عطا فرمائے گا۔"

کافر مالدار جسے اپنی مالداری پر بڑا فخر تھا اور جو باغات وفصلات اور مال واولاد کو ابدی اور دائمی سمجھتا اور قیامت کے وقوع کا منکر تھا کو اس موحد ومومن بھائی نے اپنی گفتگو کے دوران اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے ہوئے سمجھایا کہ:

"یہ سرسبز وشاداب باغات اور لہلہاتی فصلیں جن کی وجہ سے تم فخر وغرور میں مبتلا ہو اور یہ مال ودولت جس کے گھمنڈ میں تم آخرت کے انکاری اور توحید ربانی کے منکر ہو چکے ہو، یہ سب چیزیں عارضی اور فانی ہیں۔ تم اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہنا کہ یہ نعمتیں ہمیشہ آپ کے پاس رہیں گی بلکہ اس اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو جس کے غضب وقہر کی ایک بجلی یا اس کا بھیجا ہوا طوفان اور آندھی ان چیزوں کا نام ونشان تک مٹا دے گی۔ اور تمہارے باغات سے بھرپور یہ زمین آنِ واحد میں چٹیل میدان کی شکل اختیار کر لے گی۔"

سورت کہف میں اس توحید پرست کی نصیحت اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے الفاظ کو یوں نقل کیا گیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ○ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ○

"اور (ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ) اس باغ پر آسمان سے کوئی عذاب بھیج دے تو یہ (سرسبز باغ) ایک چٹیل اور صاف میدان ہو جائے یا اس کا پانی بہت گہرا ہو جائے۔ پس تو اسے تلاش کرنے کی طاقت نہ رکھے۔"

باغ کی تباہی

سورت کہف کی ان آیات کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مخلص موحد کی ان نصیحتوں کا اس کافر و مغرور بھائی پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ حسب عادت شرک، کفر، فخر، غرور اور نافرمانی کے راستے پر چلتا رہا تا آنکہ مہلت کی وہ گھڑیاں ختم ہو گئیں جو عصیاں شعار اور غلط کار انسانوں کو سنبھلنے اور راہِ حق کی طرف لوٹ آنے کے لیے مرحمت فرمائی جاتی ہیں۔

چنانچہ اس کے باغات اور مال و اسباب اللہ تعالیٰ کے عذاب کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس کا سب مال و متاع ہلاک و برباد ہو گیا اور وہ اس تباہ شدہ، اجڑے اور اکھڑے ہوئے باغات کو دیکھ کر کفِ افسوس ملنے لگا، کیونکہ نہ صرف اس کے باغات ہلاک ہو گئے بلکہ اس نے اس باغ کی ترقی کے لیے جو سرمایہ کاری کی تھی وہ بھی ڈوب گئی اور جب اس نے اپنے باغات کے انگوروں کی بیلوں کو چھپروں اور فریموں پر گرے ہوئے اور ان چھپروں کو ٹوٹے پھوٹے، ادھر اُدھر بکھرے اور زمین پر پڑے ہوئے دیکھا کہ طوفان باد و باراں سے ہر چیز ہلاک ہو چکی ہے تو اب اسے اپنا پروردگار یاد آیا اور کہنے لگا:

"کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔"

مگر اب کچھ نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ اس کی نافرمانی، غرور، فخر، تکبر، شرک، کفر اور ناشکری کا نتیجہ ظاہر ہو چکا تھا اور اس کے مال و دولت اور باغات سمیت ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو چکا تھا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاُحِيطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا اَنْفَقَ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○

''اور اس کا پھل برباد ہوگیا تو وہ کف افسوس ملنے لگا اپنے اس نقصان پر جو اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اور وہ باغ اپنے چھپروں پر گرا پڑا تھا اور وہ کہنے لگا'' کاش! میں نے کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنایا ہوتا۔''

مگر اس کے افسوس کا اب کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ جب عذاب آجائے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ○

''اور اس کے پاس کوئی گروہ اور جماعت نہ تھی جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود انتقام لینے کے قابل تھا۔''

دونوں کا انجام

باغات اور مال ومتاع کی تباہی کے بعد آخر وہ وقت بھی آ گیا جس سے کوئی انسان بھاگ نہیں سکتا اور وہ موت کا وقت ہے یعنی وہ سرکش اور نافرمان موت کے منہ میں چلا گیا اور مومن صادق کو بھی موت آ گئی۔ کافر ومشرک آدمی جہنم کی دھکتی ہوئی آگ میں داخل کر دیا گیا اور موحد وفرماں بردار کو جنت کا داخلہ نصیب ہوگیا۔ بعض علماء تفسیر کی رائے ہے کہ سورۃ صافات کی آیت نمبر 50 تا 60 میں انہیں دو اشخاص کے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر خازن 212/4)

اب سورت الصافات کی وہ آیات اور ان کا ترجمہ پڑھیے اور ان کے انجام سے آگاہی حاصل کیجیے۔ ارشاد ربانی ہے:

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ○ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (صافات:50-60)

”پس وہ جنتی ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔ان میں سے ایک کہنے لگا کہ (دنیا میں) میرا ایک قریبی عزیز ہوا کرتا تھا۔وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی قیامت (پر ایمان لانے اور اس) کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہے۔کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو اس وقت ہمیں جزا دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم (اپنے) اس (ساتھی) کو دیکھنا چاہتے ہو۔پس جب اس نے جھانکا تو اپنے ساتھی کو جہنم کے وسط میں دیکھا۔جنتی پکار اٹھا۔اللہ کی قسم! تُو تو مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔اور اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی پکڑ کر لائے جانے والوں میں ہوتا۔(جنتی کہیں گے) کیا اب تو ہمیں موت نہیں آئے گی بجز پہلی موت کے اور نہ ہمیں عذاب دیا جائے گا۔بے شک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

قرآن حکیم کے بیان کردہ اس سچے،صحیح اور حقیقی واقعہ نے سورۃ تکاثر کی پہلی آیت مبارکہ کی مزید وضاحت فرمادی کہ ایسا مال ،دولت ، جاگیر،سرمایہ ،باغات، فصلات، کارخانہ، فیکٹری، دکان، کاروبار، اولاد ،اعوان ،انصار، ملازمت اور خاندان جو انسان کو احکام الٰہی سے لاپرواہ، ذکر الٰہی سے غافل اور قیامت کے دن سے بے خوف کردے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ، مکروہ اور معیوب ہے۔فرمانِ ربانی ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝

”اے لوگو! کثرت کی طلب اور خواہش نے تمہیں غفلت میں مبتلا کر دیا ہے۔“

قرآن عزیز ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ دنیا کا مال، سرمایہ اور دولت عارضی ، فانی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور ختم ہو جانے والی ہے۔ جن لوگوں کا مقصد حیات ہی دولت کا حصول بن جائے ایسے لوگ عذاب کے مستحق اور سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ قرآن کریم کے اسی آخری پارے کی ایک سورۃ میں مال و دولت جمع کرنے والوں، اسے گن گن اور سنبھال سنبھال کر رکھنے والوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ صرف قرآنی الفاظ اور ان کے ترجمے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ الَّذِىْ جَمَعَ مَالاً وَّعَدَّدَهُ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ ○ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○ (ھمزہ:1-9)

''عیب ٹٹولنے اور غیبت کرنے والے شخص کے لیے بڑی خرابی ہے۔ جو مال کو جمع کرتا اور گنتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں، یہ تو چکنا چور کر دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ توڑ دینے والی آگ کیا ہوگی؟ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگھائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر چڑھتی جائے گی اور ان پر ہر طرف سے بڑے بڑے ستونوں میں بند ہوگی۔''

شیطانی سوچ

مال و دولت پر فخر کرنا، اسے اپنی محنت کا ثمر اور کوشش کا نتیجہ قرار دینا۔ منعم حقیقی کا شکر بجانہ لانا اور اپنی دولت کی وجہ سے غرباء کو حقیر سمجھنا یہ شیطانی سوچ اور کافرانہ طرز عمل ہے۔ اور آج کے اکثر مالداروں میں بھی یہ شیطانی سوچ پائی جاتی ہے۔ دولت مندوں میں کوئی شاذ و نادر ہی ہوگا جو غریب کو حقیر نہ سمجھتا ہو۔ بلکہ اسے احترام کے لائق گردانتا ہو ورنہ اکثر صاحب حیثیت لوگ غرباء اور مساکین کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور انہیں معاشرے پر بوجھ قرار دیتے ہیں۔ مال و دولت پر فخر کرنا سرکش لوگوں کا ہمیشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے وطیرہ رہا ہے۔ فرعون، نمرود، شداد اور ہامان کا انداز فکر بھی یہی تھا۔ سرداران مکہ نضر بن حارث، ابوجہل اور دوسرے کفار کی سوچ بھی یہی تھی اور آج کے بعض جاہل، ان پڑھ مگر دولت مند لوگ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ جائز اور حلال ذرائع سے دولت کمانا کوئی گناہ اور عیب نہیں ہے۔ مگر اس دولت وسرمائے پر فخر، غرور اور تکبر کرنا اور غربا، مساکین، محتاجوں اور تنگدستوں کا حق ادا نہ کرنا بلکہ انہیں حقیر جان کر جھڑک دینا۔ انہیں دیکھ کر ناک منہ چڑھانا اور ان سے میل ملاپ رکھنے میں اپنی بے عزتی سمجھنا، یہ سخت گناہ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ کریم حلال، طیب اور جائز مال عطا فرمائے اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والا دل بھی نصیب فرمائے۔ آمین!

قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے کہ پرانے زمانے کے مالدار بھی نادار، غریب اور کمزور اہل ایمان کو مذاق کیا کرتے تھے اور جب وہ ایمان داروں کے قریب سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے کہ یہ دیکھو جنت کے والی اور حوروں کے خاوند جا رہے ہیں، جن کے پاس نہ رہنے کا مکان ہے، نہ پہننے کو لباس، جن کی کوئی مجلس ہے نہ دوستی، ان کے پاس دو وقت کی روٹی تو موجود نہیں مگر دنیا اور آخرت میں کامیابی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ قرآن حکیم نے ان کے اشارات کو بڑے بلیغانہ اختصار سے ذکر فرمایا:

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ○ (سورۃ مطففین: 30)

”اور جب وہ ان کے قریب سے گزرتے ہیں تو آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں۔“

کفار مکہ نے بھی مال ودولت کی فراوانی اور رزق کی کشادگی کو حق کی نشانی قرار دے رکھا تھا۔ اور اس زعم باطل میں مبتلا تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر راضی اور ہمارے عقائد اور نظریات پر خوش ہے۔ تبھی تو اس نے ہمیں تمام دنیوی نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں سے نواز رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین وکفار کے اس غلط خیال کا ردّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے سورۃ مریم میں ارشاد فرمایا:

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝

''اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا جو ساز و سامان اور منظر (ظاہری سج دھج) میں ان سے کہیں بہتر تھیں۔''

اس سے واضح ہوا کہ مالداری، مجلس آرائی اور ظاہری سج دھج انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ رضائے الٰہی کے لیے اصل معیار انسان کا ایمان، خلوص، نیک عمل اور پرہیزگاری ہے۔ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ کئی بستیاں اور شہر اس لیے تباہ و برباد کر دیے گئے کہ ان کے باشندے اپنے مال و دولت پر فخر کرتے تھے اور اپنی رہائش گاہوں پر اتراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے غرور، فخر، تکبر اور نمود و نمائش کے باعث ان کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ بیسویں پارے کی آیت ہے:

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (قصص:50)

''اور ہم نے بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی اپنی خوشحالی اور عیش و عشرت پر فخر کرتے تھے، پس یہ ان کے گھر ہیں جن میں ان کے بعد سکونت اختیار نہیں کی گئی مگر تھوڑا عرصہ اور آخر کار ہم ہی ان کے وارث بنے۔''

قارون کا غرور

اگر مال و دولت اور مکانات و محلات، راہ راست پر گامزن ہونے کی دلیل ہوتے تو فرعون، شداد، ہامان اور قارون جیسے مالدار اور سرمایہ دار کبھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی لپیٹ میں نہ آتے بلکہ انہیں دنیا و آخرت کی کامیابی کی نوید سنائی جاتی۔ مگر قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ ان کا مال و دولت جاہ و جلال، عزت و شہرت اور نوکر و چاکر انہیں عذاب الٰہی سے بچا نہ سکے اور وہ ایمان قبول نہ کرنے اور اعمال صالحہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بجا نہ لانے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں آئے اور انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ تفصیل میں جائے بغیر موضوع کی مناسبت سے قارون کی مالداری اور سطوت کے بارے میں نیز اس کی ہلاکت و بربادی کے متعلق سورۃ قصص میں قرآنی آیات کا خلاصہ پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

”قارون“ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا قریبی عزیز اور بقول بعض مفسرین آپ کا چچازاد یا خالہ زاد بھائی تھا۔ بنی اسرائیل میں یہ سب سے زیادہ مالدار اور صاحب حیثیت تھا۔ اس کے خزانے زر، جواہرات، سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے تھے۔ اس کے خزانوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ مزدوروں کی ایک طاقت ور جماعت اس کے خزانوں کی چابیوں کو بمشکل اٹھاتی تھی۔ اس سرمایہ داری اور مال و دولت نے اسے بے حد مغرور، متکبر، سرکش، باغی اور نافرمان بنا دیا تھا۔ وہ دولت کے نشہ میں ایسا چُور تھا کہ اپنے رشتہ داروں، عزیزوں، قرابت داروں اور قوم کے افراد کو حقیر و ذلیل سمجھتا اور ان کے ساتھ بے رخی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ قیام مصر کے زمانے میں فرعون کا درباری ملازم تھا۔ بنی اسرائیل کا فرد ہونے کے باوجود منافق تھا اور اسی نفاق اور دو عملی کے باعث فرعون کا مقرب تھا۔ بالفاظ دیگر وہ فرعونی حکومت کا ایجنٹ، ضمیر فروش اور قومی غدار تھا۔ اس کا کام صرف یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو غلامانہ زندگی پر مطمئن رکھے اور انہیں یہ باور کرائے کہ تمہاری غلامانہ زندگی ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام جس آزادی کے لیے تمہیں ابھار رہے ہیں وہ آزادی تمہارے لیے خطرات و مصائب ثابت ہوگی۔ لہٰذا فرعونی حکومت کے سائے میں زندگی گزارنا ہی تمہارے لیے امن و سکون کا باعث ہے۔ اسی قوم فروشی کے صلے میں فرعون نے اس کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ اور وہ مصر کا بہت بڑا مالدار اور سرمایہ دار بن چکا تھا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور مال ومنال تمہارے رب کا عطا کردہ نہیں بلکہ یہ تو میری علمی مہارت اور عقلی تجربوں کا نتیجہ ہے۔'' میں تمہاری نصیحت اور تبلیغ کو مان کر اپنی دولت کو اس طرح ضائع اور برباد نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جوابا فرمایا:

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

''اس (مغرور ظالم) کو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کئی قومیں ہلاک کرڈالیں جو قوت میں اس سے زیادہ سخت اور دولت جمع کرنے میں بھی زیادہ تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہ دریافت نہیں کیے جائیں گے۔''

آیت کے آخری حصے کا مفہوم یہ ہے کہ مجرموں کے گناہ اتنے زیادہ اور واضح ہوں گے کہ ان سے پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ بہرحال سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل قارون کو مسلسل سمجھاتے، اپنا تبلیغی فرض ادا کرتے اور اسے راہِ ہدایت دکھاتے رہے۔ مگر قارون نے ان نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا بلکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو مرعوب کرنے کے لیے اپنی دولت، سطوت اور حشمت کے مظاہرے کا پروگرام بنایا اور اس کے لیے ایک بہت بڑا جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔

قارون کا جلوس

ایک دن سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے اجتماع میں تقریر فرمارہے تھے۔ احکامِ الٰہی ان تک پہنچا رہے تھے اور چوری، بدکاری اور گناہوں کی سزاؤں کی تفصیل سے انہیں آگاہ فرمارہے تھے کہ '' قارون'' نوکروں، چاکروں کی ایک بہت بڑی جماعت کو ساتھ لیے بڑی شان وشوکت اور خزانوں کی نمائش کے ساتھ وہاں سے گزرا۔ اس کی یہ امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر بعض ظاہر بین لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ کہنے لگے۔ اے کاش! یہ دولت، ثروت، مال، عظمت اور شان وشوکت ہمیں بھی نصیب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور مال ومنال تمہارے رب کا عطا کردہ نہیں بلکہ یہ تو میری علمی مہارت اور عقلی تجربوں کا نتیجہ ہے۔'' میں تمہاری نصیحت اور تبلیغ کو مان کر اپنی دولت کو اس طرح ضائع اور برباد نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا:

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

''اس (مغرور ظالم) کو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کئی قومیں ہلاک کر ڈالیں جو قوت میں اس سے زیادہ سخت اور دولت جمع کرنے میں بھی زیادہ تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہ دریافت نہیں کیے جائیں گے۔''

آیت کے آخری حصے کا مفہوم یہ ہے کہ مجرموں کے گناہ اتنے زیادہ اور واضح ہوں گے کہ ان سے پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ بہر حال سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل قارون کو مسلسل سمجھاتے، اپنا تبلیغی فرض ادا کرتے اور اسے راہِ ہدایت دکھاتے رہے۔ مگر قارون نے ان نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا بلکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو مرعوب کرنے کے لیے اپنی دولت، سطوت اور حشمت کے مظاہرے کا پروگرام بنایا اور اس کے لیے ایک بہت بڑا جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔

قارون کا جلوس

ایک دن سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے اجتماع میں تقریر فرما رہے تھے۔ احکامِ الٰہی ان تک پہنچا رہے تھے اور چوری، بدکاری اور گناہوں کی سزاؤں کی تفصیل سے انہیں آگاہ فرما رہے تھے کہ ''قارون'' نوکروں، چاکروں کی ایک بہت بڑی جماعت کو ساتھ لیے بڑی شان وشوکت اور خزانوں کی نمائش کے ساتھ وہاں سے گزرا۔ اس کی یہ امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر بعض ظاہر بین لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ کہنے لگے۔ اے کاش! یہ دولت، ثروت، مال، عظمت اور شان وشوکت ہمیں بھی نصیب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ مگر بنی اسرائیل کے صاحب علم وبصیرت لوگوں نے انہیں فوراً ٹوکا اور کہا کہ تم قارون کی ظاہری زیب وزینت اور مال وثروت دیکھ کر لالچ میں گرفتار نہ ہو جانا، عنقریب تم دیکھو گے کہ اس کے غرور وتکبر اور نافرمانی کی اسے سزا ملے گی اور یہ قارون رب تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہ سکے گا۔ قرآن حکیم قارون کے جلوس کا نقشہ یوں کھینچتا ہے:

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ○

”پس ایک دن وہ بڑی زیب وزینت کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا۔ تو دنیوی زندگی کے آرزومند لوگوں نے کہا، کاش! ہمیں بھی قارون کی طرح کا جاہ وجلال نصیب ہوتا۔ بلاشبہ وہ بڑے نصیب والا یعنی خوش نصیب ہے۔“

بنی اسرائیل کے ارباب بصیرت، سمجھدار، صاحب علم اور دانشمند لوگوں کی نصیحت کو قرآن یوں بیان فرماتا ہے:

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○

”اور ان لوگوں نے کہا جنہیں علم دیا گیا تھا کہ افسوس! تمہاری سوچ پر، (بلکہ) ایماندار اور نیک اعمال کرنے والے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا ثواب اس دولت سے بہتر ہے اور اس ثواب کو تو صرف صبر کرنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔“

قارون کی ہلاکت

آخرکار جب قارون کا غرور، تکبر، فخر اور ظلم حد سے بڑھ گیا اور اس نے بنی اسرائیل کی تحقیر وتذلیل کی انتہا کر دی تو غیرتِ حق جوش میں آئی۔ مکافاتِ عمل کا قدرتی قانون حرکت میں آیا اور قارون کو لوگوں کی نگاہوں کے سامنے اس کے مال ودولت سمیت زمین کے اندر دھنسا دیا گیا۔ بنی اسرائیل نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قارون باقی رہا نہ اس کا غرور، بلکہ دیکھتے ہی دیکھتے زمین نے قارون اور اس کے سامان کو نگل کر قیامت تک کے انسانوں کے لیے عبرت کا سامان مہیا کر دیا اور دنیا کی کوئی طاقت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسے عذاب الٰہی سے بچانہ سکی۔قرآن حکیم فرماتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○

''پس ہم نے اسے اور اس کے (دولت سے بھرے ہوئے) گھر کو بھی زمین میں دھنسا دیا، تو اس کے حامیوں کی کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور وہ خود بھی اپنا انتقام نہ لے سکا۔''

قارون کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے والوں نے جب اسے گھر، مال ودولت اور حواریوں سمیت تباہی کے گھڑے میں گرتے اور غرق ہوتے دیکھا تو اب ان کی آنکھیں کھلیں۔انہیں اب اس بات کا یقین آیا کہ مال ودولت کی قلت اور کثرت حق وباطل اور سعادت وشقاوت کا معیار نہیں۔ بلکہ انسان جس حال میں بھی ہو اُسے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اس کے شامل حال ہے تو وہ کامیاب ہے اور اگر دولت وسرمائے کے ڈھیر ہیں مگر اللہ کا کرم اور ایمان کی دولت حاصل نہیں تو اس کا انجام بھی قارون جیسا ہی ہوتا ہے۔قرآن حکیم قصہء قارون کی آخری آیت میں فرماتا ہے:

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ ○

''اور جو کل تک اس قارون کے مرتبہ کی آرزو کر رہے تھے انہوں نے یہ کہتے ہوئے صبح کی ،اوہو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔اوہو! یقیناً کافر لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔''

قارون کی تباہی، بربادی اور ہلاکت کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں ارشاد فرمایا کہ آخرت کی عزت وسرخروئی اور سرفرازی وکامیابی انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کونصیب ہوتی ہے جو دنیا میں مال و دولت پر اترانے، زیب و زینت پر فخر کرنے، برادری اور قبیلے پر غرور کرنے کی بجائے عاجزی، انکساری، تواضع کو اپنا شعار بناتے ہیں۔اس کے برعکس جو لوگوں پر غلبہ جمانے، تسلط قائم کرنے اور دوسروں کو حقیر و ذلیل بنانے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ان کے حصے میں سوائے ہلاکت، تباہی اور بربادی کے اور کچھ بھی نہیں آتا۔فرمان الٰہی ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (قصص:83)

''یہ آخرت کا گھر ہم نے انہیں لوگوں کے لیے مخصوص کر رکھا ہے جو لوگوں پر تسلط جمانے کی خواہش نہیں رکھتے اور نہ ہی فساد برپا کرنے کے آرزو مند ہیں اور اچھا انجام تو صرف پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔''

قارون کے اس قصہ نے بھی اس امر کی وضاحت اور صراحت فرما دی کہ مال و دولت کی فراوانی اور دنیوی نعمتوں کی کثرت انسان کی کامیابی، کامرانی اور فوز و فلاح کی دلیل اور رضائے الٰہی کی نوید نہیں ہے۔اگر فضیلت و نجات کا معیار یہی چیزیں ہوتیں تو اُمم سابقہ کو ہلاک نہ کیا جاتا۔جب کہ تاریخ انسانیت گواہ ہے کہ دنیا میں کئی قارون صفت انسان مال و دولت کی کثرت، دنیوی جاہ و جلال اور ظاہری شان و شوکت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں، سرکشیوں اور بغاوتوں کی وجہ سے تباہ و برباد اور نیست و نابود کر دیے گئے۔یہی درس سورۃ تکاثر دے رہی ہے کہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اے لوگو! زیادہ کی طلب نے تمہیں غفلت میں ڈال دیا ہے اور لا پرواہی میں مبتلا کر دیا ہے'' حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ تم قبروں میں چلے جاتے ہو۔مگر تمہارے اندر سے مال و دولت کی طلب اور کثرت کی خواہش ختم نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو کثرت کی ہوس سے محفوظ فرمائے اور روزی حلال کمانے کی سعادت و توفیق مرحمت فرمائے۔آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر3

زیارتِ قبور

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ (سورۃ تکاثر:1-2)

"تمہیں کثرت کی ہوس نے غفلت میں مبتلا کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی۔"

ہر قسم کی حمد وثنا اور تعریف وتسبیح کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ گرامی ہے جو وحدہٗ لاشریک ،عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ہے۔اس کی ذات ،صفات ،عبادات اور اختیارات میں کوئی شریک ،سہیم اور حصہ دار نہیں ہے۔ وہی ساری کائنات کا خالق، حاکم ،رازق ،متصرف اور مالک ہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔

اللہ رب العالمین کی تحمیدات وتعریفات کے بعد بے حساب ،ان گنت اور بے شمار درود وسلام سید البشر ،امام الانبیاء ،قدوۃ الصلحاء ،شافع روزِ جزا جناب محمد مصطفیٰ ،احمد مجتبیٰ ﷺ کی ہستی مبارکہ پر جنہیں خالق کائنات نے ہادی کائنات بنا کر مبعوث فرمایا اور خاتم النبیین ، رحمۃ للعالمین اور امام المرسلین کے اعلیٰ القابات سے نوازتے ہوئے آپ ﷺ کی اتباع کو دنیوی اور اخروی کامیابی کے لیے لازمی اور ضروری قرار دیا۔ اللہ رحیم وکریم ہماری طرف سے رسول محترم ﷺ پر بے حد وحساب درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین!

قبر آخرت کی پہلی منزل اور انسان کا برزخی مسکن ہے۔ یہ عبادت گاہ نہیں بلکہ عبرت گاہ ہے۔ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے کا سبب اور آخرت کی یاددہانی کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے امام الرسل ﷺ نے اپنی امت کو گاہے بگاہے قبروں کی زیارت کا حکم فرمایا ہے۔ مگر افسوس! کہ بعض لوگوں نے قبروں کی زیارت کو "نفع بخش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجارت'' بنالیا ہے اور قبروں سے معقول آمدن کی وجہ سے مجاوروں اور درگاہ نشینوں کی باقاعدہ جماعتیں اور تنظیمیں معرض وجود میں آچکی ہیں۔قبر پرستی کی بنا پر خدا پرستی میں کمی واقع ہوچکی ہے۔اور اکثر لوگ اپنے مصائب،مشکلات اور دشواریوں کے حل کے لیے رب العزت کے حضور گڑگڑانے،التجائیں اور دعائیں کرنے کی بجائے مخصوص قبروں کا رُخ کرتے اور ان قبروں ہی کو اپنا ملجاو ماویٰ قرار دیتے ہیں آج پر کشش اور مزین قبروں کی وجہ سے مساجد کا تقدس اور رعب ختم ہوچکا ہے اور اچھے بھلے پڑھے لکھے اور بظاہر سمجھدار انسان بھی قبروں کی جاروب کشی،قبروں پر نذر و نیاز اور قبروں پر چادر پوشی کو مصائب دور ہونے کا ذریعہ اور مقاصد میں کامیابی کا وسیلہ گردانتے ہیں۔ان حالات میں سورۃ تکاثر کی دوسری آیت مبارکہ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی توضیح وتشریح کے ضمن میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زیارت قبور کی حقیقت،آداب اور مسائل کا مختصر تذکرہ کیا جائے تاکہ ہمیں معلوم ہوسکے کہ زیارت قبور کے سلسلے میں شریعت اسلامیہ کی حدود و قیود کیا ہیں۔

قبر کا معنی اور مفہوم

میت کو زمین میں دفن کرنے کی جگہ کو قبر کہا جاتا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے قبر کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن حکیم کے لفظ فَاَقْبَرَهٗ کی تشریح یوں فرمائی ہے:

فَاَقْبَرَهٗ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اَقْبِرُهٗ اِذَا جَعَلْتَ لَهٗ قَبْرًا وَقَبَرْتُهٗ۔ دَفَنْتُهٗ

(صحیح بخاری۔کتاب الجنائز،باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ)

''پس اسے قبر میں رکھا یعنی جب کوئی کہے کہ میں نے اس آدمی کے لیے قبر بنائی اور اسے قبر میں ڈالا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اسے دفن کردیا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے قرآن حکیم کی جس آیت کے لفظ کی تشریح فرمائی اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے مرنے کے بعد قبر میں دفن ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ ○ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ○ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ○ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ○ (عبس:17-22)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''انسان ہلاک ہوجائے وہ کیسا انکاری ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا؟ نطفہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا۔ پھر اس کی تقدیر مقرر فرمائی پھر اس کے لیے (ہدایت کا) راستہ آسان فرما دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھا پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے دوبارہ اٹھا کر کھڑا کرے گا۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حق سے انکاری، توحیدِ الٰہی کے منکر اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جھٹلانے والے بدبخت انسان کی مذمت فرمائی ہے اور اسے آگاہ کیا ہے کہ اگر تو اپنے وجود کی بقاء، جسم کی نشوونما اور زندگی اور موت کے حالات پر غور کرے تو تجھے خود بخود اللہ رب العالمین کا تعارف ہوجائے گا۔ کہ وہی تو ہے جس نے انسان کو حقیر قطرۂ آب سے تخلیق فرما کر اس کے لیے زندگی کی راہوں اور اسباب حیات کے حصول کو آسان بنا دیا۔ پھر وہی تو ہے جو انسان کو موت سے دوچار کر کے دفن کے لیے قبر مہیا فرماتا ہے اور آخر میں فرمایا جو رب العزت یہ سارے امور سرانجام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہی انسان کو حشر میں قبروں سے اٹھانے اور محاسبہء اعمال کے لیے اپنے سامنے پیش کرنے پر بھی قادر ہے۔ قرآن عزیز کے سولہویں پارے میں انسان کے مٹی میں دفن ہونے اور حشر کے دن اٹھائے جانے کا تذکرہ یوں فرمایا گیا ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝

(طٰہٰ:55)

''اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔''

قرآن کریم میں قبر میں دفن کے بعد سے لے کر روزِ حشر اٹھائے جانے تک کے حالات و کیفیات کو عالم برزخ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (مومنون:100)

''اور ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے پردہ حائل ہے۔ اس دن تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ (قبروں سے) اٹھائیں گے۔"

واضح رہے کہ مرنے کے بعد میت مٹی میں دفن ہو، پانی میں غرق ہو، اسے درندے کھا جائیں یا جلا کر راکھ کر دیا جائے۔ جہاں جہاں میت کا جسم یا جسم کے ذرّات ٹھہریں گے وہی اس کی قبر کہلائے گی۔ انسانی جسم کے احترام کے لیے مرنے کے بعد اسے قبر مہیا کرنا یا روئے زمین سے اس کے وجود کو غائب کر دینا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ورنہ میت کے لواحقین کے لیے لاش سنبھالنا ناممکن ہوتا اور میت کے جسم میں ہونے والے تغیرات ان کے لیے ناقابل برداشت ہوتے اور لاتعداد انسانوں کی لاشوں سے اٹھنے والے تعفن کی وجہ سے زندوں کا سانس لینا مشکل ہو جاتا۔

سب سے پہلی قبر

قرآن مجید فرقان حمید نے اپنے بلیغانہ اسلوب میں روئے زمین پر سب سے پہلے فوت ہونے والے انسان کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے قبر میں دفن کیے جانے کی تفصیلات بھی بیان فرمائی ہیں:

"یہ آدم علیہ السلام کی حیات کا واقعہ ہے کہ آپ کے دو صاحبزادوں ہابیل اور قابیل کے درمیان ایک لڑکی سے نکاح کے معاملے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ جناب آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق جس لڑکی سے ہابیل کے نکاح کا فیصلہ فرمایا قابیل بھی اسی لڑکی سے نکاح کا خواہش مند تھا۔ چونکہ قابیل کا مطالبہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی اور ناانصافی پر مبنی تھا۔ اس لیے جناب آدم علیہ السلام نے اس تنازعہ کا حل یہ تجویز فرمایا کہ ہابیل اور قابیل دونوں اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کریں۔ جس کی قربانی دربارِ الٰہی میں شرفِ قبولیت حاصل کرے گی اسی سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا جائے گا۔ چنانچہ دونوں بھائیوں نے بارگاہِ الٰہی میں قربانی پیش کی۔ ہابیل نیک سیرت، خدا ترس اور احکامِ الٰہی کی سختی سے پابندی کرنے والے انسان تھے اور انہوں نے رضائے الٰہی کی خاطر قربانی کے لیے جو جانور پیش کیا وہ بڑا عمدہ اور اچھی قسم کا تھا اور اس زمانے کے دستور، ضابطے اور اصول کے مطابق اس لڑکی سے نکاح کا حق بھی انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تھا۔اس لیے ان کی قربانی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی اور قابیل کی قربانی کی اشیاء ردی ہونے کی بناء پر مسترد کردی گئیں ۔یعنی قربانی کی قبولیت اور عدم قبولیت نے بھی فیصلہ ہابیل کے حق میں کر دیا۔اب قابیل نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قبول کرنے کی بجائے اپنے ناجائز مقصد کے حصول کی خاطر اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو راستے سے ہٹانے یعنی اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور واضح الفاظ میں انہیں دھمکی دی کہ ''میں تمہیں جان سے مار دوں گا'' ہابیل نے نہایت نرمی اور ملائمت سے جواب دیا کہ اگر تیری قربانی مقبول نہیں ہوئی تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔اب تمہیں چاہیے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کرو اور ناجائز مطالبے سے دستبردار ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔اور یاد رکھو کہ اگر تم مجھے قتل کرنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہو تو میرا قطعاً ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔اس لیے میں اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے تمہارے خلاف ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہابیل کی ان باتوں کا قابیل پر کوئی اثر نہ ہوا۔اور بالآخر اس نے حسد و بغض کی بنیاد پر اور اپنی خواہش کی تکمیل کی خاطر اپنے نیک سیرت، شریف النفس اور عبادت گزار بھائی کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا۔شفیق و خلیق بھائی کو بے قصور جان سے مار دینے کے بعد قابیل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ہابیل کی لاش کو ٹھکانے کیسے لگائے؟ کیونکہ یہ نوعِ انسانی میں پہلا قتل تھا۔اور اس وقت تک کوئی انسان اپنی طبعی موت بھی نہیں مرا تھا۔اس لیے انسانی لاش کو دفن کرنے کا کوئی طریقہ کسی کو معلوم نہ تھا۔آخر کار اللہ تعالیٰ نے قابیل کی رہنمائی فرمائی اور دو کوّے بھیجے جو آپس میں لڑ رہے تھے۔ان میں سے ایک نے دوسرے کو چونچیں مار مار کر ہلاک کر دیا۔پھر اس نے اپنی چونچ سے زمین کو کرید کرید کر ایک گڑھا بنایا اور مردہ کوّے کو کھینچ کر اس گڑھے میں پھینکا اور اوپر مٹی ڈال کر''اسے مٹی میں دفن کر دیا'' قابیل نے یہ سارا منظر دیکھ کر دل میں کہا؛ ہائے افسوس! میں کوّے جتنی عقل کا مالک بھی نہیں ہوں کہ اپنے مقتول بھائی کی لاش کو دفنا سکوں۔''

مختصر یہ کہ قابیل نے بھی زمین میں گڑھا کھود کر اپنے بھائی ہابیل کی لاش کو زمین میں دفن کر دیا ''یہ پہلی قبر ہے'' جو روئے زمین پر معرض وجود میں آئی ۔قرآن حکیم اپنے معجزانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختصار سے اس واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ○ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ○ (مائدہ:27-31)

”(اے رسول ﷺ) اور آپ ان کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ تلاوت فرمائیے! جب دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے حضور) قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ دوسرے نے پہلے سے کہا ”میں تمہیں ضرور قتل کر دوں گا“ پہلے نے (جواب میں) کہا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف پرہیز گاروں کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ (اور ہاں) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے میری طرف ہاتھ بڑھائے گا تو پھر بھی میں تجھے قتل کرنے کے لیے تیری طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ بیشک میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرا اور اپنا گناہ سب کچھ سمیٹ لو۔ اور دوزخیوں میں سے ہو جاؤ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پس اسے (قابیل کو) اس کے نفس نے اپنے بھائی (ہابیل) کے قتل پر آمادہ کر لیا، تو اس نے اسے قتل کر ہی دیا۔ پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کرید رہا تھا تا کہ اس (قابیل) کو دکھلائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپا سکتا ہے۔ تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قابیل) کہنے لگا: ہائے افسوس! میں تو اس کوّے سے بھی گیا گزرا ہوں کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا سکتا؟ پس وہ نادم ہونے والوں میں سے ہوگیا۔"

زیارتِ قبور کا حکم

دنیا میں شرک کی وبا قبر پرستی سے پھیلی تھی اس لیے رسول مکرم ﷺ نے اپنی دعوت کے آغاز میں قبروں پر جانے سے منع فرمادیا تھا۔ تاکہ عقیدۂ توحید پختہ ہوجائے اور شرک کا شائبہ تک باقی نہ رہے۔ جب لوگوں کا عقیدہ ٹھوس اور ایمان مضبوط ہوگیا تو آپ ﷺ نے عبرت، نصیحت اور آخرت کی یاد کے لیے زیارت قبور کی اجازت فرمادی۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَتِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

"میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر رکھا تھا پس اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو۔"

امام نووی رحمہ اللہ اس فرمان رسول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ زِيَارَتَهَا سُنَّةٌ ۔

"اہل اسلام کا اجماع ہے کہ قبروں کی زیارت مسنون ہے۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جناب جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا:

اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرُ لَهُمْ

(صحیح مسلم کتاب الجنائز۔ فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

"بے شک آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ (مدینہ کے قبرستان) بقیع میں جائیں اور وہاں مدفون اہل ایمان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔"

رسول مقبول ﷺ اس حکم الٰہی کی تعمیل میں مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور وہاں مدفون اپنے جاں نثاروں، فداکاروں اور فرماں برداروں کے لیے بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجزی سے مغفرت، بخشش اور بلندئ درجات کی دعا فرماتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول محترم ﷺ کے قبرستان جانے، قبروں کی زیارت کرنے اور اہل قبور کے لیے دعاء مغفرت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَآتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز۔ فصل فی التسلیم علی اہل القبور)

"رسول اللہ ﷺ جس رات میرے ہاں تشریف لاتے تو اس رات کے آخری حصہ میں (مدینہ کے قبرستان) بقیع میں تشریف لے جاتے اور فرماتے۔ اس گھر کے مومنو! تم پر سلامتی ہو۔ اور جس کا تم سے وعدہ تھا کہ کل پاؤ گے۔ وہ آچکا ہے۔ اور ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرمادے۔"

رسول محترم ﷺ کے ان فرمودات، ارشادات اور معمولات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اہل ایمان کی قبروں کی زیارت کرنا، آپ ﷺ کی سنت ثابتہ اور فوت ہو جانے والے ایمانداروں کے لیے دعاء مغفرت کرنا طریقۂ رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام فوت شدگان کی مغفرت فرمائے۔ آمین!

زیارت قبور کے فوائد

نبی محترم ﷺ نے اپنی امت کو قبروں کی زیارت کا حکم دینے کے علاوہ اپنی زبان نبوت سے زیارت قبور کے فوائد کا بھی تذکرہ فرمایا ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ قبریں تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔"

انسان جب کسی عزیز دوست، رشتہ دار یا ساتھی کی قبر کو دیکھتا اور اس کی زندگی کے حالات پر غور کرتا ہے تو اسے اپنی موت کی فکر دامن گیر ہوتی ہے اور اس کے ایمان و یقین میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کہ جب یہ لوگ دنیا میں زندہ نہیں رہے تو میرے لیے بھی دوام نہیں ہے بلکہ جس طرح یہ لوگ عزت، عظمت، دولت، حکومت، شہرت اور شان و شوکت کے باوجود آج منوں مٹی تلے قبروں میں مدفون ہیں۔ اسی طرح مجھے بھی ایک دن موت آئیگی اور مجھے بھی دوست و احباب، اعزہ و اقارب اور واقف کار اسی طرح مردوں کی وادی میں دفن کر کے واپس پلٹ جائیں گے، پھر مجھے اکیلے ہی منکر نکیر کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنے عقائد و اعمال کے بارے میں ان کے سوالات کا جواب دینا پڑے گا۔

افسوس جہاں سے دوست کیا کیا نہ گئے
اس باغ سے کیا کیا گل رعنا نہ گئے
تھا کون سا نخل جس نے دیکھی نہ خزاں
وہ کونسے گل کھلے جو کہ مرجھا نہ گئے

صحابی رسول جناب بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں:

فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور)

"پس تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ انکی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے۔"

اس حقیقت میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے کہ قبروں کو دیکھنے اور وہاں مدفون لوگوں کے حالات پر غور کرنے سے دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے، انسان کو اپنی آخرت یاد آتی اور اخروی کامیابی کے لیے نیک اعمال کا شوق اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ (سنن ابن ماجہ۔ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی زیارۃ القبور)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر رکھا تھا، اب تم ان کی زیارت کر لیا کرو، کیونکہ قبروں کی زیارت انسان کو دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔''

جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةٌ

''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، پس تم ان کی زیارت کر سکتے ہو، کیونکہ اس میں عبرت کا سامان ہے۔'' (مسند احمد ص 38 جلد 3)

ان احادیث مبارکات سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ قبروں کی زیارت سے موت یاد آتی، آخرت کی فکر دامن گیر ہوتی، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی اور انسان کو عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ مشہور شاعر میر تقی میر نے قبروں کی زیارت سے حاصل ہونے والے سبق کو شاعرانہ انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو پڑ گیا
یکسر وہ استخواں شکستوں سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل اے بے خبر
میں بھی کبھو کسی کا سر پر غرور تھا

بعض اہل علم نے انسان کی سنگ دلی، قساوت قلبی اور سخت دلی کا علاج ''زیارت قبور'' تجویز کیا ہے۔ (تفسیر قرطبی ص 171 جزء 20)

عورتوں کو اجازت

جس طرح نصیحت حاصل کرنے، موت کو یاد کرنے اور آخرت کی فکر کے لیے مردوں کو زیارت قبور کی اجازت ہے، اسی طرح ان مقاصد کے حصول کی خاطر عورتیں بھی قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ وہاں باپردہ جائیں، آہ و بکاء نہ کریں، بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو قرآن و سنت کے منافی اور اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہو۔ اس ضمن میں اختصار کے باعث صرف تین احادیث پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

1 ۔ صحابی رسول جناب بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرِبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَاتَشْرَبُوْا مُسْكِرًا (صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، باب الذھاب الی زیارۃ القبور)

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب تم ان کی زیارت کر لیا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا، پس اب چاہو تو قربانی کا گوشت جمع کر لیا کرو، اور میں نے تمہیں مشکوں کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ (انگوروں یا کھجوروں کا رس) بنانے سے منع کیا تھا، اب تم جس برتن میں چاہو بنا لیا کرو، مگر کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔“

یہ حدیث مقدسہ اپنے عمومی مفہوم کے اعتبار سے جس طرح مردوں کو تین چیزوں کی اجازت فراہم کرتی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی ان تینوں امور کی اجازت دیتی ہے۔ نیز احادیث میں زیارت قبور کے جو مقاصد اور فوائد بیان کیے گئے ہیں، وہ عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں ہیں مثلاً۔ موت کی یاد، آخرت کی فکر، دنیا سے بے رغبتی اور عبرت و نصیحت...... لہٰذا عورتوں کے لیے بھی قبروں کی زیارت مسنون و مستحب ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی قبروں کی زیارت جائز ہے، چنانچہ عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ:

اَنَّ عَائِشَةَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ مِنْ قَبْرِ اَخِيْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهَا اَلَيْسَ كَانَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَتْ نَعَمْ نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ اَمَرَ بِزِيَارَتِهَا (رواہ الاثرم فی سننہ،نیل الاوطار ص165 جلد 4)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن قبرستان سے واپس تشریف لائیں تو میں نے ان سے دریافت کیا،اے ام المومنین! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟انہوں نے فرمایا،میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر سے آ رہی ہوں۔میں نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں کیا تھا؟تو انہوں نے کہا ہاں،آپ نے پہلے منع کیا تھا۔پھر زیارت قبور کا حکم دے دیا تھا''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس موضوع پر ایک اور فرمان بھی ہے کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الجنائز،ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی زیارۃ القبور)

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کو) زیارت قبور کی رخصت مرحمت فرمائی ہے۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب ''مختصر احکام الجنائز'' کے حاشیے میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

2 ۔ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول مکرم ﷺ قبروں کی زیارت سے واپس تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ''اے اللہ کے رسول!میں قبروں کی زیارت کے وقت اہل قبور کے لیے کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

(صحیح مسلم۔کتاب الجنائز،فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مسلمان اور مومن گھر والوں پر سلامتی نازل ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے پہلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔“

ام المومنین رضی اللہ عنہا کا زیارت قبور کی دعا دریافت کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قبروں پر پڑھی جانے والی دعا سکھلانا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور کی اجازت ہے۔

3- نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَءَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّي فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی (صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر“ اس عورت نے کہا، تم اپنا کام کرو۔ تمہیں میری مصیبت جیسی مصیبت پہنچتی تو پتہ چلتا، وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہ سکی، پھر اسے بتایا گیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو وہ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوئی، وہاں اس نے روکنے کے لیے کسی دربان کو موجود نہ پایا۔ اس نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی (اے اللہ کے رسول) میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی (اس لیے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف فرما دیجئے، اب صبر کروں گی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔“

آپ نے غور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قبر کے پاس بیٹھ کر رونے سے منع فرمایا لیکن اسے قبر پر آنے سے نہیں روکا۔ لہٰذا یہ حدیث مبارکہ صراحت اور وضاحت کرتی ہے کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور کی اجازت ہے۔ مگر ہم دوبارہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرض کریں گے کہ قبرستان میں عورتوں کا بے پردہ جانا، غیر محرم مردوں سے اختلاط کرنا، آہ و زاری کرنا، رونا اور پیٹنا، چیخنا اور چلانا، قبرستان کو سیر گاہ بنانا، دنیاوی باتوں میں وقت ضائع کرنا اور غیر شرعی حرکات کا ارتکاب قطعاً جائز نہیں ہے۔ البتہ عبرت و نصیحت اور موت و آخرت کی یاد کے لیے عورتوں کا کبھی کبھار عام قبرستان میں زیارت قبور کے لیے جانا مباح، جائز اور مستحب ہے۔

ضروری وضاحت

یہاں اس امر کی وضاحت کرنا بھی اشد ضروری ہے کہ عورتوں کا بکثرت اور بار بار قبروں کی زیارت کے لیے جانا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

(جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور)

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ:

وَقَدْ رَءَ ى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَ كَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ

(جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء)

''اور بعض اہل علم کی رائے ہے کہ قبروں کی بکثرت زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کا حکم نبی ﷺ کے زیارت قبور کی رخصت دینے سے پہلے کا ہے۔ جب آپ ﷺ نے رخصت فرما دی تو مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازت حاصل ہوگئی ،اور بعض علماء نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کو ان کے صبر کی کمی اور رونے پیٹنے کی کثرت کی وجہ سے ناپسند فرمایا ہے۔''

مختصر یہ کہ رسول محترم ﷺ نے کثرت کے ساتھ عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے۔اس لیے شرعی حدود کی پابندی کے ساتھ عورتوں کے کبھی کبھی زیارت قبور کے لیے جانے میں کوئی قباحت اور ممانعت نہیں ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر اکثر روایات کا تذکرہ کرنے کے بعد تطبیق کی اس صورت پر اعتماد کا اظہار فرمایا ہے۔

والدین کی قبریں

جس طرح اولاد والدین کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے اسی طرح ماں باپ بھی نیک اولاد کے لیے رب کائنات کی بے مثال رحمت ہیں۔والدین کی خدمت انسان کے گناہوں کا کفارہ اور بلندی ءدرجات کا ذریعہ ہے۔اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعائیں جلد شرف قبولیت حاصل کرلیتی ہیں۔والدین کی رضا میں اللہ کریم کی رضا ہے اور ان کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے۔والدین اگر زندہ ہوں تو ان کی خدمت کو سعادت گردانا چاہیے اور اگر فوت ہوجائیں تو ان کے لیے بخشش ،مغفرت اور بلندی ءدرجات کی دعاؤں کو اہم فریضہ سمجھتے ہوئے اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهٗ۔

(صحیح مسلم۔کتاب الوصیۃ،باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

''جب انسان پر موت واقع ہوجاتی ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ ❶ صدقہ جاریہ ❷ لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا علم ❸ نیک اولاد جو میت کے لیے دعا کرے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک اولاد کی دعاؤں کی برکت سے اللہ رحیم وکریم فوت شدہ والدین کو درجات کی بلندی عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ۔

(رواہ احمد۔ مشکاۃ المصابیح باب الاستغفار والتوبۃ۔ فصل ثالث)

”بے شک اللہ عزوجل جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے۔ اے میرے رب یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا۔ (میں نے اب کوئی نیک عمل تو کیا نہیں) اللہ تعالیٰ جواباً فرماتا ہے، تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے تیرا درجہ بلند کر دیا گیا۔“

ویسے تو فوت شدگان کے لیے جہاں بھی دعاء مغفرت کی جائے اس کا اجر وثواب میّت کو پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دعا کے اثرات میّت پر مرتب ہوتے ہیں، لیکن اگر کسی فوت شدہ کی قبر پر جا کر اس کے لیے بخشش کی دعا کی جائے تو طبعی طور پر اس میں زیادہ توجہ اور تاثیر پائی جاتی ہے کیونکہ جس کے لیے دعا کی جا رہی ہے اس کی قبر کا نشان دعا کرنے والے کے سامنے موجود ہوتا ہے، اس لیے نیک اولاد کو چاہیے کہ اپنے فوت شدہ والدین کی قبروں پر جایا کریں اور وہاں ان کے لیے عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعاء مغفرت کیا کریں، مشہور تابعی جناب محمد بن نعمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهٗ وَ كُتِبَ بَرًّا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکاۃ المصابیح باب زیارۃ القبور)

”جو شخص ہر جمعہ کے دن اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اس کے صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اسے نیک لکھ دیا جاتا ہے۔“

علاّمہ عبید اللہ رحمانی رحمہ اللہ اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وَفِيْهِ اِسْتِحْبَابُ زِيَارَةِ قَبْرِ الْوَالِدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لٰكِنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَدِیْثَ مُرْسَلٌ وَ کُلُّ مَا یُرْوٰی فِیْ ذَالِكَ ضَعِیْفٌ ۔

(مرعاۃ المفاتیح ص518 جلد5)

''اس روایت کے مطابق ہر جمعہ کے دن والدین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور اس موضوع کی تمام روایات ضعیف ہیں۔''

یہ ایک فطری امر ہے کہ عام مسلمانوں کی قبروں کی نسبت قریبی اعزہ واقارب خصوصاً والدین کی قبروں کی زیارت سے طبیعت میں زیادہ رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اور انسان کا موت پر یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کی قبر پر جانے کی اجازت طلب کی تھی اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد آپ ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کو تشریف لے گئے۔

ماں کی قبر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

زَارَ النَّبِیُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّه فَبَکٰی و اَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

''نبی کریم ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں آپ خوب روئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی رلا دیا۔''

واضح رہے کہ سیدہ آمنہ کی قبر مدینہ طیبہ سے مکہ کے راستے پر مقام ''ابواء'' میں ہے۔ سیدہ آمنہ کی یہاں آمد کا پس منظر یہ ہے کہ سیدہ آمنہ کے شوہر نامدار جناب عبداللہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد تجارتی سفر پر شام گئے اور واپسی پر راستے میں بیماری کے باعث یثرب (مدینہ) میں اپنے والد کے ننھیال بنونجار میں ٹھہر گئے، بیماری نے شدت اختیار کر لی اور آپ انتقال کے بعد یہیں دفن کر دیے گئے۔ جناب عبداللہ کی وفات کی خبر جب مکہ معظمہ پہنچی تو سیدہ آمنہ ازحد غمگین، پریشان اور بے قرار ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود عبداللہ کے بار امانت کی وجہ سے یثرب نہ جا سکیں، امام الانبیاء کی ولادت با سعادت کے بعد آپ کی رضاعت، نگہداشت اور پرورش یثرب کے سفر میں حائل رہی، جب آمنہ کے لخت جگر کی عمر چھ سال ہوگئی اور آپ ﷺ کی غمزدہ ماں کو یقین ہوگیا کہ میرا فرزند (محمد ﷺ) یثرب کے طویل سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہوگیا ہے تو سیدہ نے اپنے مرحوم شوہر کی مرقد کی زیارت کے لیے اپنے سسر عبدالمطلب سے یثرب جانے کی اجازت طلب کی۔ سردار عبدالمطلب اپنی بیوہ بہو کی اس معصوم خواہش کو ٹھکرا نہ سکے اور انہیں یثرب جانے کی اجازت دے دی۔

سیدہ آمنہ اپنے چھ سالہ نور نظر ''محمد ﷺ'' اور خاندانی کنیزہ امّ اَیمن کے ہمراہ یثرب یعنی مدینے کے سفر پر روانہ ہوئیں جو دراصل آمنہ کی موت کا سفر ثابت ہوا (بعض سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ عبدالمطلب بھی ساتھ تھے، مگر مشہور بات یہی ہے عبد المطلب شریک سفر نہ تھے) تین افراد...... چھ سالہ محمد ﷺ، سیدہ آمنہ، امِ اَیمن...... پر مشتمل یہ مختصر قافلہ یثرب میں بنونجار کے ہاں ایک ماہ تک قیام کے بعد عازم مکہ ہوا۔ راستے میں سیدہ آمنہ کی طبیعت ناساز ہوگئی تو مقام ''ابواء'' پر خیمہ نصب کر کے سیدہ آمنہ کو وہاں لٹا دیا گیا اور ام ایمن راستے پہ بیٹھ کر کسی آنے جانے والے قافلے کا انتظار کرنے لگیں گا تاکہ آمنہ کے علاج معالجے کا بندوبست کیا جا سکے۔

خیمہ میں چھ سالہ معصوم محمد ﷺ اپنی ماں کے سرہانے پریشان بیٹھے ہیں اور پردیس میں کوئی پرسان حال اور معالج نہ ہونے کی وجہ سے ماں کے افسردہ چہرے کی طرف حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔ سیدہ اپنے ہونہار فرزند کے مستقبل کا فکر کر کے بے قرار ہو کر جھرجھری لیتی ہیں تو آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ پڑتے ہیں۔ مولانا عبدالستار مرحوم نے ان غمناک حالات کو شاعرانہ الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے:

مکہ دور تے دور مدینہ خویشاں خبر نہ کوئی
وچ پردیس مقدر والی بات برابر ہوئی
اک معصوم دوجا پردیسی رب نوں مَعلم حالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیجا آگیا مائی کارن وقت جدائی والا

سیدہ آمنہ صورت حال کو بھانپتے ہوئے اور اپنے سفر آخرت پر روانگی کا احساس کرتے ہوئے اپنے نورِ نظر کو سینے سے لگا کر شفقت و محبت سے چومتی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرماتی ہیں۔ پیارے بیٹے!

كُلُّ حَيٍّ مَيِّتٌ وَ كُلُّ جَدِيْدٍ بَالٍ وَ كُلُّ كَبِيْرٍ يَفْنٰى وَ اَنَا مَيْتَةٌ

"ہر زندہ موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے اور ہر چیز فنا ہو جائے گی اور "میں مر رہی ہوں۔"

آپ اندازہ فرمائیں کہ کم سن معصوم اور یتیم نے پردیس میں جب اپنی ماں کی زبان سے یہ الفاظ سنے ہوں گے تو آپ کے دلِ نازک پر کیا گزری ہوگی؟ بقول مولانا مرحوم:

ویکھے پئی یتیم نبی نوں لگیاں ہون جدائیاں
غم تھیں چھم چھم ہنجو آئیاں باتاں درد سنائیاں

امِ ایمن کبھی بھاگ کر خیمہ میں آتی ہیں کہ سیدہ کی حالت دیکھیں اور کبھی بے قرار ہو کر راستے پہ جا بیٹھتی ہیں کہ کوئی نظر آئے تو مالکہ کی جان بچانے کے لیے کچھ کروں۔ ادھر خیمے میں سرکار دو عالم ﷺ ماں کی جدائی کے تصور سے لرزاں، مستقبل کے حالات سے پریشاں اور پردیس میں بے یار و مددگار ہونے کی وجہ سے احساس محرومی میں غلطاں آمنہ کے سینے پہ سر رکھے آنسو بہا رہے ہیں اور ماں زار و قطار روتے ہوئے دعا دے رہی ہے۔

عمر تیری وچ برکت ہووے بہت دعا فرمائی
اکھیاں میریاں ہجروں رودن نیندا جل دی آئی

سیدہ آمنہ یہ سوچ کر کانپ اٹھتی ہیں کہ اس معصوم کا باپ اس کی ولادت سے پہلے ہی داغ مفارقت دے گیا ہے۔ اسے تو بس ایک ماں کا سہارا تھا۔ آج میں بھی آخرت کو سدھار رہی ہوں...... آمنہ اپنی آنسو گراتی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتی ہیں...... اے اللہ میرے لختِ جگر کا کیا بنے گا؟ میرے نورِ نظر کی حفاظت کون کرے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی کفالت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اس کا آسرا کون بنے گا؟ اسے باپ کا پیار تو نصیب ہی نہیں ہوا۔ اب ماں کی محبت کون دے گا؟...... انہیں سوچوں میں غرق، سیدہ اپنے معصوم کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتی ہیں اور زبان سے جو فرمایا اس کا ترجمہ ہے:

ویکھن اساں نصیب نہ ہوئیا تیرا بلند ستارا
دیکھ نہ گیا صورت تیری تیرا باپ پیارا

اسی دوران ام اَیمن خیمہ میں داخل ہوتی ہیں اور اپنی مالکہ آمنہ کی حالت کو دیکھ کر رونا شروع کر دیتی ہیں۔ سیدہ فرماتی ہیں...... امِ اَیمن! میرا آخری وقت آیا ہی چاہتا ہے۔ میری لاش کو کہاں اٹھائے پھرو گی۔ موت کے بعد مجھے اسی جگہ دفن کر دینا...... اور...... ہاں...... میرے لختِ جگر اور نورِ نظر "محمد ﷺ" کا پورا خیال رکھنا، اسے بحفاظت مکہ معظّمہ پہنچا دینا، اس کا ہاتھ عبدالمطلب کو پکڑاتے ہوئے میرا پیغام دینا...... سردار! اللہ تعالیٰ کے بعد اب "محمد ﷺ" آپ کے سپرد ہے۔ اسے باپ کا پیار دینا اور ماں کی محبت بھی...... اے امِ اَیمن! تم بھی میرے یتیم کا احساس کرنا۔ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچنے دینا۔ یہ تیرے پاس عبداللہ اور آمنہ کی امانت ہے۔ اس معصوم کی خدمت کرنا۔ میں تو تجھے اس کی خدمت کا صِلہ نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ اس یتیم کی خدمت کے بدلے تجھے دنیا اور آخرت میں عزت و سرخروئی عطاء فرمائے گا...... یہ کہتے ہوئے آمنہ کی زبان لڑکھڑا جاتی ہے۔ امِ اَیمن قریب ہو کر کان لگاتی ہیں تو مدھم سی آواز آتی ہے...... اللہ کے سپرد...... اللہ تمہاری حفاظت فرمائے...... یہ الفاظ کہے اور...... آمنہ کی روح پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

بیٹھا رہ گیا پاس سرہانے پاک رسول غفاری
چھڈ گئی وچ پردیس نمانا اجلوں ماں پیاری

دادے پاک نبی دے تائیں کون سناوے ساراں۔
میت کول اکیلا روندا حضرت شاہ ابراراں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب رسول مکرم، ہادی اعظم، سرورِ عالم جناب محمد مصطفی ﷺ بحکم الٰہی مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کے لیے اجازت طلب کی تو ربّ العزّت نے اجازت مرحمت فرما دی۔ رحمت عالم ﷺ اپنے جاں نثاروں، فدا کاروں اور وفاداروں کے ہمراہ اپنی والدہ کی قبر پر پہنچے تو گزرے ہوئے سارے حالات و واقعات آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے اور آپ ﷺ اپنی والدہ سیدہ آمنہ کی قبر کے پاس آ کر بے ساختہ زاروقطار رونے لگے...... اپنے محبوب ﷺ کو روتا ہوا دیکھ کر صحابہ کرام بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور وہ بھی آنسو بہانے لگے۔

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج کے بعض کلمہ گو دور دراز کا سفر کر کے بعض مخصوص مزاروں، درگاہوں اور درباروں پر بڑے اہتمام اور ذوق وشوق سے جاتے اور وہاں شرکیہ افعال اور بدعات کے ارتکاب کو باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں۔ مگر اپنے شہر کے قبرستان میں اپنے والدین کی قبروں پر دعاءِ مغفرت کے لیے جانے پر تیار نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وسنّت کا فہم نصیب فرمائے، آمین!

احباب کی قبریں

اپنے ایماندار دوستوں، مخلص ساتھیوں، جماعتی احباب اور دینی رفقاء کی قبروں کی زیارت کو جانا اور وہاں ان کے دعاءِ مغفرت کرنا بھی امام المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ امّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي۔

ایک رات نبی کریم ﷺ میری باری پر میرے ہاں قیام پذیر تھے، آپ ﷺ گھر تشریف لائے۔ اپنی اوپر والی چادر اتار دی، جوتے اتار کر پاؤں کے قریب رکھ لیے اور اپنی چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب آپ کو اندازہ ہو گیا کہ میں سو چکی ہوں گی۔

فَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَهٗ رُوَيْدًا۔

تو آپ ﷺ نے آہستہ سے چادر پکڑی۔ چپکے سے جوتے پہنے۔ آرام سے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر آہستگی سے اسے بند کر دیا۔ چنانچہ میں نے بھی چادر سر پر لی، پردہ کیا، کپڑے درست کئے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِيْعَ یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ کے قبرستان ''بقیع'' میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کافی دیر وہاں کھڑے رہے۔ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ '' پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر بقیع میں مدفون اپنے رفقاء، احباب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا فرمائی۔

دعا سے فراغت کے بعد آپ ﷺ واپس ہوئے تو میں بھی واپس آ گئی آپ ﷺ نے تیز قدم چلے تو میں بھی تیز قدم اٹھانے لگی۔ پھر آپ دوڑنے لگے تو میں بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔ میں اپنے حجرے میں آپ سے ذرا پہلے پہنچ کر لیٹی ہی تھی کہ آپ تشریف لے آئے اور آتے ہی مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہارا سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے عرض کی کوئی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا، بتلا دو۔ ورنہ اللہ لطیف و خبیر مجھے آگاہ فرما دے گا۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّی ''میرے ماں باپ آپ پر نثار'' پھر میں نے آپ کو پوری تفصیل بتلا دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: فَاَنْتَ السَّوَادُ الَّذِیْ رَئَيْتُ اَمَامِیْ '' اچھا، مجھے اپنے آگے آگے جو کالا سایہ نظر آ رہا تھا، وہ تم ہی تھیں'' میں نے عرض کی ،جی ہاں۔ پھر آپ نے میرے سینے پر زور سے ہاتھ مارا جس سے مجھے درد محسوس ہوئی۔ اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لوگ آپ سے جتنا کچھ بھی چھپاتے رہیں، اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

جَاءَنِیْ جِبْرِيْلُ حِيْنَ رَئَيْتِ۔

''جب تم نے مجھے دیکھا، اس وقت میرے پاس جبریل امین آئے تھے''

انہوں نے مجھے آہستہ سے بلایا تاکہ تمہیں اطلاع نہ ہو۔ میں نے آہستہ جواب دیا تاکہ تمہیں خبر نہ ہو، وہ تمہارے پاس نہیں آ سکتے تھے کیونکہ تم نے اپنے اوپر والی چادر اتاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی، میں نے خیال کیا کہ تم سو چکی ہو، اس لیے تمہیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور مجھے اندیشہ تھا کہ تم اکیلی کہیں ڈر نہ جاؤ۔ جبریل امین نے مجھ سے کہا کہ آپ کے رب کا حکم ہے کہ آپ بقیع میں جا کر وہاں مدفون اپنے رفقاء و احباب کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں ایسے موقع پر ان (اہل قبور) کے لیے کیا کہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یوں کہا کرو:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور)

”مومن اور مسلمان گھر والوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پہلے اور پچھلے لوگوں پر رحمت فرمائے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔“

اس حدیث مبارکہ میں متعدد مسائل و احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ مگر میں فی الوقت جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اپنے فوت شدہ احباب، رفقاء اور ساتھیوں کی قبروں کی زیارت کے لیے جانا اور وہاں ان کے لیے بخشش، مغفرت اور رفع درجات کی دعا کرنا، سنتِ مصطفیٰ اور طریقہء رسول ہے۔ مگر افسوس کہ آج ہم دنیاوی امور میں ایسے مصروف و مشغول ہیں کہ ہمارے پاس قبرستان میں جانے، وہاں مدفون احباب و رفقاء کی قبروں کی زیارت کرنے اور ان کے لیے دعا کرنے کا وقت اور فرصت ہی نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے تمام فوت شدگان کے گناہوں کو معاف فرمائے، ان کی قبروں کو جنت کے باغ بنائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین!

قبروں کی زیارت کے شرعی آداب و احکام ان شاء اللہ العزیز آئندہ خطبہ جمعہ میں عرض کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر4

آدابِ زیارتِ قبور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○

خالق ارض وسماء اللہ سبحانہ ، وتعالیٰ کی حمد وثناء اور تعریف وتسبیح کے بعد لاتعداد وبے شمار درود وسلام سید البشر، امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس واطہر پر جنہوں نے اپنے امتیوں کی زندگی کے تمام معاملات ومعمولات میں راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو غیروں کی پرستش سے ہٹا کر ایک اللہ کریم کا عبادت گزار و پرستار بنا دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ربط کلام

گزشتہ خطبہ جمعہ میں سورۃ تکاثر کی دوسری آیت طیبہ کی تشریح وتفسیر کے ضمن میں ''مسئلہ زیارت قبور'' کی وضاحت کرتے ہوئے قبر کا معنی ومفہوم، قبر کی ابتداء، زیارت قبور کی شرعی حیثیت، زیارت قبور کے فوائد، عورتوں کے لیے زیارت قبور کی شرائط، نبی کریم ﷺ کا اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے جانا اور رفقاء واحباب کی قبروں پر جا کر ان کے لیے دعاءِ مغفرت کرنے کی تفصیلات بیان کی جا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے قبول ومنظور فرمائے آمین!

حقیقت یہ ہے کہ قبرستان ''عبادت گاہ'' نہیں بلکہ ''عبرت گاہ'' ہے اور شریعت اسلامیہ نے قبروں کی زیارت کی اجازت دی ہے جبکہ قبروں کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ مگر افسوس کہ آج قبروں کی زیارت کم اور تجارت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ ''زیارت قبور کے شرعی آداب'' سے واقفیت حاصل کی جائے۔ موجودہ دور میں ہم میں سے اکثر مسلمان جس طرح باقی دینی معاملات میں افراط وتفریط کا شکار ہیں اسی طرح قبروں کی زیارت کے سلسلے میں بھی اسلامی احکام اور شرعی حدود وقیود کا خیال نہیں رکھتے بلکہ بعض قبرستان تو ''سیرگاہ'' کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور وہاں مردوزن کا ایسا اختلاط واجتماع ہوتا ہے کہ شرم وحیا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے اور عورتوں کے چمکیلے، بھڑکیلے اور جاذب نظر لباس اور زیب وزینت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ خواتین قبرستان نہیں بلکہ شادی کی تقریب میں آئی ہوئی ہیں۔ بعض مخصوص قبروں اور مزاروں پر سالانہ عرسوں اور میلوں کی تقریبات ہوتی ہیں اور شرکیہ رسمیں ایسے بھرپور اور منظم طریقے سے ادا کی جاتی ہیں کہ عام لوگ ان شرکیہ افعال ہی کو دین اسلام سمجھنا شروع ہو گئے ہیں اور مزارات پر حاضری دینے والوں، قبروں پر چادریں چڑھانے والوں اور عرسوں میں شرکت کرنے والوں ہی کو مذہبی آدمی گردانا جاتا ہے۔

آج بعض قبروں اور مزارات کو شرک کے مراکز میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور قبروں میں مدفون بعض شخصیات کو بزعمِ خود خدائی اختیارات سونپ دیے گئے ہیں اور لوگ اپنی حاجات ومشکلات کی برآری کے لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور جھکنے، گڑگڑانے اور دعائیں کرنے کی بجائے مزارات کا رخ کرتے ہیں، وہاں غیر اللہ کے نام کی نذریں، نیازیں دیتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ صاحب قبر کو دافع البلاء اور مشکل کشا گردانتے ہیں۔ لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم زیارت قبور کے آداب، احکام اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

اب ہم ترتیب وار زیارت قبور کے شرعی آداب عرض کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اہل قبور کو سلام

جب ہم کسی قبر کی زیارت کے لیے جائیں یا اہل اسلام کے قبرستان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزریں تو ہمیں چاہیے کہ ہم وہاں مدفون مسلمانوں کو سلام کہیں ۔سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ ۔

(جامع ترمذی، ابواب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے آپ نے قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے ،تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔“

صحابی رسول جناب بریدہ رضی اللہ عنہ اہل قبور کو سلام کہنے کا مسئلہ واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُھُمْ یَقُوْلُ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان کو جائیں تو اس طرح کہا کریں ”مومن اور مسلمان گھر والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ ان کے سوال کے جواب میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کے وقت وہاں مدفون مومنوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کو "سلام" کہنے کا حکم فرمایا۔ یہ احادیث اس امر کی صراحت اور وضاحت کرتی ہیں زیارت قبور کے وقت سب سے پہلے اہل قبور کو "السلام علیکم" کہا جائے۔ مسلمان اہل قبور کو یہ سلام دراصل سلامتی کی دعا ہے۔ یہ دعا نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو سکھلائی ہے اور جس طرح سکھلائی گئی ہے، ہمارے لیے اسی طرح پڑھنا ضروری ہے۔ اس سلام کا مردوں کے سننے یا نہ سننے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لیے حدیث میں مردوں کی طرف سے سلام کے جواب کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ "سلام تحیۃ" نہیں ہے جو سنا جائے اور اس کا جواب دینا ضروری ہو بلکہ یہ صرف سلامتی کی دعا ہے جو قبروں میں مدفون مُردوں کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے۔

دعاءِ مغفرت

قبروں کے زائر کو چاہیے کہ "سلام" کے بعد مسلمان اہل قبور کے لیے مغفرت، بخشش اور بلندی درجات کی دعا کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ خَرَجَ قَالَتْ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ بَرِيْرَةَ تَتْبَعُهٗ فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ فَلَمْ اَذْكُرْ لَهٗ شَيْئًا حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ

(سنن نسائی، کتاب الجنائز الامر بالاستغفار للمومنین)

"ایک رات رسول اللہ ﷺ کپڑے پہن کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے اپنی لونڈی بریرہ کو آپ کے پیچھے بھیجا، وہ آپ کے پیچھے گئی، یہاں تک کہ آپ ﷺ (مدینہ کے قبرستان) بقیع میں پہنچ گئے۔ وہاں آپ قبرستان کے قریب، جتنی دیر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، کھڑے رہے۔ پھر واپس لوٹے تو بریرہ نے آپ کے آنے سے پہلے مجھے ساری صورت حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلا دی۔ مگر میں نے صبح تک آپ سے کسی بات کا تذکرہ نہ کیا۔ پھر میں نے آپ کے سامنے اس معاملے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا، تاکہ میں ان کے لیے ''دعا'' کروں۔''

زیارت قبور کی دعاؤں کے مسنون الفاظ آپ کے سامنے بیان کر دیے گئے ہیں، اگر یہ عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی مقامی زبان بھی اہل قبور کے لیے دعا کی جا سکتی ہے اور اس دعا میں ہاتھ اٹھانا بھی نبی محترم ﷺ سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے قبرستان میں کھڑے ہوئے اور رَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ''تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔'' (صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور)

ممنوع کام

آپ حضرات زیارت قبورر کے احکام اور مسائل سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں اور اہل قبور کے لیے سلامتی، مغفرت اور بلندی، درجات کی دعا کے فوائد وفضائل بھی سماعت فرما چکے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں بعض مخصوص مزاروں، درباروں اور قبروں پر مشرکانہ، مبتدعانہ اور مسرفانہ افعال کو اجر وثواب اور نیکی کا کام سمجھا جاتا ہے، اس لیے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان امور کی نشان دہی بھی کر دی جائے جن کا ارتکاب قبرستان میں ممنوع، ناجائز اور حرام ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بعض قبروں پر سجدے ہوتے اور ماتھے رگڑے جاتے ہیں...... کچھ مزارات کا کعبۃ اللہ کی طرح طواف کیا جاتا اور غلاف کعبہ کی مانند چادریں چڑھائی جاتی ہیں...... بعض قبروں کو خانہ کعبہ کی طرح منوں عرق گلاب اور پانی سے غسل دیا جاتا ہے...... قبروں میں مدفون بعض ہستیوں کو نفع ونقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے...... مشکلات ومصائب میں اہل قبور کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے...... قبروں کی طرف رخ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا جاتا ہے...... حج کے اجتماع کی طرح مزارات پر سالانہ عرس اور میلے منعقد کیے جاتے ہیں......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل قبور سے فریادیں کی جاتی اور ان سے شفاء طلب کی جاتی ہے......حصول برکت کے لیے جانوروں کو قبروں پر لے جا کر ذبح کیا جاتا اور وہاں دیگیں تقسیم کی جاتی ہیں...... قبروں کے نام کی نذریں دی جاتیں، نیازیں پکائی جاتی اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں...... بعض قبروں کے پاس بڑے اہتمام سے مساجد تعمیر کی جاتی اور وہاں عبادت کو صاحب قبر کی قربت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ اگر انہیں کاموں کا نام توحید، اسلام اور دین ہے تو پھر شرک، بدعت اور بے دینی کس چیز کا نام ہے۔ ایسے غیر شرعی، غیر اسلامی اور شرکیہ امور پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے کی بجائے ہم رحمت مجسم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے فرمودات سے قبروں پر ممنوع کاموں کی ایک مختصر فہرست پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ دینی اور شرعی امور میں حتمی اور آخری فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول جناب محمد کریم ﷺ کو حاصل ہے......عقیدے اور عقیدت کی یہ بات بھی ذہن نشین فرمائیں کہ کائنات ہست و بود میں ہر شخصیت، ہستی اور ذات کے فیصلے، فتوے اور حکم کو رد کیا جا سکتا ہے مگر رب العالمین اور رحمۃ للعالمین کے کسی فرمان، ارشاد اور امر کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بمصطفےٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اُوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکام خدا اور طریقہ مصطفےٰ ﷺ کے مطابق عمل کی سعادت نصیب فرمائے، آمین!

نذر و نیاز

کسی قبر، مزار یا درگاہ پر حصول برکت کی نیت یا مقصد برآری کے ارادے سے جانور ذبح کرنا، شیرینی، دودھ، چاول، دالیں، لنگر یا کوئی دوسری چیز تقسیم کرنا، نذر و نیاز دینا اور چڑھاوا چڑھانا شرعاً ممنوع، ناجائز اور حرام ہے۔ نبیء رحمت ﷺ کے خادم خاص سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ
(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب کراہیۃ الذبح عند القبر)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا، جائز نہیں ہے۔"

اس حدیث کے راوی امام عبدالرزاق رحمہ اللہ "عقر" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كَانُوْا يَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ يَعْنِيْ بِبَقَرَةٍ اَوْ بِشَيْءٍ

"زمانہ جاہلیت میں لوگ قبر کے نزدیک گائے وغیرہ ذبح کرتے اور چیزیں تقسیم کیا کرتے تھے۔"

بعض لوگ قبروں پر چڑھاوے اور غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کو معمولی کوتاہی قرار دیتے ہوئے ایسے معاملات کی طرف خاص توجہ نہیں دیتے اور اسے فرقہ وارانہ بحث اور مولویوں کے جھگڑے قرار دے کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ رسول مکرم ﷺ نے غیر اللہ کے نام پر ایک مکھی کا چڑھاوا چڑھانے والے کو جہنمی قرار دیا ہے۔

چنانچہ جناب طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ وَ دَخَلَ النَّارَ فِيْ ذُبَابٍ قَالُوْا وَ كَيْفَ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ رَجُلَانِ عَلٰى قَوْمٍ لَّهُمْ صَنَمٌ لَا يَجُوْزُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهٗ شَيْئًا فَقَالُوْا لِاَحَدِهِمَا قَرِّبْ قَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ اُقَرِّبُ قَالُوْا لَهٗ قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَدَخَلَ النَّارَ وَ قَالُوْا لِلْاٰخَرِ قَرِّبْ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَهٗ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ (رواہ احمد، فتح المجید صفحہ 154)

"ایک شخص صرف ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور دوسرا آدمی صرف ایک مکھی کے سبب جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک ایسے قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے بت کی ایک درگاہ تھی، جس کا چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی وہاں سے گزر نہیں سکتا تھا۔ تو ان دونوں میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس (درگاہ) پر چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا میرے پاس چڑھاوے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ قبیلے کے لوگوں نے کہا، تمہیں چڑھاوا چڑھانا پڑے گا چاہے ایک مکھی پکڑ کر چڑھا دو، اس مسافر نے مکھی اس (درگاہ) پر چڑھا دی تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ (مکھی چڑھانے کی وجہ سے) جہنم میں داخل ہو گیا۔ اب قبیلے کے لوگوں نے دوسرے مسافر سے کہا کہ تم کوئی چیز اس (درگاہ) کی نذر کرو تو اس نے کہا ''میں اللہ عزوجل کے سوا کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا'' چنانچہ لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

سجدہ کرنا

کسی قبر یا مزار کے سامنے اور اسے سجدہ کرنا، حدیث رسول کی روشنی میں سخت ممنوع اور حرام ہے۔ یہاں تک کہ اولیاء اللہ کے مزارات، والدین کی قبروں، انبیاء کرام علیہم السلام کے مدفن اور سرورِ کائنات کی ﷺ قبر مبارک پر بھی سجدہ جائز نہیں۔ چنانچہ جناب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَئَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانَ لَھُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَحَقُّ اَنْ یُسْجَدَ لَہٗ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَئَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانَ فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَلَكَ قَالَ اَرَئَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ قُلْتُ لَا۔ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ لَوْ کُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ

(سنن ابی داود۔ کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرءۃ)

''میں حیرہ نامی شہر میں گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے (دل میں) کہا کہ (اگر غیر اللہ کو سجدہ جائز ہو) تو رسول اللہ ﷺ زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ میں واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے حیرہ نامی شہر میں لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ تو زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کیا کریں۔ (میری بات سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا اسے سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی کہ میں آپ کی قبر کو تو سجدہ نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے بھی سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مردوں کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔''

بعض لوگ قبروں اور مخصوص مزارات کی دہلیز پر ماتھا ٹیکنے کو بڑی سعادت اور نیکی سمجھتے ہوئے بڑے اہتمام سے یہ کام کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھیے! جب کائنات کے سردار، انبیاء کے امام اور جہانوں کی رحمت جناب محمد مصطفی ﷺ کی قبر مبارک پر سجدہ جائز نہیں ہے تو دوسرا کون ہے جس کے مزار پر سجدے کو جائز قرار دیا جا سکے۔ مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر آپ ﷺ کے بعض فرمودات کا مفہوم بڑے موثر الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بڑھائی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

مسجد بنانا

ہمارے ہاں عام طور پر یہ رواج ہے کسی بڑے آدمی کی قبر کے پاس اس کے ورثاء یا عقیدت مندوں کی طرف سے بڑے اہتمام اور شوق کے ساتھ مسجد تعمیر کی جاتی ہے اور وہاں عبادت و ریاضت کو صاحب قبر کی قربت اور توجہ حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ جب کہ سرورِ کائنات جناب محمد مصطفےٰ ﷺ نے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں کو بد ترین مخلوق قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے اپنی مرض الموت کے دوران فرمایا:

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا (صحیح بخاری۔ کتاب الصلاۃ، باب)

”اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔“

نبی رحمت ﷺ کی اس حدیث نے صراحت فرمادی ہے کہ انبیاء، صلحاء اور اولیاء کی قبروں کے پاس مساجد تعمیر کرنا یہودیوں اور نصرانیوں کا شعار ہے۔ امت مسلمہ کو چاہئے کہ وہ قبرستان کو قبرستان ہی رہنے دیں اور عبادت گاہیں اور مسجدیں تعمیر کر کے ان کی حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری کے ایام میں ایک دن بعض ازواج رسول ﷺ نے حبشہ کے ایک خوبصورت اور تصاویر سے مزین گرجے کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے انکی باتیں سن کر وہاں کے نصرانیوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرِ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی البیعۃ)

''ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور وہاں اس طرح کی تصویریں بنا دیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بد ترین مخلوق ہیں۔''

ان احادیث مبارکات کی روشنی میں آج کے کلمہ گو افراد کے کردار کا جائزہ لیں تو بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے ہاں کے اکثر نام نہاد مسلمانوں نے قرآن و حدیث کے احکام کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے اور رہن سہن، نشست و برخاست، لباس و حجامت اور معاملات و معمولات کے علاوہ دینی اور مذہبی طور پر بھی غیر مسلموں کے انداز اور طریقہ کار کو اپنا لیا ہے کہ آج تقریباً ہر مزار کے پاس خوبصورت، مزین اور تصاویر سے آراستہ و پیراستہ مسجد نظر آتی ہے اور کئی مشہور مساجد کے احاطوں میں بڑے بلند و بالا مزار تعمیر کر دیے گئے ہیں تاکہ لوگ وہاں عبادت و ریاضت کے وقت بھی مزار میں مدفون ہستی کا تصور ذہن میں رکھیں اور اسے عبادت کی قبولیت کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھیں۔ شاعر مشرق نے مسلمانوں کی اسی کمزور دینی اور اخلاقی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد خاکی بھی اسی مصلحت سے حجرہ مبارکہ کے اندر دفن کیا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ (مسجد) نہ بنایا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ وَلَوْلَا ذَالِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ اَنِّيْ أُخْشٰى اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا (صحیح بخاری۔کتاب الجنائز،باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور)

''عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ،اگر قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی لیکن خطرہ تھا کہ (کسی زمانے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد (سجدہ گاہ) نہ بنالیا جائے۔''

ممکن آپ میں سے بعض احباب کے ذہن میں یہ سوال انگڑائیاں لے رہا ہو کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبروں والا حجرہ بھی تو مسجد نبوی کے احاطے کے اندر واقع ہے۔اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو حجرہ مبارکہ میں دفن کیا گیا اس وقت وہ حجرہ مسجد نبوی سے الگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ تھا۔ ۸۸ ہجری میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے تقریباً ۷۸ سال بعد) خلیفہ ولید بن عبدالملک کے حکم سے مدینہ طیبہ کے گورنر جناب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی کی توسیع کے لیے اردگرد کے مکانات کے ساتھ امہات المومنین کے حجرات کو بھی اہل مدینہ کی رائے کے برخلاف شاہی حکم سے مسجد نبوی میں شامل کیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن یعنی حجرہ عائشہ بھی مسجد نبوی کی عمارت کے اندر آ گیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے تاریخ المدینۃ المنورہ صفحہ 343)

لہٰذا اب بھی اگر کسی جگہ پر یہی صورت حال درپیش ہو کہ مسجد پہلے تعمیر شدہ ہو اور مسجد کی ناگزیر توسیع کرتے ہوئے کوئی قبر یا کئی قبریں احاطے میں آجائیں تو قبروں کے گرد چاردیواری کر کے انہیں الگ کر ظاہر کر دینا چاہیے تاکہ مسجد اور قبر کا فرق نمایاں رہے۔ہم احادیث مبارکات کی روشنی میں جس امر کی ممانعت ثابت کر رہے ہیں ،وہ یہ ہے کہ کسی قبر کی تقدیس اور صاحب قبر کی عظمت کے باعث اس کی قبر کے پاس حصول قربت اور برکت کے لیے مسجد بنوائی جائے تو یہ شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث کا فہم نصیب فرمائے،آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبرستان میں نماز

جس طرح قبروں پر سجدہ کرنا، وہاں نذرونیاز دینا اور قبرستان میں مسجد بنانا ممنوع ہے۔اسی طرح رسول مکرم ﷺ کے فرمودات کے مطابق قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا بھی ممنوع اور ناجائز ہے۔چنانچہ جناب ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا ۔

(صحیح مسلم۔کتاب الجنائز،فصل فی النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ الیہ)

"قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف رخ کر کے نماز بھی نہ پڑھو۔"

نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں نہ صرف قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ آپ ﷺ نے قبرستان میں نماز جنازہ کے سوا دوسری کوئی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ ۔

(سنن ابی داود۔کتاب الصلاۃ،باب المواضع التی لا تجوز فیھا الصلاۃ)

"قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد (جائے سجود) ہے۔"

قبرستان میں نماز ادا نہ کرنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کا فرمان یوں بیان فرمایا ہے:

اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ۔

(صحیح مسلم۔کتاب صلاۃ المسافرین،باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ......)

"تم اپنی نماز کا کچھ حصہ (نوافل اور سنتیں وغیرہ) اپنے گھروں میں ادا کیا کرو،اور انہیں قبرستان نہ بنا دو"

چونکہ امت محمدیہ کے مردوں کو نماز پنجگانہ مساجد میں باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے،اس لیے آپ ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ گھروں میں نماز پڑھنا قبرستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھنے کی طرح بالکل ممنوع، ناجائز اور حرام نہیں ہے بلکہ سنن، نوافل اور وتر وغیرہ گھروں میں پڑھنے چاہیے تاکہ وہاں خیر و برکت نازل ہو، اور گھروں کی قبرستان کے ساتھ مشابہت بھی پیدا نہ ہو۔

قبروں کی زیارت کے موقع پر، قبر کے پاس بیٹھ کر یا وہاں مدفون مسلمانوں کے لیے سلام اور دعا کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا رسول محترم ﷺ کی سنت مطہرہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی زیارت قبور کے وقت قرآن حکیم کی تلاوت کرنا ثابت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث مبارکہ پہلے بیان ہو چکی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قبروں کی زیارت کے وقت وہاں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے وہاں سورۃ فاتحہ، سورت اخلاص، سورت یٰسین یا قرآن عزیز کا کوئی اور حصہ پڑھنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ زیارت قبور کی دعا بتلائی۔ اگر زیارت قبور کے وقت تلاوت قرآن مجید کی ضرورت ہوتی تو سرور کونین ﷺ اسے ضرور بیان فرماتے اور دوسرے شرعی احکام کی طرح یہ حکم بھی ہم تک پہنچ جاتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دینی امور میں رحمت عالم ﷺ کے طریقے، سنت اور اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی نجات ہے۔ بقول شاعر

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں پہن لو کرتا محمد کی غلامی کا

اگر احادیث رسول ﷺ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو اس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے قبرستان میں قرآن حکیم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ......)

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لو۔ بیشک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔“

اس حدیث میں نبی معظم ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ تم قبرستان کی طرح گھروں میں قرآن حکیم کی تلاوت ترک نہ کرو بلکہ گھروں میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت ہوگی وہاں سے شیطان بھاگ جائے گا اور خیر و برکت کا نزول ہوگا۔

میلہ لگانا

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں بعض مزارات، قبروں اور درباروں پر حج کے سالانہ اجتماع کی طرح مقررہ ایام میں عرسوں اور میلوں کی تقریبات کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ سالانہ میلے میں حاضری خیر و برکت کا ذریعہ اور صاحب مزار کی قربت کا وسیلہ سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ شرعی اعتبار سے کسی قبر پر سالانہ میلہ لگانا، عرس کرنا اور ہر سال انہیں تاریخوں پر اجتماع کرنا جائز اور درست نہیں ہے۔ کیونکہ امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی قبر پر بھی میلہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ جب سید کائنات، افضل البشر، خاتم المرسلین، سرور کونین، شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر پر میلہ لگانا اور عرس کرنا جائز نہیں ہے تو کسی دوسرے نبی، ولی، پیر، فقیر، بزرگ، امام اور درویش کی قبر پر میلہ اور عرس کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور میری قبر کو سالانہ میلہ گاہ نہ بناؤ۔ اور مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچا دیا جائے گا۔“

آپ اس حدیث طیبہ کے الفاظ پر غور فرمائیں کہ آپ ﷺ نے درود پاک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کے لیے بھی اپنی قبر پر حاضری کو ضروری قرار نہیں دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود پڑھو گے۔ تمہارے درود کا تحفہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔

آپ ﷺ کو اپنی قبر پر سالانہ اجتماع اور میلہ اتنا ناپسند تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ میری قبر کو بت، سالانہ اجتماع گاہ اور میلہ نہ بنایا جائے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا ۔

(مسند احمد ص 246 جلد 2)

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے میرے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔''

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی قبر کو ''وثن'' یعنی بت نہ بنانے کی دعا کی ہے۔ اس لفظ کی تشریح کرتے ہوئے قرآن حکیم کے مشہور مفسر مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''وثن'' (جمع اوثان) اپنی جگہ ثابت وقائم رہنے والے بت...... یہ بت تراشیدہ اور نصب کردہ نہیں ہوتے بلکہ بعض مخصوص مقامات، پتھروں، درختوں، ستاروں یا دریاؤں وغیرہ میں خدائی صفات کا عقیدہ رکھ کر انکی عبادت شروع کر دی جاتی ہے۔'' (مترادفات القرآن 182)

چونکہ احادیث کی روشنی میں حج کے سالانہ اجتماع کی طرح قبروں اور مزاروں پر سالانہ عرسوں اور میلوں کا انعقاد ممنوع ہے۔ لہٰذا بیت اللہ کے طواف کی طرح کسی قبر یا مزار کے چاروں طرف حصول ثواب اور برکت کے لیے چکر لگانا۔ غلاف کعبہ کی طرز پر چادریں چڑھانا اور بیت اللہ کے غسل کی طرح قبروں اور مزاروں کو عرق گلاب سے دھونا بھی جائز نہیں ہے۔

دیگر ممنوع کام

رسول محترم ﷺ نے زیارت قبور کے جو احکام و مسائل اور قواعد وضوابط بیان فرمائے ہیں ان میں اب تک بیان کردہ ممنوعات کے علاوہ قبروں پر بیٹھنے...... پاؤں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روندنے ...... وہاں پیشاب کرنے...... قبروں کو پختہ بنانے ...... قبر پر قبہ تعمیر کرنے ...... چراغاں کرنے...... اور کتبہ وغیرہ لگانے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ ہم تفصیل میں جائے بغیر چند احادیث مبارکات کی عبارات اور سادہ ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

1- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، فصل فی النہی عن تجصیص القبور)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونا کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

2- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقُ ثِيَابَهٗ فَتَخْلِصُ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرِهٖ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز، فصل فی النہی عن الجلوس علی القبر)

''تم میں سے کسی کا ایسے انگارے پر بیٹھ جانا جو اس کے کپڑوں کو جلا کر چمڑے تک پہنچ جائے، کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

3- سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاَنْ اَمْشِيْ عَلٰى جَمْرَةٍ اَوْ سَيْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِيْ بِرِجْلِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْشِيْ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِيْ اَوْسَطَ الْقُبُوْرِ قَضَيْتُ حَاجَتِيْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ

(سنن ابن ماجہ۔ ابواب الجنائز، باب ماجاء فی النہی عن المشی علی القبور)

''کسی مسلمان کی قبر پر (پاؤں رکھ کر) چلنے کی بجائے مجھے آگ کے انگاروں یا ننگی تلوار پر چلنا یا اپنا جوتا اپنے پاؤں کے ساتھ ہی سی لینا زیادہ پسند ہے۔ اور سرِ بازار یا قبروں کے درمیان قضائے حاجت کرنا (برائی میں) برابر ہے۔''

4- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُوْرَ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ تُوْطَاَ

(جامع ترمذی۔ابواب الجنائز،باب کراہیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر کتبہ لگانے، وہاں عمارت بنانے اور قبروں کو روندنے سے منع فرمایا ہے۔"

5۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

(جامع الترمذی۔ابواب الصلاۃ،باب ماجاء فی کراھیۃ ان یتخذ علی القبر مسجد)

"رسول اللہ ﷺ نے (کثرت سے) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور وہاں چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور رسول محترم ﷺ کے ساتھ محبت والفت کے دعویدار ہیں۔لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم سرورِ کونین ﷺ کے فرمودات، ارشادات اور احکامات پر عمل کرتے ہوئے قبروں کی زیارت کے وقت اہل قبور کو سلام کہیں اور ان کی مغفرت، بخشش اور بلندیٔ درجات کی دعا کریں۔اور قبرستان میں جن اعمال وافعال سے منع کیا گیا ہے ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

ہمارے ہاں مُردوں کو دفن کرنے کے بعد اور زیارت کے وقت قبروں پر پھول بکھیرنے اور اگربتیاں جلانے کا بڑا رواج ہے۔یہ بھی کوئی نیکی اور اجر وثواب کا کام نہیں ہے۔اور اس سے میت کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔اس لیے رحمتِ کونین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئمہ عظام رحمۃ اللہ علیہم سے ایسا کرنا منقول نہیں ہے۔اگر یہ نیکی اور اجر وثواب کے کام ہوتے تو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کبھی ترک نہ فرماتے۔

بعض لوگ عیدین کے دن، شبِ براءت اور دس محرم کو اپنے عزیز واقارب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر جانے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ زیارتِ قبور کے لیے کسی دن، تاریخ یا مہینے کا تعین خود ساختہ ہے۔ قبروں کی زیارت کا اصل مقصد موت کی یاد...... آخرت کی فکر......اور اہل قبور کے لیے دعا ہے۔ اور یہ مقصد کسی بھی دن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو اسلامی احکام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 5

ثوابِ قبر

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ تکاثر: 3)

"خبردار! عنقریب تم جان لوگے۔"

ہر قسم کی حمد وثناء خالقِ ارض وسماء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہے جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد اس کی رُشد وراہنمائی اور ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور سب سے آخر میں نبی دوجہاں، امام رسولاں، سرورِ کون ومکاں، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا اعزاز وشرف عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد، بے شمار اور بے حساب درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اللہ رب العزت کی توفیق اور اس کے فضل وکرم سے سورۃ تکاثر کی تشریحات وتوضیحات کا پانچواں خطبہ جمعہ مبارکہ ہے اور اب اس سورۃ مبارکہ کی آیت نمبر تین کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اگلی آیت میں ثُمَّ کے بعد پھر یہی الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ترجمان القرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ" مَا يَنْزِلُ بِكُمْ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْقَبْرِ
"ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ" فِي الْآخِرَةِ إِذَا حَلَّ بِكُمُ الْعَذَابُ۔
فَالْأَوَّلُ فِي الْقَبْرِ وَالثَّانِي فِي الْآخِرَةِ فَالتَّكْرَارُ لِلْحَالَتَيْنِ

(تفسیر قرطبی۔ص172ج20)

''خبردار! عنقریب تم جان لو گے'' اس سے مراد وہ عذاب ہے جو تمہیں قبر میں دیا جائے گا۔ ''پھر خبردار! عنقریب تمہیں علم ہو جائے گا'' سے مراد آخرت کا عذاب ہے۔ پس پہلی آیت قبر کے بارے میں ہے اور دوسری آیت آخرت کے متعلق ہے۔ اور ایک جیسے الفاظ کا دو مرتبہ آنا دو حالتوں (قبر اور آخرت) کو بیان کرنے کے لیے ہے۔''

دامادِ رسول جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس آیت طیبہ کی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

كُنَّا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَأَشَارَ إِلَى قَوْلِهِ "كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ" يَعْنِي فِي الْقُبُورِ

(تفسیر قرطبی۔ص172ج20)

''ہم عذابِ قبر کے متعلق شک میں مبتلا تھے کہ یہ سورۃ تکاثر نازل ہوئی تو ہمارا شک دور ہو گیا۔ آپ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا۔ ''خبردار عنقریب تم جان لو گے'' یعنی قبروں میں تمہیں اپنے عقائد واعمال کے انجام کا علم ہو جائے گا۔''

جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ان اقوال سے یہ امر واضح ہو گیا کہ سورۃ تکاثر کی زیر بحث آیت مبارکہ میں لوگوں کو قبر کے حالات پر غور وخوض کرنے اور قبر میں پیش آنے والے واقعات کی فکر کرنے کی رغبت دلاتے ہوئے متنبہ کیا گیا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب قبروں میں تمہیں تمہارے اعتقادات ونظریات اور اعمال وافعال کے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا۔ صالحین وابرار کے لیے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قبریں جنت کے باغات اور کافرین و مشرکین کے لیے جہنم کے گھڑے ہوں گے۔

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

''خبردار! عنقریب تمہیں (قبروں میں اپنے انجام) کا علم ہو جائے گا۔''

اللہ احکم الحاکمین نے اس آیت طیبہ میں نافرمان انسانوں کو ڈانٹتے اور زجر و توبیخ کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے انسانو! میرے احکام سے روگردانی، اطاعت رسول سے اعراض اور ذکرِ الٰہی سے غفلت کا جو راستہ تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ اگر تم اس سے باز نہ آئے اور دنیوی جاہ و جلال اور مال و منال کی طلب اور حصول میں اسی طرح مشغول و مصروف رہے تو موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد تمہیں قبر میں ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے غلط کار، نافرمان اور رُوگران تھے۔ اور تم نے دنیا کی حرص میں آخرت کو بھلا کر کیسا خسارے، گھاٹے اور نقصان کا سودا کیا ہے۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

''خبردار! بہت جلد تمہیں علم ہو جائے گا۔''

خطبہ جمعہ کے ان بابرکت لمحات میں ہم ان شاء اللہ العزیز اس آیتِ کریمہ کی توضیح میں ''ثوابِ قبر'' کے حقائق عرض کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ جمعہ میں ''عذابِ قبر'' کی تفصیلات بیان کی جائیں گی۔

پانچ اَدوار

انسانی زندگی کے سفر کا بغور جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابتدا سے انتہا تک انسان کو پانچ ادوار سے واسطہ پڑتا ہے۔ اور ہر دَور کی کیفیات دوسرے دَور کی کیفیات سے یکسر مختلف ہیں۔ وہ پانچ ادوار یہ ہیں:

1۔ عالم ارواح: ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیر کر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کی ارواح کو اپنے سامنے حاضر کر لیا۔ پھر ان ارواح کو قوتِ گویائی عطا فرما کر ان سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا۔ اسے ''عالمِ اَرواح'' یعنی روحوں کا جہاں کہا جاتا ہے۔ اسی عالم ارواح سے انسانی زندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سفر کی ابتدا ہوتی ہے۔ جس کی حقیقت قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ○ (اعراف :172)

''اور (وہ وقت یاد کرو) جب آپ کے پروردگار نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں ان پر گواہ بنا کر پوچھا'' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' انہوں نے کہا کیوں نہیں، ہم یہ شہادت دیتے ہیں (یہ اقرار اس لیے کروایا) کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے۔''

2۔ عالم بطن: انسانی زندگی کے دوسرے مرحلے میں رحم مادر کے اندر انسانی روح کے ساتھ اس کے جسم کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہاں ہر انسان کم وبیش نو ماہ گزارتا ہے۔ یہ جہان روحوں کے جہان سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ قرآن عزیز کے متعدد مقامات پر رحم مادر کے اندر انسانی تخلیق کے حقائق اور تغیرات بیان فرمائے گئے ہیں۔ اٹھارہویں پارے میں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ○ (مومنون:12-14)

''اور تحقیق ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا فرمایا، پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر ہم نے نطفہ کو (خون کا) لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنایا، پھر ہم نے بوٹی کو ہڈیاں بنایا، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اسے ایک اور ہی مخلوق بنا کر پیدا فرمادیا۔ پس اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بہترین تخلیق فرمانے والا ہے۔''

3۔ عالم دنیا: رحم مادر سے باہر آنے سے لے کر موت سے ملاقات کرنے تک کے عرصے کو ''عالمِ دنیا اور عالم حیات'' کہا جاتا ہے۔ اور یہ انسانی زندگی کے سفر کا تیسرا دور ہے جس میں انسان انتہائی مختصر مدت کے لیے قیام کرتا ہے۔ رسول محترم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق امتِ محمدیہ کے اکثر افراد کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں۔ یہ وہی جہان ہے جس میں اب ہم زندگی گزار رہے ہیں اور دن رات اس عارضی زندگی کے آرام کی خاطر سرگرداں ہیں۔

4۔ عالم برزخ: انسان کی موت کے وقت سے لے کر دوبارہ اٹھنے تک کے زمانے کو ''عالم برزخ'' کہا جاتا ہے۔ عالم برزخ کو ''قبر کا جہاں'' بھی کہتے ہیں۔ یہ انسانی سفر کا طویل ترین دور ہے۔ جناب آدم علیہ السلام سے لے کر لوگ اپنی قبروں میں پڑے ہوئے ہیں اور نا معلوم کب تک پڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ وقت پر ہم نے بھی موت کا ذائقہ چکھنا اور عالم برزخ کی طرف سدھارنا ہے۔ اسی عالم برزخ یا عالم قبر میں صالحین و مومنین اور متقین و مسلمین کے ساتھ ہونے والا سلوک یعنی ثوابِ قبر ہی ہمارا موضوع ہے۔

5۔ عالمِ آخرت: انسانوں کے دنیاوی جسم و جاں کے ساتھ قبروں سے اٹھائے جانے اور محاسبہ اعمال کے بعد جنت یا جہنم میں مستقل قیام کو ''عالمِ آخرت'' کہا جاتا ہے۔ یہ انسانی سفر کی آخری منزل ہے۔ جس کی تیاری کے لیے ہمیں اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

برزخ کا معنی اور مفہوم

برزخ کا لغوی معنی پردہ، روک اور آڑ ہے۔ شرعی اصطلاح میں کسی انسان کی موت کے وقت سے لے کر حشر کے دن دوبارہ اٹھائے جانے تک کے زمانے کو ''برزخ'' کہا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر انسانوں کو زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔ اس لیے احادیث میں برزخی حالات کو بیان کرتے وقت اکثر ''قبر'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ برزخ کا زمانہ موت آتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان موت کے بعد عالم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دنیا سے عالم برزخ میں منتقل ہو جاتا ہے۔اس عرصہ میں اکثر انسانوں کوثوابِ وعذاب بھی ہوتا ہے لیکن یہ ثواب وعذاب قیامت کے ثواب وعذاب کی نسبت بہت ہلکا ہوتا ہے۔اس عرصہ کے ثواب کوثواب قبراورعذاب کوعذابِ قبر کہا جاتا ہے۔ برزخی حالات جلائے جانے والوں، پانی میں بہائے جانے والوں، زمین میں دفن کیے جانے والوں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے والوں پر بھی طاری ہوتے ہیں۔قرآن حکیم فرماتا ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ (مومنون:100)

''اوران (مرنے والوں) کے درمیان اٹھائے جانے کے دن تک ''آڑ'' حائل ہے۔''

آج تک کوئی شخص مرنے کے بعد دنیا میں واپس نہیں آیا اس لیے برزخی کیفیات کا آنکھوں دیکھا حال کوئی بیان نہیں کرسکتا۔لہٰذا ہماری شرعی ذمہ داری ہے کہ ہم قبر میں پیش آنے والے حالات اور برزخی کیفیات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی بجائے قرآنی آیات اور نبی مکرم ﷺ کے ارشادات پر ایمان لاتے ہوئے قبر کے ثواب وعذاب کو برحق جانیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فوت شدگان اور ہم سب کو قبر کے عذاب سے محفوظ ومامون فرمائے۔آمین!

برزخی زندگی

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ برزخی حالات آگ میں جلائے جانے والے، پانی میں بہائے جانے والے، زمین میں دفن کیے جانے والے اور فضا میں ریزہ ریزہ ہو جانے والے تمام انسانوں پر طاری ہوتے ہیں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔اس امر کی وضاحت سرور کائنات جناب محمد ﷺ نے بذاتِ خود فرمائی ہے۔چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے:

ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اٰتَاهُ مَالًا وَّوَلَدًا۔ فَلَمَّا حَضَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِبَنِیْهِ اَیَّ اَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوْا خَیْرًا قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَبْتَرِءْ عِنْدَاللّٰهِ خَیْرًا وَاِنْ یَقْدِمْ عَلَی اللّٰهِ یُعَذِّبُهٗ فَانْظُرُوْا فَاِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ۔ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِیْحٌ عَاصِفٌ فَاذْرُوْنِیْ فِیْهَا فَاَخَذُوْا مَوَاثِیْقَهُمْ عَلٰی ذَالِكَ وَرَبِّیْ فَفَعَلُوْا ذَالِكَ فَقَالَ اللّٰهُ ''كُنْ'' فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فَقَالَ اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ مَخَافَتَكَ ۔ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهٗ......وَفِیْ رِوَایَةٍ فَغَفَرَلَهٗ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء، باب الخوف من اللہ)

''پہلے زمانے کے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال اور اولاد عطا فرما رکھی تھی۔ جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ یعنی میرا تمہارے ساتھ سلوک کیسا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ بہت اچھے باپ تھے۔ اس نے کہا، میں نے کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے ہاں ذخیرہ نہیں کی۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچ گیا تو وہ مجھے ضرور عذاب میں مبتلا کرے گا۔ لہٰذا جب میں مر جاؤں تو تم میری لاش کو آگ میں جلا دینا۔ جب میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو ان کوئلوں کو پیس کر باریک راکھ بنا لینا۔ اور جس دن تیز آندھی چلے تو میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ اس نے اپنی اولاد سے حلفیہ عہد لیا کہ وہ میری لاش کے ساتھ ضرور یہی سلوک کریں گے۔ پھر اسے موت آ گئی تو اس کی اولاد نے باپ کی وصیت اور اپنے وعدے کے مطابق اسی طرح کیا کہ...... باپ کی لاش کو جلایا۔ کوئلوں کو پیس کر باریک کیا اور تیز آندھی کے دن ہوا میں اڑا دیا...... اب اللہ تعالیٰ نے اس لاش کے ذرات کو جمع ہونے کا حکم دیا تو وہ فوراً زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رب العزت نے اس سے سوال کیا، اے میرے بندے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اسے نے عرض کیا، اے میرے اللہ! میں نے تیرے خوف اور ڈر سے یہ کام کیا تھا۔ رب العالمین نے اس کے ڈر اور خوف کا یہ انعام دیا کہ رحم فرما کر اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دیا۔''

آغازِ ثواب

قرآنی آیات اور احادیث رسول کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مومن آدمی کی موت کا وقت قریب آتے ہی اس کے اجر وثواب کا آغاز ہو جاتا ہے اور مومن کامل پر انعامات ونوازشات کی ابتداء ہو جاتی ہے اور اسے قبل از موت ہی احساس ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک فرمانے والے ہیں۔ متقی، فرمانبردار اور صالح شخص کی روح قبض کرنے کے لیے خوبصورت اور روشن چہروں والے فرشتوں کو جنت سے خوشبودار اور سفید رومال دے کر بھیجا جاتا ہے۔ فرشتے اسے نہایت ادب سے ''السلام علیکم'' کہتے ہوئے رب العزت کی طرف سے رضامندی، بخشش اور جنت کی خوشخبری سناتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (نحل:32)

''ان (متقی) لوگوں کو پاکیزہ فرشتے جب فوت کرنے کے لیے آتے ہیں تو انہیں کہتے ہیں ''تم پر سلامتی ہو'' تم اپنے اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

اس امر کی وضاحت کے لیے ہم تفصیل میں جائے بغیر سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ سے اپنے موضوع سے متعلقہ الفاظ اور ان کا ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، ہم ایک انصاری کے جنازے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قبرستان کی طرف گئے۔ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پر پہنچے تو قبر ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے آپ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد انتہائی خاموشی سے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدر ہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' پھر آپ ﷺ نے مومن کی موت کے وقت اس کے اعزازات اور اجر و ثواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ وَيَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أُخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ فَتَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهُ كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ ؟ فَيَقُوْلَانِ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَاءِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهِيْ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ عِلِّيِّيْنَ وَأَعِيْدُوْهُ إِلَى الْأَرْضِ فِيْ جَسَدِهٖ...... هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

(الترغیب والترہیب ص 367-366 جلد 4، کتاب الجنائز)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جب مومن دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے تو اس کے پاس سورج کی طرح چمکدار چہروں والے فرشتے، جنت کے کفنوں میں سے کفن اور جنت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو لے کر حاضر ہوتے اور اس آدمی سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا اور اس کے سرہانے آ کر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے:

اے پاک روح! اس جسم سے نکل اور اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رضا کی طرف چل۔ چنانچہ وہ روح اس طرح آسانی کے ساتھ جسم سے نکل آتی ہے جیسے مشک سے پانی بہہ پڑتا ہے۔ موت کا فرشتہ اس روح کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ روح موت کے فرشتے کے ہاتھ لمحہ بھر ہی رہتی ہے کہ دوسرے فرشتے اسے لے کر جنتی کفن میں لپیٹ لیتے ہیں اور جنت کی خوشبو سے معطر کر دیتے ہیں۔ تو اس روح سے روئے زمین کی اعلیٰ قسم کی کستوری سے بھی زیادہ خوشبو آتی ہے۔ پھر وہ فرشتے اس معطر روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ راستے میں ملنے والے فرشتے ان سے سوال کرتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کس آدمی کی ہے؟ فرشتے جواب میں اس آدمی کا وہ نام بتاتے ہیں جس بہترین نام سے وہ دنیا میں پہچانا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے اس روح کو لے کر آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں تو اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس اس آسمان کے فرشتے اگلے آسمان تک اس روح کو الوداع کہنے کے لیے ساتھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس روح کو ساتویں آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اب اللہ عزّ وجل کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کہ ’’میرے اس بندے کا نام علّیّین میں لکھ دو‘‘ اور اس روح کو (سوال و جواب کے لیے) واپس اس کے جسم میں لوٹا دو۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مردہ بولتا ہے

جب انسانی جسم سے روح نکل جاتی ہے اور میت کی تجہیز و تکفین کے بعد اسے قبرستان کی طرف لے جایا جارہا ہوتا ہے تو نیک آدمی کی میت اپنے بہتر انجام کو دیکھ کر لواحقین سے مطالبہ کرتی ہے کہ اسے جلد از جلد دفنا دیا جائے تاکہ وہ اپنے نیک اعمال کی جزا حاصل کر سکے اور بدعمل انسان کی میت اپنے برے انجام کے باعث واویلا کرتی اور شور مچاتی ہے کہ اسے قبر کی طرف نہ لے جایا جائے تاکہ وہ سزا سے محفوظ رہ سکے مگر نیک اور بُری میت کی یہ آواز انسانوں کو سنائی نہیں دیتی۔ جب کہ باقی تمام مخلوقات میت کی آواز کو سنتی ہیں۔ اگر انسان مردے کی یہ کلام سن لیں تو اسی وقت گھبراہٹ کی وجہ سے بیہوش ہو جائیں اور مُردوں کو دفنانا چھوڑ دیں۔ جناب ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب قول المیت وھو علی الجنازۃ)

''جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے ''مجھے جلدی لے چلو'' اور اگر وہ نیک نہ ہو تو کہتا ہے ''ہائے ہلاکت مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟'' میت کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان مردے کی اس آواز کو سن لیں تو دہشت کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں۔''

مردہ سنتا ہے

برزخی زندگی میں جس طرح مُردہ بولتا اور گفتگو کرتا ہے مگر اس کی بات کو زندہ انسان سن اور سمجھ نہیں سکتے۔ اسی طرح دفن کرنے کے بعد اسے وقتی اور عارضی طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی جاتی ہے تاکہ اسے اس امر کا کامل یقین ہو جائے کہ اب میرا دنیا سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے اور میرے عزیز واقارب، دوست واحباب اور واقف کار مجھے قبر میں دفنا کر واپس جا رہے ہیں۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهٗ أَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ (صحیح مسلم۔ کتاب الجنۃ)

''جب بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو میت ان کے پاؤں کی آہٹ سنتی ہے۔''

واضح رہے کہ ان مواقع پر میت کے بولنے اور سننے میں کافر اور مسلمان ہو مؤحد اور مشرک، مومن اور منافق، نیک اور بد، نمازی اور بے نماز، شریف اور شریر، عالم اور جاہل، فرماں بردار اور نافرمان اور اولیاء اللہ اور عدو اللہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اس خاص موقع پر ہر مُردہ بولتا اور سنتا ہے۔ چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں قتل ہونے والے کافروں کے سننے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ! أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَأَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُجِيْبُوْا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَأُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الجنۃ، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے کافر مقتولین کو تین دن تک پڑا رہنے دیا۔ پھر آپ ﷺ ان کی لاشوں کے قریب تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر آواز دی۔ اے ابو جہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عُتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ! میرے رب نے تمہارے ساتھ جو (عذاب کا) وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا پالیا؟ میرے رب نے میرے ساتھ جو (مدد، فتح اور نصرت کا) وعدہ کیا تھا، میں نے تو اسے سچا پالیا۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ (کافر) کیسے سنتے اور کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ یہ تو مردار ہو چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اس وقت جو اِن سے کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ اور لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ان کو گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔''

اس حدیث مقدسہ نے وضاحت فرمادی کہ مسلمان میت کی طرح کافر مردہ بھی وقتی اور عارضی طور پر سنتا ہے۔ یہ بات میں نے قدرے تفصیل کے ساتھ اس لیے عرض کی ہے، کیونکہ ہمارے ہاں ''مسئلہ سماعِ موتی'' کی آڑ میں شرک و بدعت کی ترویج و اشاعت کو ہی اسلام کی خدمت سمجھ لیا گیا ہے اور مُردوں کے سننے کو بنیاد بنا کر سادہ لوح عوام کو مخصوص مزاروں اور قبروں پر حاضری کی ترغیب دی جاتی، قبروں میں مدفون بزرگوں سے حاجات طلب کرنے اور مصائب و مشکلات میں انہیں پکارنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حالانکہ مردوں کے سننے کا ان باتوں سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

منکر نکیر

جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کی روح کو سوال و جواب کے لیے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عارضی طور پر اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور اسے عقل و شعور سے نوازا جاتا اور سننے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ فَتَّانَ الْقَبْرِ فَقَالَ عُمَرُ اَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ كَهَيْئَتِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عُمَرُ بِفِيْهِ الْحَجَرُ۔

(رواہ الطبرانی۔ باسناد جید، الترغیب والترہیب ص 362 ج 4)

"رسول اللہ ﷺ نے قبر میں آزمائش کرنے والے فرشتوں کا ذکر فرمایا تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کیا ہمیں وہاں ہماری عقل و سمجھ لوٹا دی جائے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں" (قبر میں) آج کی طرح عقل و شعور دیا جائے گا۔ تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر تو میں اس فرشتے کے منہ میں پتھر دے ماروں گا یعنی اسے خاموش کرا دوں گا۔"

اس کے بعد میت کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے آتے ہیں جنہیں منکر اور نکیر کہا جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِيْرُ (جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر)

"جب میت کو قبر میں دفنا دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کے رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔"

ان فرشتوں کی شکلیں ڈراؤنی...... آنکھیں تانبے کے دیگچے جیسی...... دانت گائے کے سینگوں کی طرح...... اور آواز بادلوں جیسی گرج دار ہوتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

شَهِدْنَا جَنَازَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهَا وَانْصَرَفَ النَّاسُ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ الْاٰنَ يَسْمَعُ خَفْقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ اَعْيُنُهُمَا مِثْلَ قُدُوْرِ النُّحَاسِ وَاَنْيَابُهُمَا مِثْلَ صَيَاصِي الْبَقَرِ وَاَصْوَاتُهُمَا مِثْلَ الرَّعْدِ......

(رواه الطبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترہیب ص 371، ج 4 کتاب الجنائز)

''ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب یہ تمہارے جوتوں کی آہٹ سنے گا اور اس کے پاس منکر نکیر آئے ہیں جن کی آنکھیں تانبے کے دیگچے جیسی، ان کے دانت گائے کے سینگ کی مانند اور ان کی آواز بادلوں کی بجلی کی طرح گرجدار ہے۔''

منکر نکیر انتہائی وحشت کا ماحول پیدا کرنے کے لیے اپنے دانتوں سے زمین کو اکھیڑتے اور زوردار آوازیں نکالتے ہوئے قبر میں میت کے پاس آتے ہیں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مومن آدمی کی قبر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فَيَأْتِيْهِ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ يُثِيْرَانِ الْاَرْضَ بِاَنْيَابِهِمَا وَ يُلْجِفَانِ الْاَرْضَ بِشَفَاهِهِمَا (الترغیب والترہیب ص 369 ج 4 کتاب الجنائز)

''پھر اس کے پاس منکر اور نکیر اپنے دانتوں سے زمین کو اکھیڑتے اور پروں سے زمین کو روندتے ہوئے آتے ہیں۔''

ہوسکتا ہے بعض حضرات یہ خیال فرمائیں کہ تنگ و تاریک قبر میں ایسے ہیبت ناک فرشتوں کا آنا بظاہر عقل کے خلاف اور ناممکن ہے۔ ایسے افراد کو یہ بات ذہن نشین فرمانی چاہیے کہ منکر نکیر کا یہ تعارف کسی مولانا صاحب...... حضرت صاحب...... مفتی صاحب...... مجتہد صاحب...... واعظ صاحب...... خطیب صاحب...... امام صاحب...... مدرس صاحب...... قاری صاحب...... پیر صاحب...... فقیر صاحب...... علامہ صاحب ...... اور بزرگ صاحب نے نہیں کروایا۔ بلکہ قبر میں آنے والے فرشتوں کی بات اور ان کی علامات اس ذاتِ اقدس نے بیان فرمائی ہیں جو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ...... رب کی وحی سے بولتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم۔3-4)

''اور وہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا۔ اس کی کلام تو صرف وحی الٰہی ہوتی ہے جو اس پر کی جاتی ہے۔''

عقیدے اور عقیدت کی یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر انسان کی بات، قول اور فیصلہ غلط ہوسکتا ہے، مگر امام المرسلین، سرورِ کون و مکاں، رحمتِ دوجہاں جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے کسی فرمان، ارشاد اور حکم میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ:

گفتۂ اُو، گفتۂ اللہ بود   گرچہ حلقوم عبداللہ بود

اگرچہ وہ بات اللہ تعالیٰ کے بندے محمد مصطفےٰ ﷺ کے حلق سے ادا ہوتی ہے لیکن ان کی بات درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بات ہوتی ہے۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو رسول پاک ﷺ کے فرمودات پر یقین کرنے اور عمل پیرا ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

نیک آدمی کی حالت

جب مومن کامل، باعمل اور صالح انسان کے پاس منکر نکیر حاضر ہوتے ہیں تو وہ ان سے گھبراہٹ، خوف اور ڈر محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ امتحانِ قبر کے لیے اس کی تیاری مکمل ہوتی ہے۔ اس نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت میں گزاری ہوتی ہے۔ اس لیے وہ بلاخوف وخطر ان حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار اور منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے مستعد ہوتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر میں ''نیک آدمی'' کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِىْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوْبٍ ۔

(سنن ابن ماجہ۔ ابواب الزہد، باب ذکر القبر والبلی)

''جب نیک آدمی کی میت قبر کی طرف لے جائی جاتی ہے پس اسے قبر میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بٹھایا جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی۔''

قبر میں مومنِ کامل کی بے خوفی اور اطمینان کی اصل وجہ اس کے درست عقائد اور نیک اعمال ہیں۔ جنہیں وہ دنیوی زندگی میں پوری لگن، ذوق وشوق اور توجہ سے سرانجام دیا کرتا تھا۔ ایسا نیک سیرت انسان جب قبر میں سوال وجواب کے لیے بٹھایا جائے گا تو ہوش میں آتے ہی اسے سب سے پہلے ''نماز'' کی فکر ہوگی۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِي أُصَلِّيْ

(سنن ابن ماجہ۔ ابواب الزہد، باب ذکر القبر والبلی)

''جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے نظر آتا ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے وہ اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے بیٹھ جاتا اور (فرشتوں سے) کہتا ہے ''مجھے چھوڑ دو تاکہ میں (عصر کی) نماز پڑھ لوں۔''

جب تھوڑی دیر کے بعد مردِ صالح کو احساس ہوتا ہے کہ یہ قبر اور برزخ کا جہاں ہے۔ یہ نماز کا مقام نہیں بلکہ ثواب حاصل کرنے کی جگہ ہے تو وہ بڑے سکون، وقار اور حوصلے سے منکر نکیر کے سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! منکر نکیر کے سوالات کے جوابات رٹا لگانے سے یاد نہیں ہوں گے...... قبر میں عہد نامہ رکھنے سے مُردے کو جواب نہیں آئیں گے...... میّت کو دفناتے وقت بغلوں اور کندھوں سے پکڑ کر جوابات سنانے سے از بر نہیں ہوں گے...... بلکہ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب اس دنیا میں عقیدہ اور عمل درست کرنے سے آئیں گے...... اپنی زندگیوں کو قرآن وحدیث کے مطابق ڈھال لیجیے! ......شرک وبدعت سے مکمل اجتناب فرمایئے! ......نیک اعمال کی انجام دہی پر کمر بستہ ہو جایئے! ......غلبہء اسلام کی کوشش کیجیے! ...... اسلامی علوم کی نشر واشاعت کے لیے وقت، مال اور صلاحیتوں کو وقف فرمایئے! ......عبادتِ خدا اور اطاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعار بنا لیجیے تو ان شاء اللہ العزیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر میں کوئی گھبراہٹ ،فکرمندی اور تشویش نہیں ہوگی۔ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات خود بخود آجائیں گے اور قبر کو جنت کا باغ بنادیا جائے گا۔

یہ بات پوری طرح ذہن نشین فرمالیجیے! کہ عقیدۂ توحید پر مضبوطی سے کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص ''فتنہ قبر'' سے محفوظ و مامون نہیں ہوسکے گا۔ جب کہ توحید پرست انسان کو قبر میں ثابت قدمی ،استقلال اور استقامت عطا فرمائی جائے گی اور کلمۂ توحید کی برکت سے وہ منکر و نکیر کے سوالات کے درست جوابات دے سکے گا۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ اُتِیَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ ''یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ......
>
> (صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر)
>
> ''جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس (منکر نکیر) آتے ہیں۔ پھر وہ مومن گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے کہ '' اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو مضبوط کلمۂ توحید کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔''

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں دوبارہ توجہ دلانا چاہوں گا کہ اپنے عقائد واعمال کا محاسبہ خود فرمایئے! عقیدہ توحید کے بارے میں کسی قسم کی مداہنت اختیار نہ فرمایئے اور رب العالمین کی ذات ،صفات اور اختیارات میں کسی دوسرے کو کسی صورت میں شریک نہ ٹھہرایئے ،نیک اعمال کی دولت جمع فرمایئے ،کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیجیے ،نماز پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزوں کی پابندی فرمایئے ،اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو ہر سال باقاعدہ پورا حساب کرکے زکوٰۃ ادا کیجیے۔ استطاعت ، طاقت اور ہمت ہے تو کم ازکم ایک مرتبہ بیت اللہ کے حج کی سعادت ضرور حاصل کیجیے ،رزق

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حلال کمانے کی کوشش فرمایئے، حقوق العباد کا خاص خیال فرمایا کیجیے اور مکمل اسلامی زندگی اپنالیجیے، تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں ثابت قدمی اور آخرت میں نجات عطا فرمائے گا۔ان شاء اللہ

سوالاتِ قبر

یاد رہے کہ قبر میں منکر نکیر کی طرف سے کیے جانے والے سوالات کا تعلق انسان کے عقیدے اور نظریے کے ساتھ ہے۔ اعمال کا تفصیلی حساب حشر کے دن ہوگا۔ جہاں ہر انسان اپنی ذرہ برابر نیکی اور برائی کو بھی موجود پائے گا اور نامہء اعمال ہر شخص کے سامنے ہوگا۔ قبر میں صرف مؤحد و مشرک، کافر و مسلمان اور مومن و منافق کے درمیان فرق واضح کرنے کے لیے انسان کے عقائد و نظریات کے متعلق صرف چار سوالات کیے جائیں گے۔ ان سوالات کے جوابات سے یہ بات عیاں ہوجائے گی کہ برزخ میں آنے والا یہ شخص اہل جنت میں سے ہے یا اہل دوزخ میں سے...... شقی ہے یا سعید...... خوش قسمت ہے یا بدقسمت...... نیک ہے یا بد...... فرماں بردار ہے یا نافرمان...... توحید پرست ہے یا مشرک...... متبع سنت ہے یا بدعتی...... ہمارا موضوع چونکہ ثوابِ قبر ہے اس لیے ہم صرف مومن کامل سے کیے جانے والے سوالات اور ان کے جوابات کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور میت کی برزخی حالت پر اپنی طرف سے کسی قسم کی رائے زنی کرنے کی بجائے رحمت عالم جناب محمد مصطفی ﷺ کے ارشادِ مبارک کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر میں مومن میت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ۔ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ فَيَقُوْلَانِ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ قَرَءْتُ كِتَابَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ وَتَصَدَّقْتُ

(سنن ابی داود۔ کتاب السنۃ، باب فی المسئلۃ فی القبر وعذاب القبر)

''اس مومن کامل کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور دونوں اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ''میرا رب اللہ تعالیٰ ہے'' وہ دونوں فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں، تیرا دین کون سا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ''میرا دین، اسلام ہے'' وہ پھر دریافت کرتے ہیں، جو شخص تم میں (نبی بنا کر) بھیجا گیا، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ مومن آدمی کہتا ہے کہ ''وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں'' فرشتے پھر پوچھتے ہیں، تمہیں ان باتوں کا علم کیسے ہوا؟ وہ آدمی انہیں بتاتا ہے کہ ''میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔''

یہ حدیث مبارک صراحت فرماتی ہے کہ مومن آدمی سے قبر میں اس کے عقائد ونظریات کے بارے میں صرف چار سوالات کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار اور نبی اکرم ﷺ کا فرماں بردار جب ان چار سوالات کے درست جوابات دے دیتا ہے تو اس پر انعاماتِ الٰہی، نوازشاتِ ربانی اور عنایاتِ رحمانی کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی تفصیل سرورِ کونین، رسول الثقلین، امام القبلتین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زبانِ نبوت سے بیان فرمائی:

دس قسم کے انعامات

مومنین، متقین اور صالحین کی طرف سے درست جوابات کے بعد ''ثوابِ قبر'' کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اور اہل ایمان کو دس قسم کے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ بعض ایمانداروں کے لیے ان کے عقائد کی کمزوریوں اور عملی کوتاہیوں کی بنا پر انعامات میں کمی کی جاتی ہے۔ مگر یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ اہل حق اور اہل توحید اپنی قبروں میں آرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسکون اور راحت و مسرت محسوس کرتے ہیں۔متعدد احادیثِ طیبات میں ''ثوابِ قبر'' کی جو تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

❶ اطمینان وسکون: مومن کامل قبر میں کسی قسم کی گھبراہٹ،خوف اور پریشانی کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو بڑا مطمئن اور پُرسکون محسوس کرتا ہے۔حدیث کی مشہور کتاب سنن ابن ماجہ کے حوالے سے ابھی ایک حدیث بیان کی گئی ہے کہ قبر میں منکر نکیر کی آمد پر ایماندار آدمی یَجْلِسُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ بغیر کسی گھبراہٹ اور پریشانی کے اپنی قبر میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور بڑی تسلی،حوصلے اور اطمینان سے فرشتوں کے سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

❷ جنتی بستر: صاحب ایمان شخص جب منکر نکیر کے سوالات کے صحیح اور درست جوابات دے کر انہیں مطمئن کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات،عنایات اور نوازشات شروع ہو جاتی ہیں۔اور اس مردِ صالح کے لیے قبر میں ''جنتی بستر'' بچھا دیا جاتا ہے۔چنانچہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوالات قبر کے بعد

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ (سنن ابی داود۔کتاب السنۃ،باب فی المسئلۃ فی القبر)

''آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے پس اس کے لیے جنت سے بستر لا کر بچھا دو۔''

❸ جنتی لباس: مومن آدمی کو برزخی زندگی میں خوبصورت،نفیس ترین اور اعلیٰ قسم کا جنتی لباس پہنایا جاتا ہے۔اللہ رحیم وکریم کی طرف سے قبر کے فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے وَالْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ ''اور میرے اس بندے کو جنت کا لباس پہنا دو۔''

❹ بہشتی دروازہ: دنیا میں فرمانبرداری،اطاعت گزاری اور وفا شعاری کی زندگی گزارنے والے نیک شخص کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی پُرکیف ہوا،معطر فضا اور بے مثال خوشبو اس تک پہنچتی رہتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے کہ قبر کے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کہ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ ''میرے اس نیک بندے کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' فَيَأْتِيهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيبِهَا ''پس اس بہشتی دروازے سے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔'' آپ مومن کامل پر اللہ رب العزت کی نوازشات وعنایات کا اندازہ فرمائیں کہ اسے قبر میں کس قدر عزت ، اکرام اور احترام دیا جاتا ہے۔ اگر قبر میں اطمینان وراحت...... جنت کا بستر...... جنتی لباس اور...... جنت کی طرف دروازے کا کھلنا ''ثوابِ قبر'' نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے نیک لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

❺ فراخی قبر: باعمل مسلمان کے لیے اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک فراخ کر دیا جاتا ہے اور اسے قبر میں کسی قسم کی تنگی اور گھٹن محسوس نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی قبر میں جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے فراخی اور وسعت ہی نظر آتی ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ ۔ اور اس کی قبر اس کے لیے حد نگاہ تک وسیع کر دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث طیبہ میں مومن آدمی کی قبر کی فراخی اور وسعت سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ ستر (70) ہاتھ بیان کی گئی ہے۔
(جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر)

یہ فرق دراصل صاحبِ قبر کے ایمان کی پختگی اور کمزوری اور نیک اعمال کی کثرت وقلت کی بنا پر ہے۔ یعنی بعض اہل ایمان کی قبریں چاروں طرف سے ستر ستر ہاتھ وسیع کی جائیں گی اور بعض صالحین وابرار کی قبریں حد نگاہ تک فراخ کر دی جائیں گی۔

❻ قبر میں روشنی: نیک سیرت، باعمل اور توحید پرست انسان کے لیے اس کی قبر میں تاریکی اور اندھیرے کی بجائے نور اور روشنی کا بندوبست فرما دیا جاتا ہے۔ مومن آدمی کی قبر میں چاروں طرف روشنی کا ذکر کرتے ہوئے امام الرسل ﷺ نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ''پھر اس کی قبر کو روشن کر دیا اور نور سے بھر دیا جاتا ہے۔
(جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر)

اللہ ارحم الراحمین ہمارے فوت شدگان کی قبروں کو منور فرمائے۔ آمین!

❼ **خوشی اور مسرت:** ایماندار آدمی کی خوشی کے لیے قبر میں اس کے نیک اعمال کو انتہائی خوبصورت، پاکیزہ اور خوش لباس انسان کی شکل میں اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جسے دیکھ کر وہ بہت زیادہ خوشی، راحت اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث طیبہ میں ہے کہ:

وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حُسْنُ الْوَجْهِ حُسْنُ الثِّيَابِ طِيْبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ۔ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الْحَسَنُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ۔ (الترغيب والترهيب۔ 368/4، كتاب الجنائز)

''اور اس (نیک شخص) کے پاس قبر میں ایک خوبصورت چہرے والا آدمی نفیس ترین لباس پہنے اور اعلیٰ قسم کی خوشبو لگائے ہوئے حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ''تجھے خوشی اور مسرت کی بشارت ہو۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا'' مومن آدمی اس کی خوش کن گفتگو سن کر پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ کتنا خوبصورت ہے؟ اور تم خیر اور خوشی کی خبر لے کر آئے ہو۔ وہ کہتا ہے ''میں تمہارا نیک عمل ہوں۔''

❽ **جہنم سے آزادی:** قبر میں سوال وجواب کے بعد مومن کو دور سے آگ کے عذاب کا نظارہ کروا کر آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جہنم سے آزادی کا اعلان فرما دیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ مِّنْ قِبَلِ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ

(سنن ابن ماجہ۔ ابواب الزہد، باب ذکر القبر والبلی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس قبر میں اس کے لیے آگ کی طرف ایک سوراخ کھولا جائے گا۔ وہ اسے دیکھتا ہے کہ آگ کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے (یعنی ہر طرف سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں) اسے بتایا جاتا ہے کہ ''دیکھو! یہ ہے وہ آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے۔''

❾ **جنت کی بشارت:** صاحب ایمان اور نیک شخص کو جہنم کے عذاب کا دور سے نظارہ کروانے اور اس سے آزادی کی خوشخبری سنانے کے بعد جنت میں اس کے عالی شان مقام کی زیارت کروائی جاتی ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ چونکہ تم دنیوی زندگی ایمان کی حالت میں اور نیک اعمال کے ساتھ گزار کر آئے ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے جنت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے:

ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزہد، باب ذکر القبر والبلی)

''پھر قبر میں اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور مومن آدمی وہاں سے جنت کی بہاریں اور نعمتیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے تو اسے بتایا جاتا ہے کہ ''یہ تمہارا ٹھکانہ ہے'' تم نے ایمان و یقین پر زندگی بسر کی، ایمان کی حالت میں تمہیں موت آئی اور ان شاء اللہ حشر کے دن ایمان ہی کی حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔''

❿ **آرام کی نیند:** جہنم سے آزادی کے اعلان اور جنت میں داخلے کی خوشخبری سنانے کے بعد قبر کے فرشتے مومن کامل کو حشر تک آرام و سکون کی نیند سو جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ اپنے اہل و عیال کو اپنی کامیابی کی اطلاع کرنا چاہتا ہے مگر اسے واپسی کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اس کے لیے راحت، اطمینان اور سکون کا ماحول پیدا کر کے خوشی کی نیند سلا دیا جاتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ ۔ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰالِكَ

(جامع ترمذی۔ابواب الجنائز،باب ماجاء فی عذاب القبر)

''پھر اس (مردِ صالح) کو کہا جاتا ہے کہ ''سو جا'' وہ کہتا ہے، میں اپنے اہل وعیال کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں تا کہ انہیں (اپنی کامیابی، کامرانی اور نیک انجام) کی اطلاع دوں۔ اس کے جواب میں منکر نکیر کہتے ہیں کہ (یہاں سے واپسی تو ممکن نہیں) اب تم دلہن کی طرح سو جاؤ جسے اس کے خاوند کے سوا کوئی بیدار نہیں کرسکتا۔ (مومن آدمی سو جاتا ہے) یہاں تک کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کی خواب گاہ سے بیدار کرے گا۔''

ان احادیث طیبات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوگئی کہ ''ثواب قبر'' برحق ہے اور مومن کامل، مردِ صالح اور نیک آدمی کے ساتھ برزخ اور قبر میں اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کے اطمینان وسکون اور راحت وآرام کے لیے اس پر نیند کی حالت طاری کردی جاتی ہے۔ پھر حشر کے دن اسے نیند سے بیدار کیا جائے گا اور اعمال کے تفصیلی حساب کے بعد ہمیشہ کے لیے ''جنت'' میں داخل کردیا جائے گا۔ مولائے کریم! ہم سب کو ایسے نیک، صالح اور فرماں بردار لوگوں میں شامل فرمائے اور ہمارے فوت شدگان کی قبروں کو جنت کے باغ بنائے۔ آمین!

قبر میں جنت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ یٰسین میں ایک مردِ جری، مومن کامل اور موحد مسلمان کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اس کی قبر کو جنت بنائے جانے کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے ملک شام کے ایک شہر ''انطاکیہ'' کے باشندوں کی اصلاح وفلاح کے لیے ایک ہی وقت میں یکے بعد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیگرے تین رسول مبعوث فرمائے۔ ان پیغمبروں نے اہالیانِ شہر کے عقائد و اعمال کو سنوارنے کی از حد کوشش کی مگر وہاں کے لوگوں نے ماسوائے ایک شخص کے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلایا، ان کی تکذیب کی اور انہیں منحوس قرار دیتے ہوئے ان کے قتل کا فیصلہ کر لیا اور انہیں سنگسار کرنے کے لیے شہر کے بارونق اور مشہور چوک میں کھڑا کر کے لوگوں کو جمع کر لیا۔ اس شہر کے ایک توحید پرست نوجوان ''حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ'' کو جب اس صورتِ حال کی اطلاع ہوئی تو وہ شہر کے دوسرے کنارے سے بھاگتا ہوا آیا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو بچانے کے لیے شہر کے تمام باشندوں کے سامنے اکیلا ہی سینہ تان کر کھڑا ہو گیا اور قوم سے یوں مخاطب ہوا۔

''اے میری قوم! ان رسولوں نے تمہارا بگاڑا کیا ہے، تم کیوں ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ گئے ہو؟ ان کا کوئی قصور اور گناہ نہیں۔ یہ تو تمہیں شرکیہ عقائد کو چھوڑ کر توحید کو اپنانے اور غلط راستے کو چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ تمہیں کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور اور روشنی میں لانا چاہتے ہیں۔ یہ تمہارے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں اور تمہیں آخرت کے عذاب سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرا مخلصانہ اور خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ ان رسولوں کی دعوت کو قبول کر لو، ان پر ایمان لے آؤ اور ان کی پیروی اختیار کر لو۔ ان کی صداقت اور سچائی کی اس سے بڑھ کر دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ تمہاری بے لوث خدمت کر رہے ہیں اور تبلیغ دین پر تم سے کوئی معاوضہ، اجر اور صلہ طلب نہیں کرتے۔ اے میری قوم! ان کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اور انہیں ختم کرنے کی بجائے ان کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ تاکہ تم آخرت کے عذاب سے محفوظ و مامون رہ سکو۔''

جناب حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کی اس نصیحت آمیز تقریر کو سن کر قوم کے جذبات مزید مشتعل ہوئے اور انہوں نے حبیب سے پوچھا۔ کیا تم نے بھی آباؤ واجداد کے مذہب کو چھوڑ کر ان رسولوں کی دعوت کو قبول کر لیا ہے؟ اس مردِ صالح نے جواباً فرمایا ''میری کیا مجال کہ میں اس ذاتِ اقدس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے عدم سے وجود بخشا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور میری ہدایت ورہنمائی کے لیے ان برگزیدہ شخصیات کو یہاں بھیجا۔لہٰذا میں تو صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کروں گا اور اس کے سوا کسی کی پوجا نہیں کروں گا۔“

قرآن مجید فرقانِ حمید فرماتا ہے:

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ (یٰسٓ:20-25)

”اور مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ میں اس اللہ کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا فرمایا اور تم سب نے (بھی) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔کیا میں اس کے سوا کوئی ایسا معبود بنالوں کہ اگر رحمان مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے ذرّہ بھر فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں (اگر میں غیراللہ کی پوجا کروں) تو اس وقت میں کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔“

ان الفاظ کا سننا تھا کہ انطاکیہ کے مشرک حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ پر ٹوٹ پڑے اور آن واحد میں ان کے جسم کو پارہ پارہ کردیا اور وہ جام شہادت نوش کر گئے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کفار نے اس مومن کامل کو بری طرح مارا، پیٹا اور اسے گرا کے اس کے پیٹ پر چڑھ گئے اور اپنے پاؤں سے اسے روندھنا شروع کردیا یہاں تک کہ اس مومن کی انتڑیاں پیٹ سے باہر آ گئیں۔(تفسیر ابن کثیر ص 568 جلد 3)

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام المفسرین علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے جب بستی کے ظالم اس مومن کو ایذا اور اذیتیں دے رہے تھے تو وہ ان کے حق میں ہدایت کی دعا کر رہا تھا۔

آپ غور فرمائیں! کہ اس مردِ صالح جناب حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کا ذرّہ ذرّہ زخمی ہے، انتڑیاں باہر نکلی ہوئی ہیں، زخموں سے خون بہہ رہا ہے اور یہ مومن کامل آسمان کی طرف نظریں اٹھائے فیصلہ الٰہی کا انتظار کر رہا ہے۔ اللہ کریم اپنی قدرت کاملہ سے پردے ہٹا دیتا ہے۔ جناب حبیب رحمۃ اللہ علیہ اپنی آنکھوں سے جنت کا نظارہ کرتے ہیں تو زخموں کی تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ قرآنی الفاظ کے مطابق جناب حبیب رحمۃ اللہ علیہ کو آواز دی جاتی ہے۔ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ ’’جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔‘‘

میں جناب حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کے اس سچے قرآنی واقعہ کی مزید تفصیلات میں جانے کی بجائے جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نیک آدمی کی برزخ یعنی قبر کو جنت بنا دیا جاتا ہے اور اسے قبر میں ہی جنت کی نعمتوں سے مستفید و مستفیض ہونے کا موقع فراہم فرمایا جاتا ہے جیسا کہ جناب حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کو موت کے وقت ہی جنت کی بشارت سنائی گئی اور روح قبض ہونے کے فوراً بعد ہی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ یہی بات سورۃ تکاثر کی اس آیت کریمہ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○
’’خبردار! عنقریب تمہیں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔‘‘

ان قرآنی آیات، احادیث مبارکات اور سچے واقعات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ ’’ثوابِ قبر‘‘ برحق ہے۔ اور قبر کے عذاب و ثواب کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونا قرآن و حدیث سے ناواقفیت اور جہالت کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی قبروں کو ان کے لیے جنت کے باغات بنائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر6

عذابِ قبر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ○ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○

"کثرت کی طلب نے تمہیں غفلت میں مبتلا کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے، خبردار! تم عنقریب جان لوگے۔"

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے خاص ہے جو ہر شئے پر قادر اور قدیر ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور موت وحیات کا مالک ہے، ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی از حد حمد وثنا اور تعریف وتسبیح کے بعد لاتعداد، بے شمار اور بے حساب درود وسلام سید البشر، امام المرسلین۔ رحمت کل جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور قرآن کریم جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

دامادِ رسول سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان آپ گزشتہ خطبہ جمعۃ المبارکہ میں سماعت فرما چکے ہیں کہ:

"کُنَّا نَشُکُّ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰی نَزَلَتْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃُ فَاَشَارَ اِلٰی قَوْلِہٖ (کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (تفسیر قرطبی ص172 ج20)

"ہم عذاب قبر کے متعلق شک میں مبتلا تھے کہ سورۃ تکاثر نازل ہوئی تو عذاب قبر کے بارے میں ہمارا شک دور ہوگیا۔ آپ کا اشارہ سورۃ تکاثر کی اس آیت کی طرف تھا "کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ" (خبردار عنقریب تم جان لوگے)"

یعنی قبروں میں تمہیں اپنے عقائد واعمال کے انجام کا علم ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی آیت مبارکہ کی تشریح وتفسیر کرتے ہوئے گزشتہ خطبہ جمعہ میں ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں ''ثوابِ قبر'' کا تذکرہ کر چکے ہیں اور اب اسی موضوع کا دوسرا حصہ یعنی ''عذابِ قبر'' کی حقیقت کتاب وسنت کے مطابق عرض کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

عذابِ قبر کا مفہوم

انسان کو موت آجانے کے بعد اس کی میت کو زمین کے جس مقام پر دفن کیا جائے اس جگہ کو عرفِ عام میں ''قبر'' کہا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد میت کو مٹی میں دفن کیا جائے یا پانی میں ڈبو دیا جائے، اسے جلا کر راکھ بنا دیا جائے یا درندے کھا جائیں۔ جہاں جہاں میت کے جسم یا جسم کے ذرات ٹھہریں گے وہی اس کی '' قبر'' ہے۔ جسے دوسرے الفاظ میں ''عالمِ برزخ'' بھی کہا جاتا ہے۔ قبر اور برزخ میں کافر، مشرک، منافق اور نافرمان انسان کو جن ایذاؤں، تکلیفوں، پریشانیوں اور سزاؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے انہیں ''عذابِ قبر'' کہتے ہیں۔ اگر قبر کی حقیقت پر تھوڑا غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام انسانوں کا اول وآخر مسکن زمین ہی ہے۔ زندہ ہونے کی صورت میں انسان زمین پر چلتے پھرتے اور کاروبار کرتے رہتے ہیں اور جب فوت ہو جاتے ہیں تو زمین کے پیٹ میں ہی دفن کر دیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں فرمایا ہے:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ○ اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ○

(سورۃ مرسلات: آیت 25-26)

''کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا، زندوں کے لیے بھی اور مُردوں کے لیے بھی۔''

محدث زماں علامہ عبیداللہ رحمانی مبارک پوری قبر کے معانی کی وسعت اور عذابِ قبر کا مفہوم واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

فَاِنَّ الْقَبْرَ اِسْمٌ لِلْمَكَانِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِ الْمَيِّتُ مِنَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ وَلَا شَكَّ اَنَّ مَحَلَّ الْاِنْسَانِ وَمَسْكَنَهٗ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَوِيَّةِ هِيَ الْاَرْضُ كَمَا اَنَّهَا كَانَتْ مَسْكَنًا لَّهٗ فِي حَيَاتِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا، اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا۔اَيْ ضَامَّةٌ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَجْمَعُهُمْ وَتَضُمُّهُمْ وَتَحُوْزُهُمْ فَلَا مَحَلَّ لِلْمَيِّتِ اِلَّا الْاَرْضُ سَوَاءً كَانَ غَرِيْقًا اَوْ حَرِيْقًا اَوْ مَاْكُوْلًا فِي بَطْنِ الْحَيَوَانَاتِ مِنَ السِّبَاعِ عَلَى الْاَرْضِ وَالطُّيُوْرِ فِي الْهَوَاءِ وَالْحِيْتَانِ فِي الْبَحْرِ......وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْاَرْضَ مَحَلٌّ جَمِيْعِ الْاَجْسَامِ السُّفْلِيَّةِ وَمَقَرُّهَا لَا مَلْجَاً لَهَا اِلَّا اِلَيْهَا فَهِيَ كِفَاتٌ لَّهَا (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد اول ص130)

’’قبر زمین کے اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں میّت دفن ہوا اور انسان کے فوت ہونے کے بعد اس کا مسکن زمین ہی ہوتی ہے۔جیسا کہ فوت ہونے سے پہلے زمین ہی اس کے رہنے کی جگہ تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ’’کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کے لیے سمیٹنے والی نہیں بنایا‘‘ یعنی زمین تمام زندوں اور مُردوں کو جمع کر لیتی، اپنے ساتھ ملا لیتی اور گھیر لیتی ہے، دراصل میت کے ٹھہرنے کی جگہ تو زمین ہی ہے خواہ وہ پانی میں غرق ہو جائے، آگ میں جل جائے یا حیوانوں اور درندوں کے پیٹ میں چلی جائے یا ہوا میں اڑنے والے پرندے اسے نوچ لیں یا سمندر میں رہنے والی مچھلیاں اسے نگل جائیں...... کیونکہ پانی میں ڈوب جانے والا زمین کی تہہ میں پہنچ جاتا ہے، جلنے والا راکھ بن کر زمین پر ہی ٹھہرتا ہے خواہ اسے خشکی یا سمندر میں پھیلا دیا جائے اور جسے حیوانات کھا جائیں وہ بھی حیوانات کے مرنے کے بعد مٹی ہو جاتا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہے اور آخر کار زمین میں پہنچ جاتا ہے۔خلاصہ کلام یہ ہوا تمام سفلی اجسام کے ٹھہرنے کی جگہ زمین ہی ہے اسی لیے اسے کفات یعنی زندوں اور مردوں کو سمیٹنے والی کہا گیا ہے۔"

مختصر یہ کہ مرنے کے بعد اور قیامت برپا ہونے سے پہلے عالم برزخ میں انسان کو دی جانے والی سزاؤں کو عرف عام میں "عذابِ قبر" کہا جاتا ہے۔اللہ کریم ہر مسلمان کو عذابِ قبر سے محفوظ فرمائے۔آمین!

عذاب قبر برحق ہے

قبر کا عذاب وثواب برحق ہے اور اس کا انکار الحاد و بے دینی ہے ۔رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر موجودہ زمانے تک ہر دور کے اہل علم، محدثین ومفسرین، صلحاء امت، بزرگانِ دین، اولیاء کرام اور فقہاء عظام عذاب قبر کے قائل رہے ہیں۔قدیم فرقوں میں سے صرف معتزلہ نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے۔عذاب قبر کے بارے میں رسول محترم ﷺ کی بیسیوں احادیث مبارکات روایت کی گئی ہیں۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن یہودیہ عورت میرے پاس آئی اور اس نے میرے سامنے قبر کے عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے دعا دی کہ:

أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عذابِ الْقَبْرِ۔

"اللہ تعالیٰ تجھے قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی محترم ﷺ سے اس بارے میں وضاحت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ۔

"ہاں۔قبر کا عذاب برحق ہے۔"

اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر مسلمان کو قبر اور اس کے عذاب سے ہر وقت ڈرنا چاہیے اور عذاب قبر سے حفاظت کے لیے اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبر اور عذابِ قبر سے ڈرتے اور خوف کھایا کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام جناب ھانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھ کر ایک دن کسی نے آپ سے کہا اے عثمان! جنت اور دوزخ کے تذکرے پر تو آپ کو رونا نہیں آتا اور قبر کو دیکھتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو جاتے ہیں۔ آخر کیوں؟

جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے حالات وواقعات اور کیفیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا رَءَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

(جامع ترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی ذکر الموت)

’’قبر، آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے پس جو شخص اس کے عذاب سے نجات پا گیا تو بعد کا معاملہ تو اس کے لیے کہیں زیادہ آسان ہے اور اگر کوئی شخص عذاب قبر سے ہی نجات حاصل نہ کر سکا تو اس کیلئے بعد کے معاملات تو اس سے زیادہ سخت ہوں گے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے قبر سے بڑھ کر کوئی خوفناک منظر نہیں دیکھا۔‘‘

اسی حدیث مبارکہ کا ترجمہ عام فہم پنجابی الفاظ میں یوں کیا گیا ہے:

سُن دا جد احوال قیامت ذوالنورین پیارا
جان کندن دی تلخی سن کر روندا نہ آشکارا
قبر عذاب جاں سُن دا روندا، پچھیا کسے اونہاں نوں
کیوں قبر عذاب نوں سن کر رووئیں، جد سُنے دونواں نوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکھیا نزع تے وقت حشر دے، ہوون لوگ ہزاراں
تے اندر قبر خدا بن کوئی ویکھے سنے نہ ساراں

مولائے کریم ہر مسلمان کو عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین!

خطبہء رسول ﷺ

قبر کے عذاب کا مسئلہ اتنا ضروری، اہم اور بنیادی ہے کہ امام الانبیاء جناب محمد مصطفی ﷺ بسا اوقات اس موضوع پر مستقل خطبہ ارشاد فرماتے اور عذاب قبر کی تفصیلات سے سامعین کو آگاہ فرماتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طبیعتوں، دلوں اور دماغوں پر آپ ﷺ کی تقریر وخطاب کا اتنا اثر ہوتا کہ زبان نبوت سے عذاب قبر کا تذکرہ سن کران کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے۔ جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: کہ ایک دن

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَاكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر)

”رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور قبر کے امتحان کا تذکرہ فرمایا جس میں انسان کو مبتلا کیا جائے گا۔ جب آپ ﷺ ”فتنۂ قبر“ کا ذکر فرما رہے تھے تو اہل اسلام کی رو رو کر چیخیں نکل رہی تھیں۔“

مقام غور ہے کہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں رب العزت نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کی دل نواز بشارت سے نوازا...... جو وَرَضُوْا عَنْهُ کا مصداق ٹھہرے...... جن کی عظمت وفضیلت کے بیان واظہار کے لیے قرآن مجید کی سینکڑوں آیات نازل فرمائی گئیں۔ جو چلیں فرش پر مگر تذکرے عرش پر ہوں...... جن میں بعض کے نام لے کرانہیں جنت کی خوشخبریاں سنائی گئی ہوں...... جنہیں خود رب کائنات عرش سے جھانک کر دیکھتا ہو...... جن کے حسین تذکروں سے قرآن حکیم بھرا پڑا ہو...... جن کی معیّتِ رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور صحبت مصطفیٰ کو قرآنی آیات نے خراج تحسین پیش کیا ہو...... جن کی خدمات جلیلہ پر فرشتے حیران ہوں...... جو پاکیزہ نفوس ازلی سعادت منداورابدی جنتی ہوں...... جن کا ایمان مثالی اور کردار اعلیٰ ہو۔ جن کے دامن نچوڑے جائیں تو فرشتے وضو کریں...... جن کی مدح وستائش میں زبانِ نبوت مصروف ومشغول ہو۔ جن کے دن گھوڑوں کی پیٹھوں اور راتیں مصلوں پر گزریں۔ اور......وحی الٰہی جن کی تعریف وتوصیف کرے...... وہ تو عذاب قبر کا ذکر سن کر چیخیں مار مار کر روئیں اور ہم......

فتنۂ قبر اور عذاب قبر کے بارے میں آپ ﷺ کے اس خطاب کی مزید تفصیلات بھی صحیح بخاری میں کئی جگہ بیان فرمائی گئی ہیں۔ ہم کتاب الکسوف سے ایک روایت بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج کو گرہن لگا تو میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد نبوی میں کھڑے نمازِ کسوف پڑھ رہے تھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز میں شریک تھیں۔ میں نے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے ''سبحان اللہ'' کہا۔ میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہے؟ تو انہوں نے اشارہ سے ہاں میں جواب دیا۔ تو میں بھی نماز کسوف کے لیے کھڑی ہوگئی لیکن مجھے چکر آ گیا اور میں نے اپنے سر پر پانی بہانا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے خطاب فرمایا اور اپنی تقریر میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَ اِلَّا وَقَدْ رَءَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الکسوف، باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف)

''کئی وہ چیزیں جو میں نے اب تک نہیں دیکھی تھیں اب میں نے انہیں اپنی اس جگہ سے دیکھ لیا ہے یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لی ہے اور مجھے وحی کے ذریعہ آگاہ کیا گیا ہے کہ تمہیں قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح آزمایا جائے گا۔ تمہیں لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ مومن تو کہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں۔ آپ ہمارے پاس واضح دلائل اور ہدایت لے کر تشریف لائے تو ہم نے اسے قبول کیا، ایمان لائے اور فرماں برداری کی۔ اس جواب پر اس مومن کو کہا جائے گا کہ تم صالح انسان ہو۔ اب سو جاؤ اور منافق یہ کہے گا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے۔ میں نے لوگوں سے اس بارے میں کوئی بات سنی تھی تو میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا۔''

اپنے اسی خطاب میں رحمت مجسم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ''قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کریں۔''
(صحیح بخاری، کتاب الکسوف۔ باب صلاۃ الکسوف فی المسجد)

رسول محترم ﷺ کا عذاب قبر، فتنۂ قبر اور سوالاتِ قبر کے موضوع پر یہ خطبہ ہر مسلمان کو دعوتِ فکر دیتا ہے کہ وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ و مامون رہنے کے لیے تیاری کرے۔ اپنے عقائد و نظریات قرآن وسنت کے مطابق بنائے۔ اعمال اور افعال میں شریعتِ مطہرہ کے احکام کی پیروی کرے اور کردار و اخلاق کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالے تاکہ دنیا، قبر اور حشر کے دن ذلت و رسوائی سے بچ جائے اور دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے جنت میں داخلے کا مستحق بن جائے۔ سورج گرہن کے وقت لوگوں کو عذاب قبر سے ڈرانے کی مناسبت یہ ہے کہ جیسے گرہن کی حالت میں اندھیرا چھا جاتا ہے اسی طرح گناہ گار کی قبر میں اندھیرا ہوگا۔ اللہ کریم ہم سب کو قبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قیامت کی آزمائشوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

قرآنی دلائل

قبر کے عذاب سے لوگوں کو ڈرانے اور انہیں راہِ راست پر لانے کے لیے اللہ رب العالمین نے قرآن کریم کی متعدد آیات طیبات میں اور عذابِ قبر کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بات واضح فرمائی ہے کہ پہلی نافرمان قومیں بھی برزخ اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ جیسا کہ فرعون اور آلِ فرعون کی دریا میں غرقابی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوْءَ الْعَذَابِ ○ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○

(سورۃ مومن 45-46)

''اور آل فرعون برے عذاب میں گھر گئے (اور وہ عذاب یہ ہے کہ) انہیں صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔''

یہ آیت مبارکہ صراحت فرمارہی ہے کہ فرعون اور اس کے حواریوں کو غرق ہونے کے دن سے مسلسل برزخ اور قبر کا عذاب ہورہا ہے اور عذاب قبر کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور ان کے عذاب قبر کی تفصیل یہ ہے کہ انہیں صبح وشام جہنم کی آگ پر پیش کیا جاتا ہے وہ اس آگ کی حرارت، تپش اور گرمی کو محسوس کرتے اور اذیت میں مبتلا ہوتے ہیں اور قیامت کے ان انہیں سخت ترین عذاب میں داخل کردیا جائے گا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قبر کا عذاب، آخرت کے عذاب کی نسبت بہت ہلکا ہے مگر ہے بہرحال عذاب جو ہر انسان کو اس کے عقائد واعمال کے مطابق دیا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ توبہ میں مدینہ طیبہ اور گردونواح کے منافقوں کے عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ایمان والو!

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ○ (سورۃ توبہ:101)

''اور تمہارے گردونواح میں بعض دیہاتی منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے رسول ﷺ) آپ ان کو نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں۔ عنقریب ہم ان منافقوں کو دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔''

اس آیت کریمہ میں منافقوں کے لیے قیامت کے بڑے عذاب سے قبل دو عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک تو دنیا کا عذاب اور دوسرا قبر کا عذاب ہے۔ سورۃ تکاثر کی زیر خطبہ آیت میں بھی عذاب قبر کا ہی تذکرہ فرمایا گیا ہے کہ: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ''خبردار! عنقریب تم جان لوگے۔'' یعنی عنقریب تمہیں قبروں میں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا کہ تم عذاب میں مبتلا کیے جاتے ہو یا ثواب کے مستحق قرار پاتے ہو۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت مبارکہ جو عذاب قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی وہ سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 27 ہے جیسا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)......وَفِيْ رِوَايَةٍ......نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر)

''جب ایمان دار شخص کو قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے تو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو یہی اس فرمانِ الٰہی کی تعبیر ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان کو درست بات پر ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت مبارکہ "عذاب قبر" کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"

ان آیات مبارکات سے یہ بات بالکل عیاں اور واضح ہوگئی کہ قبر کا عذاب اور قبر کا ثواب برحق ہے اور عذاب قبر اور ثواب قبر کا انکار کرنے والا جاہل، احمق، بے دین، مُلحد اور قرآنی آیات کا منکر ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام کے نام اور کام سے آپ بخوبی واقف ہیں ۔ آپ علیہ السلام نے ساڑھے نوسو سال اللہ تعالیٰ کی توحید و یکتائی کی تبلیغ کی اور دعوت توحید کے سلسلے میں بڑی مصیبتوں، پریشانیوں اور اذیتوں کا شکار ہوئے۔ آخر کار آپ نے اپنی نافرمان قوم کے لیے عذاب کی بددعا کردی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السلام نے کشتی تیار کی اور توحید پرستوں کو اس میں سوار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانی کا سیلاب آیا تو نافرمان قوم کو غرقِ آب کردیا گیا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم کے نافرمانوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے غرقِ آب ہوتے ہی جہنم کی آگ میں داخل کردیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

مِمَّا خَطِيٓـَٔاتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ۝ (سورہ نوح:25)

"(نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگ) اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کیے گئے تو انہیں آگ میں داخل کردیا گیا پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لیے کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔"

غرق آب ہوتے ہی آگ میں داخل کیا جانا بھی عذاب قبر ہی ہے۔ مومن کامل کو تو کسی مسئلے کے اثبات کے لیے قرآن حکیم کا ایک حکم یا رسول اکرم ﷺ کا ایک ارشاد ہی کافی ہے۔ مگر ہم نے عذاب قبر کو ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کے چار مقامات سے آیاتِ مبارکات پیش کی ہیں۔ اب بھی اگر مسلمان کہلوانے والے کو قبر کے عذاب اور ثواب کا یقین نہ آئے اور وہ مختلف حیلوں بہانوں سے عذاب قبر کا انکار ہی کرتا چلا جائے تو سوائے ہدایت کی دعا کے ہم کیا کرسکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر کا عذاب برحق ہے۔ قبر مومن ومخلص کے لیے جنت کا باغ اور کافر و مشرک کے لیے جہنم کا گڑھا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے عقائد واعمال کو درست کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

قبر میں چیخ وپکار

عذابِ قبر کے حقائق ومعارف بیان کرتے ہوئے ہادیٔ برحق ﷺ نے فرمایا کہ: ''قبر کے عذاب کی وجہ سے صاحبِ قبر چیختا، چلاّتا، روتا اور واویلا کرتا ہے مگر اس کی چیخ وپکار انسانوں اور جنات کو سنائی نہیں دیتی''۔

چنانچہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ قبیلہ نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار جارہے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اچانک آپ ﷺ کا خچر ڈر گیا اور ایسا بدکا کہ ہمیں اندیشہ لاحق ہوگیا کہ کہیں یہ خچر آپ ﷺ کو گرا نہ دے۔ اسی دوران ہمیں وہاں چار، پانچ یا چھ قبریں نظر آئیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے ان قبروں میں مدفون لوگوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی، میں انہیں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ کب فوت ہوئے تھے؟ اس شخص نے عرض کی ان لوگوں کو شرک کی حالت میں موت آئی تھی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> اِنَّ هٰـذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَـلٰـى فِـىْ قُبُـوْرِهَـا فَـلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِىْ اَسْمَعُ مِنْهُ
>
> ''بے شک ان لوگوں کو ان کی قبروں میں آزمایا جارہا یعنی عذاب دیا جارہا ہے۔ اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ تم خوف کی وجہ سے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب جو مجھے سنوایا گیا ہے وہ عذاب اللہ تعالیٰ تمہیں بھی سنوادے۔''

جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ پھر نبی کریم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

> تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (صحیح مسلم۔کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا۔باب عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار)

''آگ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔سب لوگوں نے کہا ہم آگ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔پھر حکم دیا قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو،سب نے دعا کی ہم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔پھر فرمایا ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کریم کی پناہ مانگو،سب نے کہا ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال کرتے ہیں۔پھر ارشاد فرمایا: دجّال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔سب نے کہا ہم فتنہ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

رسول مکرم ﷺ کا یہ فرمان قبر کے عذاب کی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ جب میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو اس کی چیخ و پکار جانوروں تک کو سنائی دیتی ہے۔مگر اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت جنات اور انسانوں کو مردے کے رونے پیٹنے کی آواز نہیں سنواتا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: کافر اور منافق انسان کو قبر میں

يُضْرَبُ بِمَطَارِقٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

''لوہے کے گرزوں کے ساتھ بڑے زور سے مارا جاتا ہے۔پس وہ اس مار کی وجہ سے بہت زیادہ چیختا ہے کہ اس کے چیخنے کی آواز جنات اور انسانوں کے سوا قرب و جوار کی تمام مخلوقات سنتی ہیں۔''

عذابِ قبر کی آواز انسانوں کو نہ سنانے کی حکمت بھی رسول مقبول ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے بیان فرمائی جیسا کہ جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافِنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب عرض المقعد من الجنۃ والنار)

''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (ڈر اور خوف کی وجہ سے) تم مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنا دے۔''

یہودیوں کو عذابِ قبر

جب امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں نے علامات نبوت، نشاناتِ رسالت اور دلائل واضحہ سے پوری طرح پہچان لیا کہ آپ ﷺ واقعی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی موعود ہیں۔ جن کی بشارات تورات وانجیل میں دی گئی ہیں۔ مگر حسد، بغض، کینہ اور عداوت کی بناء پر ان میں سے اکثر لوگ آپ ﷺ پر ایمان نہ لائے۔ جب ان دشمنانِ رسول میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو آپ ﷺ ان مخالفین اسلام کی قبروں میں انہیں دیے جانے والے عذاب کا بطورِ خاص تذکرہ فرماتے۔ چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس کے مرنے پر اس کے گھر والے رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء اھلہ)

''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

صحابی رسول جناب ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ یہودیوں کے عذاب قبر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی محترم ﷺ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تو آپ ﷺ کو اچانک ایک زوردار آواز سنائی دی۔ اسی وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا (صحیح بخاری کتاب الجنائز۔ باب التعوذ من عذاب القبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہودی کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔''

مُرتد کو عذابِ قبر

رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مُرتد کے عذاب قبر کا عبرتناک واقعہ پیش آیا۔ جسے مدینہ طیبہ کے تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک عیسائی شخص مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۃ بقرہ اور سورۂ آل عمران یاد کرلی وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کیا کرتا تھا لیکن بعد میں مرتد ہوگیا اور کہنے لگا محمد ﷺ کو تو کسی چیز کا پتہ ہی نہیں۔ جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں بس وہی کہہ دیتے ہیں۔ جب اسے اللہ تعالیٰ نے موت دی تو عیسائیوں نے اسے دفن کردیا۔ جب صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا جس پر عیسائیوں نے کہا یہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے اس لیے انہوں نے انتقام لینے کی غرض سے رات کی تاریکی میں اس کی لاش کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس کے لیے دوبارہ نئی جگہ پر پہلے سے زیادہ گہری قبر کھودی اور لاش کو دوبارہ دفن کردیا۔

فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ فَاَلْقُوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ فَحَفَرُوْا لَهٗ فَاَعْمَقُوْا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْهُ (صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ)

''جب صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے دوبارہ باہر پھینک دیا ہے۔ عیسائیوں نے پھر الزام لگایا کہ یہ محمد ﷺ اور ان کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے لٰہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر پھینک دی ہے، عیسائیوں نے اس کے لیے تیسری مرتبہ قبر تیار کی اور جتنی گہری قبر وہ بنا سکتے تھے انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق اسے بہت زیادہ گہرا بنایا اور اسے اس از حد گہری قبر میں دفن کر دیا۔ لیکن صبح لوگ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے کہ زمین نے اس کی لاش کو تیسری مرتبہ بھی باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ تین مرتبہ یہ صورت حال دیکھ کر عیسائیوں کو یقین آ گیا کہ مسلمانوں کا کام نہیں۔ (بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے کہ زمین اس مرتد کی لاش قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے)

چنانچہ عیسائیوں نے اس مرتد کی لاش کو اسی طرح چھوڑ دیا۔

یہ واقعہ اس امر پر شاہد عدل ہے کہ قبر کا عذاب برحق ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے عذاب کی کیفیات کو لوگوں کی نصیحت اور عبرت کے لیے ظاہر فرمانے پر بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات اب بھی عبرت و موعظت کے لیے عذابِ قبر کی بعض کیفیات ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ آئے دن اخبارات میں خبریں شائع ہوتی ہیں کہ کسی جگہ پر قبر کھودی جانے لگی تو بچھو اور سانپ نکل آئے۔ بعض اوقات قبر کھودتے وقت بار بار ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ بعض قبروں سے عجیب و غریب قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، کئی قبریں لرزنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات میتوں کو زمین قبول نہیں کرتی۔ لٰہذا ہر مسلمان کو قبر کے عذاب و ثواب پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے رہنا چاہیے کہ مولائے کریم تمام اہل ایمان کو قبر کے عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین!

بداعمال کو عذابِ قبر

قبر کا عذاب صرف یہودیوں، عیسائیوں، مرتدوں اور غیر مسلموں کے لیے خاص نہیں ہے۔ بلکہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب مسلمان بھی قبر کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبۃ والبول)

''نبی کریم ﷺ نے دو قبروں کے قریب گزرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ اور انہیں کسی بہت بڑے جرم کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر (ان قبروں میں مدفون انسانوں کے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرمایا: ان میں سے ایک چغلی کھاتا یعنی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے قطروں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔''

کیا آپ نے اس فرمان رسول ﷺ پر سنجیدگی سے توجہ فرمائی ہے کہ غیبت کتنا بڑا مہلک اور تباہ کن جرم ہے۔ کسی آدمی کی غیر موجودگی میں اس کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لیے اس کی خامیوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کو ذکر کرنا ''غیبت'' کہلاتا ہے۔ اور ہمارے معاشرے کے اکثر مسلمان تو اس ''فن'' کے بڑے ماہر اور تجربہ کار ہیں۔ آپ کسی محفل میں چلے جائیں۔ کسی مجلس میں بیٹھ جائیں یا کسی اجتماع میں شریک ہو جائیں، وہاں آپ کو اکثر لوگ یہی کام کرتے نظر آئیں گے۔ کوئی کسی کی غیبت کر رہا ہے تو کوئی دوسرے کی چغلی کھا رہا ہے۔ کوئی دوستوں کی عیب جوئی کر رہا ہے تو کوئی رشتہ داروں کی خامیاں گنوا رہا ہے۔ کوئی ہمسایہ پہ کیچڑ اچھال رہا ہے تو کوئی محلے داروں کے گناہوں پر تبصرہ کر رہا ہے۔

میرے اور آپ کے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانِ رسالت سے چغل خور کو قبر کے عذاب کا مستحق فرمایا ہے۔ اور قرآن کریم نے تو غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ (سورۃ حجرات:12)

''اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تم تو خود ہی اس کو ناپسند کرتے ہو۔''

دوسرا جرم جسے اس حدیث مبارکہ میں قبر کے عذاب کا سبب قرار دیا گیا ہے وہ کسی مسلمان کا اپنے جسم اور کپڑوں کو پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرنا۔ آپ اکثر دیکھتے ہیں کہ کئی لوگ گلیوں، بازاروں، چوراہوں اور سڑکوں کے کناروں پر ہی پیشاب کرنے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں اور بغیر استنجا اور صفائی کے ہی اٹھ جاتے ہیں جبکہ پیشاب کے قطرات ان کے جسم اور لباس کو ناپاک کر چکے ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان کو اس فرمان رسول کی روشنی میں اپنے رویے کا جائزہ لینا چاہیے اور عذاب قبر سے بچنے کے لیے اپنے جسم اور لباس کو پیشاب کے قطروں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ورنہ قبر کا عذاب اس کا انتظار کر رہا ہے۔

عذابِ قبر کی ابتداء

کافروں، مشرکوں، ظالموں اور نافرمانوں کو موت کے وقت ہی عذاب شروع ہو جاتا ہے اور ان کی روح قبض ہوتے ہی فرشتے انہیں مارتے، پیٹتے اور جہنم کی آگ کا نظارہ کرواتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○

(سورۃ انعام:93)

''کاش! تم دیکھو جب ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے انہیں کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تمہیں ان ناحق باتوں کے بدلے میں عذاب دیا جائے گا۔ جو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر کیا کرتے تھے۔''

بے ایمان اور نافرمان انسان کے جسم سے اس کی روح نکالتے ہوئے فرشتے اسے جہنم کے عذاب کی خبر سناتے بلکہ اسے جہنم میں داخلے کا حکم دیتے اور جان کندن کی سختیوں، تلخیوں اور اذیتوں میں مبتلا کرتے ہیں۔

فرمان خداوندی ہے:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ (سورۃ نحل:28-29)

''اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کو جب فرشتے فوت کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنی فرمانبرداری پیش کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ کیوں نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ (انہیں حکم ہوتا ہے کہ) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ بلاشبہ وہ جہنم تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانہ ہے۔''

یعنی زندگی بھر کفر، شرک، ظلم اور تکبر کرنے والے جب اپنی موت کے وقت اپنا انجام دیکھیں گے تو اپنے کالے کرتوتوں سے انکار کریں گے اور پارسا، نیک اور پرہیزگار بننے کی کوشش کریں گے۔ موت کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ اب پارسائی، تقویٰ اور فرمانبرداری ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ دیکھو جہنم کی آگ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ وہ اپنی نیکی، تقویٰ، طہارت اور خلوص پر اصرار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے موت کے فرشتے انکے چہروں اور پشتوں پر کوڑے برسائیں گے اور آگ کے عذاب کو چکھنے کا حکم دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (انفال:50)

''اور کاش! تم وہ منظر دیکھو جب فرشتے کافروں کو فوت کرتے ہیں وہ فرشتے ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور کہتے ہیں اب جلنے کا عذاب چکھو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام مبارک کے عنوان سے نازل کردہ سورۃ یعنی سورۃ محمد میں اسی بات کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ (سورۃ محمد:27-28)

''پس کیا حال ہوگا ان کا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوں گے یہ سزا اس لیے ہوگی کہ بیشک انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔''

یہ آیات طیبات وضاحت کرتی ہیں کہ کافروں اور نافرمانوں کے لیے سزا، عذاب اور اذیت کا معاملہ قبضِ ارواح کے وقت ہی شروع ہو جائے گا اور انہیں موت کے وقت سے ہی ''قبر کے عذاب'' میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ یہی بات سورۃ تکاثر میں اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

''خبردار! بہت جلد تمہیں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔''

موت کی سختی

جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے کہ کافر، منافق اور مشرک آدمی کے عذاب قبر کی ابتدا اس کی روح قبض کرتے وقت ہی ہو جاتی ہے۔ کافر کی روح کو قبض کرنے کے لیے سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں ٹاٹ کے بدبودار کپڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں تا کہ اس وہ ناپاک روح کو ان بدبودار کپڑوں میں لپیٹ سکیں۔ کافر کی روح سے بدترین، غلیظ اور گندی بدبو آرہی ہوتی ہے۔ جہاں جہاں سے اس بری روح کا گزر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر لعنتیں بھیجتے اور ملامت کرتے ہیں اور ایسی بری روح کا اندراج ''سجّین'' میں کرنے کے بعد اسے زمین پر بے دردی سے پھینک دیا جاتا ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک انصاری کے جنازے اور دفن کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قبرستان گئے تو ابھی قبر تیار نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ قبر کی تیاری کے انتظار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد انتہائی خاموشی سے بے حس وحرکت بیٹھ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کرید رہے تھے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرِ اقدس اٹھا کر دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن آدمی کے دنیا کے رخصت ہونے کا منظر بیان فرمایا (جس کا مختصر ذکر گزشتہ خطبہ کے موضوع ''ثواب قبر'' میں ہو چکا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی دنیا سے رخصتی اور موت کے وقت اس پر کی جانے والی سختی اور عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ........

''کافر آدمی جب دنیا سے جدا ہوتا اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہروں والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے اور وہ اس فوت ہونے والے کی حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے جو اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور اسے حکم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے کہ اے خبیث روح! نکل اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کی طرف چل...... وہ ناپاک روح جسم میں چھپنے کی کوشش کرتی ہے تو فرشتے اسے اس طرح باہر کھینچتے ہیں جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ بھیگی ہوئی اُون سے باہر نکالی جاتی ہے۔ پھر وہ فرشتے اس کی روح کو تیز رفتاری سے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اس روح سے بدبودار مُردے جیسی بُو آتی ہے۔ فرشتے اس ناپاک روح کو لے کر اوپر آسمان کی طرف چڑھتے ہوئے فرشتوں کی مجالس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں ''یہ خبیث روح کون ہے؟'' فرشتے اس کا وہ بدترین نام ذکر کرتے ہیں جس سے وہ دنیا میں مشہور تھا۔ پھر وہ فرشتے اس روح کو پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور آسمانِ اول کے فرشتوں سے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں مگر آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے موقع کی مناسبت سے قرآن حکیم کی یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (اعراف:40)

''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہو سکیں گے حتی کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جائے۔''

یعنی جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا ناممکن ہے اسی طرح ان کافروں کا جنت میں داخل ہونا بھی ممکن نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ سب سے نچلی زمین میں موجود ''سجّین'' میں اس روح کا اندراج کر لو اور اندراج کے بعد اس کی روح کو بری طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ○ (الحج:31)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ تو گویا آسمان سے گر پڑا۔ اب اسے پرندے اچک لیتے ہیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دیتی ہے۔''

اس حدیثِ مبارکہ نے قبر کے عذاب کی مزید وضاحت فرما دی کہ قبر کا عذاب قبض روح کے وقت ہی شروع ہو جاتا ہے اور کافروں کو سخت عذاب، بڑی اذیت اور از حد تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ ایمان کو عذابِ قبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

دس قسم کا عذاب

اب تک کی گفتگو میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قبر کا عذاب اور ثواب برحق ہے اور یہ ثواب و عذاب انسان کی روح کے قبض ہونے کے وقت ہی شروع ہو جاتا ہے۔ احادیثِ مبارکات میں ''عذابِ قبر'' کی جو تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ کافر، مشرک اور منافق کو قبر میں دس قسم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور قبر کے عذاب کی یہ مختلف اقسام صاحبِ قبر کے عقائد و اعمال کی بنا پر ہوں گی۔ دنیا میں اس نے جس قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا ہوگا اس کے مطابق ہی اسے قبر میں عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔ جیسا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث طیبہ ہے کہ کافر کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی حالتِ زار کا تذکرہ کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

یَأْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ؟ فَیَقُوْلُ هَاهْ۔ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ؟ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ قَدْ كَذَبَ۔

''(قبر میں) اس کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں۔ وہ اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے ہائے ہائے۔ میں تو نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں اچھا یہ بتاؤ تمہارا دین کون سا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں تو یہ بھی نہیں جانتا۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے تمہاری طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے ہائے ہائے، مجھے تو ان کے بارے میں بھی پتہ نہیں ہے۔ تو آسمان سے ایک آواز دینے والا اعلان کرتا ہے کہ ''اس نے جھوٹ بولا ہے۔''

نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ وضاحت کرتی ہے کہ عقائد کے بارے میں ان بنیادی سوالات و جوابات کے بعد قبر کے عذاب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ آسمان سے آواز آتی ہے:

❶ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ۔

''اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو۔''

❷ وَالْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ۔

''اسے آگ کا لباس پہنا دو۔''

❸ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا مِّنَ النَّارِ۔

''اور اس کے لیے جہنم کی طرف سے دروازہ کھول دو۔''

پھر اسے جہنم کی جھلسا دینے والی گرمی اور تپش پہنچنا شروع ہو جاتی ہے۔

❹ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرَهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ۔

''اس کے لیے اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔''

❺ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَبْكَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا

''پھر اس پر ایک اندھا، بہرہ فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لوہے کی ایسی گرز ہوتی ہے کہ اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی بن جائے۔''

وہ بہرہ اور اندھا فرشتہ اس بدبخت کو اپنی گرز سے مسلسل مارتا رہتا ہے جس کی چیخ وپکار انسانوں اور جنات کے علاوہ مشرق ومغرب کی ساری مخلوق سنتی ہے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب فی المسئلۃ فی القبر وعذاب القبر)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن حکیم کی اس آیتِ طیبہ کہ جو میرے ذکر سے رُوگردانی کرے گا۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ ''تو اس کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔'' کا مفہوم یہ ہے کہ عَذَابُ الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ۔ کافر کو اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا اور اس کے عذاب قبر کی صورت یہ ہوگی کہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

❻ اِنَّهٗ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا۔

''بلاشبہ اس پر ننانوے اژدھے مسلط کر دیے جائیں گے۔''

ان میں سے ہر اژدھا ستر سانپوں کے برابر ہوگا اور ہر سانپ کے ستر سر ہوں گے وہ سارے سانپ اس قبر والے کو قیامت تک ڈستے اور کاٹتے رہیں گے۔ **استغفر اللہ**

(صحیح ابن حبان۔ فصل فی احوال المیت فی قبرہ۔ ذکر الاخبار عن وصف التنین)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے اژدھوں اور سانپوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

لَوْ نَفَخَ اَحَدُهُمْ عَلَى الدُّنْيَا مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا تَنْهَشُهٗ

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب للمنذری، الترہیب من المرور بقبور الظالمین حدیث:17)

''اگر ان میں سے ایک اژدھا یا سانپ زمین پر پھونک مار دے تو زمین پر کوئی چیز پیدا نہ ہو۔''

❼ نافرمان اور بدعمل انسان کو قبر میں خوف، گھبراہٹ اور دہشت کے عذاب میں بھی مبتلا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ أُجْلِسَ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَّشْغُوْلًا ......
مَرْعُوْبًا خَائِفًا

''اور برے آدمی کو اس کی قبر میں شدید گھبراہٹ، مرعوبیت اور خوف کی حالت میں بٹھایا جاتا ہے۔''

❽ قبر میں برے آدمی کی حسرت، یاس اور پریشانی میں اضافہ کرنے کے لیے اسے دور سے جنت کا نظارہ بھی کروایا جاتا ہے اور منکر نکیر اسے ملامت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تو دنیا میں اچھے اعمال کرتا تو اس جنت میں تیرا ٹھکانہ ہوتا۔ صاحبِ قبر اس صورت حال سے شدید قسم کی مایوسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اوپر ذکر کردہ حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے کہ

فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا
فَيُقَالُ لَهٗ أُنْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ

''جنت کی طرف ایک سوراخ کر کے دور سے اسے جنت کا نظارہ کروایا جاتا ہے وہ جنت کی رونقیں اور دوسری نعمتیں دیکھتا ہے تو اُسے بتایا جاتا ہے کہ ''یہ وہ جنت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے محروم کر دیا ہے۔''

❾ پھر اسے جہنم میں اس کی قیام گاہ دکھائی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اب قیامت تک تو عذابِ قبر میں مبتلا رہے گا۔

حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يُحَطِّمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ
مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُعَذَّبُ

(رواہ احمد باسناد صحیح۔ الترغیب والترھیب للمنذری۔ الترھیب من المرور بقبور الظالمین حدیث 16)

''پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کیا جاتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم کی آگ ایک دوسرے کو کھا رہی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ ''یہ تمہارا ٹھکانہ ہے'' تو نے شک میں زندگی گزار دی۔ تجھے شک کی حالت میں ہی موت آئی اور ان شاء اللہ قیامت کے دن شک پر ہی اٹھایا جائے گا پھر اسے قبر کے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔''

⑩ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث طیبہ میں عذابِ قبر کی دسویں قسم کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ ''نافرمان، بدعمل اور برے کردار کے حامل شخص کے پاس قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے بعد

وَيَـأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِـرْ بِـالَّذِيْ يَسُوْٓءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَـنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ وَجْهُ الْقَبِيحِ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

(رواہ احمد، الترغیب والترھیب، الترھیب من الرور بقبور الظالمین حدیث 15)

''پھر اس کے پاس بدصورت، غلیظ کپڑوں والا اور بدترین بدبو والا ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے ''تجھے اپنے برے انجام کی بشارت ہو یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا'' وہ قبر والا اس آنے والے سے پوچھتا ہے تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ ہی بڑا بدصورت ہے اور تو میرے لیے خبر بھی بری ہی لایا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے ''میں تیرا برا عمل ہوں'' تو وہ بدعمل کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! اب قیامت قائم نہ کرنا۔ (کیونکہ قیامت کا عذاب تو اس عذاب سے بھی سخت اور شدید ہوگا)''

یہ وہ دس قسم کا عذاب ہے جس میں کافر، منافق، مشرک نافرمان اور بدعمل انسان کو اس کی کرتوتوں کے مطابق قبر میں مبتلا کیا جائے گا۔ اسی عذاب قبر کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العالمین نے سورۃ تکاثر میں فرمایا: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

''یعنی عنقریب تمہیں قبر میں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے سوچنے، سمجھنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ کریم نے قرآن کریم میں اور نبی رحمت ﷺ نے اپنے فرامین میں ہمیں عذابِ قبر کی تفصیلات، کیفیات اور قبر کے حالات سے پوری طرح آگاہ فرمادیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عقائد واعمال، سیرت وکردار اور افعال واطوار ایسے بنائیں کہ ہمیں قبر میں ندامت اور شرمندگی نہ اٹھانا پڑے اور ہماری قبر ہمارے لیے جہنم کا گڑھا بننے کی بجائے جنت کا باغ بن جائے گا۔ اور اس کا طریقہ بڑا آسان ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام معمولات اور معاملات کو قرآن وحدیث کے مطابق بنالیں تو ان شاء اللہ العزیز ہماری دنیا بھی سنور جائے گی، قبر بھی روشن ہوگی اور آخرت کی نجات بھی ہمارا مقدر ہوگی۔

عذابِ قبر سے ڈھال

اگر انسان اس عارضی اور فانی زندگی کو احکامِ الٰہی اور سیرت نبوی ﷺ کے مطابق گزار لے، عقائد کی درستگی اور اعمال صالحہ پر توجہ مبذول رکھے۔ حتی الامکان گناہوں اور معصیتوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ نمازِ پنجگانہ کا پابند، زکوٰۃ وصدقات ادا کرنے والا، صلہ رحمی اور احسان کا رویہ رکھنے والا اور افعال خیر سرانجام دینے والا ہو تو اللہ رب العزت اپنے خاص فضل وکرم سے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے نیک اعمال کو اس کے لیے عذابِ قبر سے ڈھال بنا دیتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اَنَّہٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْہُ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَانَتِ الصَّلَاۃُ عِنْدَ رَاْسِہٖ وَکَانَ الصِّیَامُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَکَانَتِ الزَّکَاۃُ عَنْ شِمَالِہٖ وَکَانَ فِعْلُ الْخَیْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَۃِ وَالصِّلَۃِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَی النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَیْہِ فَیُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ فَتَقُوْلُ الصَّلَاۃُ مَا قِبَلِیْ مَدْخَلٌ ثُمَّ یُؤْتٰی عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ الصِّیَامُ مَا قِبَلِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَدْخَلٌ ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَسَارِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكَاةُ مَاقِبَلِيْ مَدْخَلٌ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ۔

(صحیح ابن حبان۔ فصل فی احوال المیت فی قبرہ۔ ذکر الخبر المدحض قول من زعم......)

''میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو دفن کے بعد وہ واپس پلٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی (وقتی طور پر) آواز سنتی ہے۔ پھر اگر وہ میت باعمل مومن کی ہو تو نماز اس کے سر کی طرف سے، روزہ اس کے دائیں جانب سے، زکوٰۃ بائیں طرف سے، نیک اعمال یعنی صدقہ، صلہ رحمی، لوگوں سے حسن سلوک اور بھلائی اس کے پاؤں کی طرف سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ عذاب کا فرشتہ اس میت کے سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے راستہ نہیں ہے (کسی اور طرف سے آؤ) وہ فرشتہ دائیں طرف سے آنے کی کوشش کرتا ہے تو روزہ کہتا ہے کہ اس طرف سے راستہ نہیں ہے۔ پھر وہ فرشتہ بائیں جانب سے آنا چاہتا ہے تو زکوٰۃ بول اٹھتی ہے کہ میری طرف سے بھی راستہ نہیں ہے۔ پھر فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو دوسری نیکیاں صدقہ، صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک وغیرہ کہتے ہیں کہ یہاں سے بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔''

اس طرح مومن کامل کو اس کی نماز، روزہ، زکاۃ، صدقات، احسان، صلہ رحمی اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک جیسے نیک اعمال ہر طرف سے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو اس کے پاس نہیں آنے دیتے تو ان اعمال خیر کی وجہ سے وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت، نفلی صدقات اور نماز با جماعت کے لیے مسجد کی طرف چل کر جانے والے قدم بھی میت کو قبر کے عذاب سے بچانے کا سبب بن جاتے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُوْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَإِذَا أَتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِذَا أَتَى مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَإِذَا أَتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ

(رواہ الطبرانی۔ الترغیب والترھیب۔ الترھیب من السرور بقبور الظالمین حدیث 20)

''آدمی کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو عذاب کا فرشتہ سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت اسے میت سے دور ہٹا دیتی ہے اور جب فرشتہ عذاب سامنے سے آتا ہے تو صدقات وخیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور فرشتہ جب پاؤں کی طرف سے آنے کی کوشش کرتا ہے تو مسجد کی طرف (نماز کے لیے) چل کر جانے والے قدم اس کے آگے رکاوٹ بن جاتے ہیں۔''

ان دو احادیث طیبات کی روشنی میں قبر کے عذاب سے ڈھال بننے والے اعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

❶ نماز...... ❷ روزہ...... ❸ زکوۃ...... ❹ صدقات...... ❺ صلہ رحمی...... ❻ لوگوں سے بھلائی...... ❼ حسن سلوک...... ❽ قرآن مجید کی تلاوت...... ❾ نفلی نیکیاں...... ❿ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو یہ اعمال خیر کر کے قبر کے عذاب سے محفوظ رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

عذابِ قبر سے محفوظ لوگ

بعض خوش قسمت، سعادت مند اور نیک بخت افراد کو امام الانبیاء جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان نبوت سے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبر کے عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ:

❶ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدُ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهٖ

(سنن نسائی۔کتاب الجنائز۔باب الشہید)

''ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ تمام اہل ایمان کو ان کی قبروں میں آزمایا جاتا ہے مگر ''شہید'' کو قبر کے فتنہ سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے سر وں پر چمکتی ہوئی تلواروں کی آزمائش ہی کافی ہے۔'' سبحان اللہ

اس فرمان رسول ﷺ سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا خوش قسمت شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اسے جامِ شہادت نوش کرتے ہی جنت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شہادت کی موت تو سعادت کی موت ہے، اور

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ مرتبہ بلند جسے ملا ، مل گیا   ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ شہادت کی آرزو اور تمنا فرمایا کرتے تھے۔ ایک مجلس میں آپ ﷺ نے تین مرتبہ ان الفاظ میں شہادت کی آرزو فرمائی:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُهُنَّ ثَلَاثًا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ

(صحیح بخاری۔کتاب التمنی۔باب ماجاء فی التمنی ومن تمنی الشہادۃ)

''مجھے اس ذات کبریا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شہید کیا جاؤں۔ پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر جامِ شہادت نوش کروں۔ پھر زندگی مل جائے تو تیسرے بار بھی مرتبہ شہادت پر فائز کر دیا جاؤں۔''

اللہ کریم ہم سب کو اپنی راہ میں شہادت نصیب فرمائے۔ آمین!

❷ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو فی سبیل اللہ جہاد کرنے والا مسلمان ایسا محبوب ہوتا ہے کہ اگر وہ اسلامی لشکر کا پہرہ دیتے ہوئے بھی فوت ہو جائے تو رب العزت اسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرما لیتا ہے۔ صحابی رسول جناب فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ (جامع ترمذی ابواب فضائل الجہاد۔ باب ماجاء فی فضل من مات مرابطا)

''ہر فوت ہو جانے والے مسلمان کے عمل کا ثواب اس کے فوت ہوتے ہی ختم کر دیا جاتا ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے موت آئے اسے اس کے اس عمل کا ثواب قیامت تک مسلسل ملتا رہتا ہے اور وہ ''فتنۂ قبر'' سے بھی محفوظ و مامون رہتا ہے۔''

❸ اگر اللہ تعالیٰ کسی توحید پرست، فرائض کے پابند، کبائر سے اجتناب کرنے والے نیک مسلمان کو جمعہ کے دن موت نصیب فرمائے تو یوم الجمعہ کی برکت سے اسے بھی قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

(حسنہ الالبانی۔ جامع ترمذی۔ ابواب الجنائز۔ باب ماجاء فی من مات یوم الجمعۃ)

''جس مسلمان کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آئے تو اللہ تعالیٰ اسے ''قبر کے عذاب'' سے بچا لیتا ہے۔'' سبحان اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت کا وقت اگرچہ کسی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے مگر جمعہ کے دن کو فضیلت وعظمت حاصل ہے کہ اس دن فوت ہونے والا موحد، نیک مسلمان قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کی قبر کو اس کے لیے جنت کا باغ بنا دیا جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں بھی یہ اعزاز وسعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

4 قبر کے عذاب سے محفوظ رہنے والوں میں ایک وہ خوش قسمت بھی ہے جس کی موت پیٹ کی بیماری کے باعث واقع ہوگی ہو۔ صحابی رسول جناب عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جناب سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور جناب خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ فلاں آدمی پیٹ کی بیماری کے باعث فوت ہوگیا ہے تو ان دونوں نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ’’کاش وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتے۔‘‘ پھر ان دونوں (سلیمان اور خالد رضی اللہ عنہما) میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ:

اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”مَنْ یَقْتُلُہٗ بَطَنُہٗ فَلَنْ یُعَذَّبَ فِیْ قَبْرِہٖ“ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلٰی

(سنن النسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب من قتلہ بطنہ)

’’کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جس شخص کو اس کے پیٹ کی بیماری مار ڈالے تو اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ دوسرے نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے‘‘

بچانے والے اعمال

یہ چار سعادت مند (شہید...... اسلامی لشکر کا پہرے دار...... جمعہ کے دن یا رات کو فوت ہونے والا اور پیٹ کی بیماری کے سبب مرنے والا) جنہیں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر سے محفوظ قرار دیا ہے۔ ان سعادت مندوں میں شامل ہونا کسی انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہے مگر اسے شہادت کا شرف عظیم حاصل نہ ہو۔کوئی عرصہء دراز تک اسلامی لشکروں کی چوکیداری کرتا رہے مگر اسے اس حالت میں موت نہ آئے۔کوئی ہمیشہ دعا اور خواہش کرتا رہے مگر وہ جمعہ کے دن دنیا سے رخصت نہ ہو۔ اور کوئی متعدد بار پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہوا ہو مگر موت کسی اور سبب سے آ جائے۔لہٰذا عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے ان چار قسم کے لوگوں میں شامل ہونا کسی کا اپنا اختیار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ وہ کسے یہ سعادت عطا فرماتا ہے اور کسے اس شرف سے محروم رکھتا ہے۔مگر چند اعمالِ خیر ایسے ہیں جنہیں سرانجام دے کر انسان اپنے آپ کو عذاب قبر کے محفوظ رہنے والوں میں شامل کر سکتا ہے۔لہٰذا ہمیں ان نیک اعمال کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے تاکہ ان اعمال صالحہ کی بدولت مولائے کریم ہم سب کو عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔

آیئے !ان افعالِ خیر کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے انتیویں پارے کی پہلی سورت مبارکہ ''سورۃ ملک'' کی روزانہ تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''جب آدمی کی میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور عذاب کا فرشتہ اس کے پاؤں، سینے، پیٹ اور سر کی طرف سے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے تو ہر طرف سے آواز آتی ہے کہ تیرے لیے اس میت کے پاس آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ شخص ''سورۃ الملک'' کی تلاوت کیا کرتا تھا۔''

پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فِهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(مستدرک حاکم۔کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الملک صحیح اسنادہ)

''سورۃ ملک رکاوٹ والی سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والے سے قبر کے عذاب کو روکتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ملک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(جامع ترمذی۔ ابواب ثواب القرآن، ماجاء فی سورۃ ملک)

''سورۃ ملک منع کرنے والی اور نجات دلانے والی ہے جو اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچاتی ہے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَءَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (جامع ترمذی۔ ابواب ثواب القرآن، ماجاء فی سورۃ الملک)

''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز سونے سے پہلے سورۃ الٓمٓ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

مختصر یہ کہ سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک ایسی بابرکت سورتیں ہیں کہ اگر کوئی مسلمان رات کو سونے سے قبل ان دونوں سورتوں کی باقاعدگی سے تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرمالیتے ہیں۔ اسی طرح پہلے بیان کیا گیا ہے کہ نماز۔ روزہ۔ صدقات۔ صلہ رحمی۔ نفلی عبادات۔ لوگوں سے بھلائی۔ حسن سلوک۔ قرآن مجید کی تلاوت اور مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کی بدولت بھی اللہ تعالیٰ بندے کو عذابِ قبر سے بچالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نیک عمل باقاعدگی سے سرانجام دے کر قبر کے عذاب سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

اگر کوئی شخص اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کرے تو اس کی وفات کے بعد اولاد کی دعا بھی قبر کے عذاب سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جیسا کہ صحابی رسول سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت اپنے صاحبزادوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون اسلام یھدم ما قبلہ)

''پس جب مجھے موت آجائے تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت نہ ہو۔ اور میرے جنازے کے ساتھ کوئی آگ لے کر نہ چلے اور جب تم مجھے دفن کرو تو قبر پر اچھی طرح مٹی ڈال دینا اور میری قبر کے اردگرد اتنی دیر تک دعا کرتے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ تمہاری دعا سے مجھے تسلی رہے اور مجھے پتہ چل جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں (منکر نکیر) کو کیا جواب دیتا ہوں۔''......

رحمتِ مجسم رسول اکرم ﷺ نے میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اس کی مغفرت اور ثابت قدمی کے لیے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر کے قریب کھڑے ہو جاتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیتے کہ:

اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْئَلُ

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر)

''اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کیونکہ اب اس سے باز پرس کی جائے گی۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام فوت شدگان کو عذابِ قبر سے محفوظ و مامون فرمائے اور ان سب کی قبروں کو جنت کے باغات بنائے۔ آمین!

مسنون دعائیں

رحمت دوجہاں، امام رسولاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کو قبر کے عذاب سے حفاظت کے لیے چند دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان مسنون دعاؤں کو پڑھتا رہے تاکہ ان دعاؤں کی بدولت وہ مرنے کے بعد عذاب قبر سے محفوظ رہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی۔

(سنن نسائی۔ کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من شر فتنۃ القبر)

''اے اللہ! میں آگ کے فتنہ سے، جہنم کے فتنہ سے، قبر کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے امتحان سے، فقر کی ابتلاء سے اور مالداری کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول محترم ﷺ نماز (کے قعدہ اخیرہ) میں عذاب قبر سے حفاظت کے لیے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

(سنن نسائی۔ کتاب السھو، باب التعوذ فی الصلاۃ)

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے، اور میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

❸ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(سنن نسائی۔کتاب الاستعاذۃ۔الاستعاذۃ من حرالنار)

"اے اللہ! اے جبریل اور میکائیل کے رب! اور اے اسرافیل کے پروردگار! میں جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"

واضح رہے کہ نبی کریم، رسول عظیم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ تو معصوم عن الخطاء گناہوں سے محفوظ اور خطاؤں سے منزّہ اور مُبرّا ہیں۔ عذابِ قبر سے حفاظت کی یہ دعائیں آپ ﷺ نے اپنی امت کی راہنمائی اور انہیں قبر کے عذاب سے بچانے کے لیے فرمائی ہیں۔ لہٰذا ہمیں یہ دعائیں یاد کر کے انہیں اکثر اوقات پڑھتے رہنا چاہیے اور ایسے اعمال وافعال سرانجام دینے چاہئیں جن کی وجہ سے قبر اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رہا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ تمام ایمان والوں کو قبر کی آزمائشوں، منکر نکیر کی سختیوں، قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

قبر کی پکار

ہر مومن کو قبر کے عذاب سے ڈرنا اور عذابِ قبر سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا چاہیے۔ ہمارے ایک بزرگ نے پنجابی اشعار میں قبر کے حالات کا قبر کی زبانی بڑا مؤثر تذکرہ فرمایا ہے:

رکھو یاد ہمیشہ قبراں آکھیا نبی (ﷺ) سہارے
قبر ہمیشہ پنجیں واری حال زبان پکارے
جو مَیں گھر تنہا اِک کلّا ساتھی نال لیاویں......
مَیں وِچ خرچ مِلیں توں اوتھوں باجھوں خرچ نہ آویں

دیوا بال لیاویں اوتھوں میں وچ بہت اندھیرا
مَیں وچ فرش فروش نہ کوئی فرش بناویں میرا
مَیں وچ سپ اٹھوّیں زہری بن تریاق نہ آویں
یاراں آکھیا اَسیں نہ سمجھے یا حضرت سمجھاویں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت آکھیا قبر وچ ساتھی پڑھن قرآن پچھانوں
دکھ ، سکھ نہ چھوڑو پڑھنا ساتھی ایہو جانوں

دیو مال اللہ دے کارن خرچ قبر دا بھائی
پڑھن نماز تہجد راتیں دیوا ایہہ روشنائی

فرش قبر دا بدیاں چھوڑو نیک اعمال کماؤ
چھوڑ شرک نوں حق قبولو ، ایہہ تریاق بناؤ

قبر کے انہیں حالات اور صاحبِ قبر کی کیفیات کا تذکرہ مختصراً اس آیتِ طیبہ میں کیا گیا ہے۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

''خبردار! عنقریب یعنی قبر میں ہی تمہیں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔''

اللہ کریم ایمانداروں کو عذابِ قبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 7

قبروں سے اٹھنا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ تکاثر: 4)

ترجمہ: پھر خبردار! عنقریب تمہیں علم ہو جائے گا۔"

خالقِ کائنات کی حمد وثناء اور رسولِ کائنات جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات اقدس پہ لاتعداد و بے شمار درود وسلام کے بعد!

سورۃ تکاثر کی آیت نمبر تین کی تشریح وتفسیر میں "ثوابِ قبر" اور "عذابِ قبر" کے حقائق ومعارف سے آگاہی حاصل کی جا چکی ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی آیت نمبر چار بھی لفظ "ثُمَّ" کے اضافہ کے ساتھ آیت نمبر تین کے ہی الفاظ وحروف پر مشتمل ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ الفاظ وحروف کا یہ تکرار تاکید کے لیے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ثوابِ قبر کی تاکید وتصدیق کے لیے دوبارہ وہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ اہل ایمان قبر کے ثواب کے لیے اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کریں اور عذابِ قبر سے بچاؤ کے لیے اعمال صالحہ کی دولت جمع کریں۔ مگر امت میں قرآن حکیم کے اولین مفسر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ:

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ، مَا يُنْزَلُ بِكُمْ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْقَبْرِ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِي الْاٰخِرَةِ اِذَا حَلَّ بِكُمُ الْعَذَابُ فَالْاَوَّلُ فِي الْقَبْرِ وَالثَّانِيْ فِي الْاٰخِرَةِ فَالتَّكْرَارُ لِلْحَالَتَيْنِ.

(تفسیر قرطبی ص172 ج20)

"خبردار! عنقریب تم جان لو گے" اس سے مراد وہ عذاب ہے جو تمہیں قبر میں دیا جائے گا اور "پھر خبردار! تم جان لو گے" سے آخرت کا عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔یعنی پہلی آیت کریمہ قبر کے بارے میں اور دوسری آیتِ طیبہ آخرت کے متعلق ہے۔پس الفاظ کا تکرار دو قسم کے حالات بیان کرنے کے لیے ہے۔''

''آخرت'' کے مراحل کا آغاز انسانوں کے قبروں سے اٹھائے جانے سے ہوگا۔لہٰذا اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر و توضیح میں ہم ان شاء اللہ العزیز ''قبروں سے اٹھائے جانے'' کی کیفیات اور حالات کا تذکرہ کریں گے۔علامہ محمد بن احمد القرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر فرمایا ہے کہ:

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِي الْبَعْثِ اَیْ مَا وَعَدْتُكُمْ بِهٖ صِدْقٌ
(تفسیر قرطبی ص172 ج20)

''پھر خبردار! عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔یہ آیت قبروں سے اٹھائے جانے کے بارے میں ہی نازل فرمائی گئی ہے یعنی اے لوگو! قبروں سے اٹھائے جانے کے بارے میں جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ برحق ہے۔''

قبروں سے اٹھنے کا انکار

اسلام کے چھ بنیادی عقائد میں پانچواں عقیدہ ''عقیدۂ آخرت'' ہے جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ انسان اس امر پر کامل یقین اور مکمل ایمان رکھے کہ یہ دنیا عارضی، فانی اور ختم ہو جانے والی ہے۔ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا اور ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے۔صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ازلی، ابدی اور دائمی ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص:88)

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے۔''

انسان کے جسم سے روح نکل جانے کے بعد عالمِ برزخ اور قبر کا جہان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ حشر کے دن اپنی قدرت کاملہ سے تمام انسانوں کو دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا، حشر بپا ہوگا۔ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔فرماں برداروں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کا داخلہ نصیب ہوگا اور نافرمانوں کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ان تمام امور پر یقین کامل کا نام ''آخرت پر ایمان'' ہے۔ رسول محترم، امام الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے مکی زندگی میں اعلان نبوت کے بعد لوگوں کے عقائد کی اصلاح اور ایمانیات پر ہی زیادہ توجہ مرکوز رکھی۔ جب رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ مرنے کے بعد حشر کے دن تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھایا جائے گا۔تو بعض لوگوں نے اس پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا کہ قبروں میں مدفون بوسیدہ ہڈیوں کو طویل عرصہ گزر جانے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کیا جائے گا؟ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ مرنے کے بعد جب انسان کو زمین میں دفن کیا جاتا ہے تو معاملہ ختم ہوجاتا ہے۔ وہ بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کی بات کو بعید از قیاس اور خلاف عقل گردانتے تھے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

اِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَخَذَ عَظْمًا مِّنَ الْبَطْحَاءِ فَفَتَّهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُحْيِي اللّٰهُ هٰذَا بَعْدَ مَا اَرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ يُمِيْتُكَ ثُمَّ يُحْيِيْكَ ثُمَّ يُدْخِلُكَ جَهَنَّمَ (تفسیر ابن کثیر ص581 جلد 3)

''عاص بن وائل (مشرکین مکہ کا ایک سردار) بطحاء مکہ سے ایک بوسیدہ ہڈی اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ ﷺ کے سامنے کسی مردے کی اس پرانی ہڈی کو ہاتھوں سے مسل کر اس کے ذرّات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا کہ ''کیا اللہ تعالیٰ اس خاک سے انسان کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اللہ تعالیٰ تجھے مارے گا، پھر تجھے زندہ کرے گا، پھر تجھے (تیری بدعقیدگی اور بداعمالیوں کی وجہ سے) جہنم میں داخل کرے گا۔''

جب نبی مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سرزمین مکہ میں عاص بن وائل کے اعتراض، تمسخر اور استہزاء کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کا مسئلہ سمجھا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رہے اور قبروں سے اٹھنے کی وضاحت فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے عین اسی وقت جناب جبریل علیہ السلام کو خدمتِ نبوی میں بھیج کر سورۃ یٰسین کی آیات مبارکات کو نازل فرمایا اور ارشاد ہوا: اے میرے محبوب ﷺ !

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝ ن الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سورۃ یٰسین:77-83)

”کیا انسان کو معلوم نہیں کہ ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا کیا، پس اب وہ صریح جھگڑالو بن گیا ہے اور ہمارے لیے مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا ہے۔ کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ (اے رسول ﷺ !) آپ فرمایئے! کہ انہیں وہی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ ہر تخلیق کو اچھی طرح جانتا ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے سبز درختوں سے (سوکھنے کے بعد) آگ پیدا کی ہے۔ پس تم ان سے آگ سلگاتے ہو۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہے۔ یہ قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسی مخلوق پیدا کر سکے۔ کیوں نہیں۔ (وہ تخلیقِ ثانی پر قادر ہے) اور وہی پیدا فرمانے والا، وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور اس کا حکم تو بس یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہی کہتا ہے ''ہو جا'' پس وہ ہو جاتا ہے۔ پس وہ (ہر عیب سے) پاک ہے جس
کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی جانب تم کو لوٹایا جائے گا۔''

دشمنانِ اسلام اور مخالفین دین میں صرف عاص بن وائل ہی نہیں کئی دوسرے افراد واشخاص بھی ایسے تھے جو قبروں سے اٹھنے کا انکار کرتے اور اس بارے میں تمسخر اور استہزاء کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ کفارِ مکہ میں سے ایک شخص اُبی بن خلف بھی اس معاملے میں پیش پیش تھا۔ چنانچہ کتب تفاسیر میں ہے کہ:

كَـانَ جِدَالُهٗ فِي الْبَعْثِ حِيْنَ اَتٰى بِعَظْمٍ قَدْ رَمَّ فَقَالَ اَيَقْدِرُ اللّٰهُ عَلٰى اِعَادَةِ هٰذَا وَفَتَّهٗ بِيَدِهٖ (تفسیر روح المعانی، سورۃ مریم 66)

''(اُبی بن خلف) قبروں سے اٹھنے کے بارے میں بڑی بحث اور جھگڑا کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ قبرستان سے پرانی اور بوسیدہ ہڈی اٹھالایا اور کہنے لگا کہ کیا اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے اور اس گلی سڑی ہڈی کو ہاتھوں سے مسل دیا۔''

اللہ رب العزت اس ظالم اور بعث بعدالموت کے تمام منکرین کے اعتراضات کو قرآن حکیم میں ذکر کر کے ان کا منہ توڑ جواب ارشاد فرمایا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

وَيَـقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَ اِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ○ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَـانُ اَنَّـا خَـلَـقْـنَـاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـئًا ○ (سورۃ مریم 67-66:)

''اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو کیا مجھے پھر زندہ کر کے (قبر سے) نکالا جائے گا؟ کیا اس انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اسے اس سے قبل پیدا کیا تھا حالانکہ وہ کوئی چیز بھی نہیں تھا۔''

یعنی جس خالقِ کائنات نے انسان کو عدم سے وجود بخشا، اسے حقیر قطرۂ آب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے مکمل انسان بنایا اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم فرمایا۔ وہی اس کی بوسیدہ اور بکھری ہوئی ہڈیوں اور ہڈیوں کے ذرّات سے اسے دوبارہ زندگی عطا فرما کر قبروں سے اٹھائے گا۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ○ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے باغیوں، سرکشوں اور نافرمانوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ (سورۃ دھر:1-2)

”کیا انسان پر زمانے میں ایسا وقت نہیں لایا جب کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔ بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں۔ پس ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنایا۔“

قبروں سے اٹھنے کا مذاق

مشرکین مکہ نہ صرف یہ کہ قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے کا انکار کرتے بلکہ بعث بعد الممات کا مذاق اڑاتے، تمسخر کرتے اور اس عقیدہ کی وجہ سے اہل ایمان کو طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا کرتے تھے۔ اور لین دین کے معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مذاقاً آخرت کا وعدہ کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ (جو مالی لحاظ سے کمزور اور آزاد کردہ غلام تھے) نے قبولِ اسلام سے قبل قبیلہ سہم کے سردار، نہایت مغرور اور مشہور کافر، عاص بن وائل کو اس کے کہنے پر تلوار بنا کر دی۔ جس کی مزدوری عاص کے ذمہ واجب الادا تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دن سیدنا خباب رضی اللہ عنہ عاص بن وائل کے پاس گئے اور اس سے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ عاص بن وائل نے بڑی ڈھٹائی سے جواب دیا کہ۔ لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ”میں تمہارا قرض ہرگز ادا نہیں کروں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گا یہاں تک کہ محمد ﷺ کی نبوت و رسالت کا انکار کر دو۔'' یعنی مجھ سے رقم کی وصولی کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تم محمد ﷺ کے دین سے منحرف ہو جاؤ تو مزدوری ملے گی ورنہ تمہاری اجرت کسی صورت ادا نہیں کروں گا۔

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: اے عاص!

لَا اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيْتَكَ ثُمَّ يُحْيِيْكَ ۔

''تم مر کر دوبارہ زندہ بھی ہو جاؤ تو محمد ﷺ کے دین کا انکار نہیں کر سکتا۔''

یعنی تمہیں مجھ سے کسی حالت میں یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ میں تمہارے مطالبے پر یا اپنی اجرت کے حصول کی خاطر اپنے محبوب کی رسالت سے انکاری ہو جاؤں گا۔ اور یاد رکھو! تمہیں موت تو آ سکتی اور دوبارہ زندگی تو مل سکتی ہے مگر تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے اس دلیرانہ، مومنانہ اور جرأت مندانہ جواب پر عاص بن وائل نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ اِنِّیْ لَمَبْعُوْثٌ بَعْدَ الْمَوْتِ ''کیا موت کے بعد مجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، ہر انسان کو زندہ کر کے دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا تو اس نے ''مرنے کے بعد قبروں سے اٹھنے'' کے عقیدہ پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ:

فَذَرْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثُ فَسَوْفَ اُوْتٰی مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيَكَ ۔

''پھر میرے مرنے اور دوبارہ اٹھنے کا انتظار کرو، وہاں بھی میرے پاس مال و دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت ہوگی، تو میرے قبر سے اٹھنے کے دن میرے پاس آنا، میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔''

یعنی کافر، مشرک اور ظالم نے 'بعث بعد الممات'' کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت اور تردید کے لیے سورۃ مریم کی درج ذیل آیات نازل فرمائیں:

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ مریم)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ○ اَطَّلَعَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝

"(اے رسول ﷺ !) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دی جائے گی۔ کیا وہ شخص غیب پر آگاہ ہو گیا ہے یا اس نے رحمان سے کوئی وعدہ لے لیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس کی باتوں کو لکھ رہے ہیں اور اس کے لیے عذاب کو بہت لمبا کردیں گے۔"

افسوس صد افسوس کہ ہمارے مسلمان معاشرے میں بھی کئی ایسے افراد واشخاص پائے جاتے ہیں جو آخرت کا انکار کرتے، قبر کے ثواب وعذاب کا مذاق اڑاتے اور بعث بعد الممات یعنی مرنے کے بعد قبروں سے دوبارہ جی کر اٹھنے کے عقیدہ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور نبی کریم ﷺ کی بہت ساری احادیث میں قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے اور حساب وکتاب کے لیے دربارِ الٰہی میں پیش ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اور عاص بن وائل کا مکالمہ اور سورۃ مریم کی یہ آیات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ قبروں سے اٹھنے کا انکار کرنے والا، آخرت کا مذاق اڑانے والا اور قبر کے عذاب وثواب کو محال سمجھنے والا کافر، مشرک اور منافق تو ہو سکتا ہے مگر ایسا شخص حقیقی معنوں میں مومن اور مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔ "او جی مر کر مٹی ہو جانا ہے" قبروں سے اٹھنا تو بعید از قیاس اور خلافِ عقل ہے اور "ایہہ جگ مٹھا تے اگلا کِنّے ڈِٹھا" جیسے الفاظ ادا کرنا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ بلکہ یہ خیال و وہم قرآن وحدیث کے سراسر خلاف اور قانونِ الٰہی سے بغاوت اور کفر کے مترادف ہے۔

قرآنی دلائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی متعدد آیات طیبات میں اس امر کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے کہ حشر اور قیامت کے دن تمام انسانوں کو ان کی قبروں سے زندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے نکالا جائے گا اور حساب و کتاب کے لیے اللہ رب العزت کے دربار عالی شان میں حاضر کیا جائے گا۔ چند قرآنی آیات اور ان کے ترجمے پر غور فرمائیں! کافروں اور نافرمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○ (معارج:43-44)

''اس دن وہ اپنی قبروں سے نکل کر دوڑ رہے ہوں گے جیسے نشانِ راہ کے پتھر کی طرف دوڑ رہے ہوں۔ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔''

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو کافر لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف یوں دوڑیں گے جیسے کوئی کسی مقررہ نشان کی طرف تیز دوڑتا ہے کہ جلدی سے اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جائے۔قرآن مجید کی مشہور معروف سورۃ جسے ''قلب القرآن'' کہا جاتا ہے یعنی سورۃ یٰسین میں قبروں سے اٹھنے کا تذکرہ یوں فرمایا گیا ہے:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ (یٰسین:51-53)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑیں گے (اور) کہیں گے۔افسوس! ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھا کر کھڑا کر دیا؟ (کہا جائے گا) یہ تو وہی چیز ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔وہ تو بس ایک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گرجدار آواز ہوگی پھر وہ سب کے سب فوراً ہمارے سامنے پیش
کردیے جائیں گے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ''بعث بعدالممات'' کو محال اور ناممکن خیال کرنے والوں کو بتایا ہے کہ یہ کام ہمارے لیے قطعاً کوئی مشکل نہیں ہے بلکہ اس کے لیے تو صرف کڑک ہی کافی ہے کہ ابھی اس کی آواز ختم بھی نہیں ہوگی کہ بحر و بر اور مشرق و مغرب میں بکھرے ہوئے تمام ذرّات جمع ہو جائیں گے اور تمام انسانوں کو جواب دہی اور محاسبہ اعمال کے لیے ایک چٹیل میدان میں کھڑا کر دیا جائے گا۔

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ○ (نازعات:13-14)

''انہیں حاضر کرنے کے لیے تو ایک جھڑک ہی کافی ہے پھر اچانک وہ
کھلے میدان میں حاضر ہو جائیں گے۔''

مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ جنہوں نے پنجابی اشعار میں پورے قرآن مجید کی تفسیر تحریر فرمائی ہے جو سات جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ سورۃ یٰسین کی ان آیاتِ مبارکات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کافر کہسن ڈردے ہائے ہائے! سانوں کس اٹھایا
کہن فرشتے وعدہ رب دا ، نبیاں سچ فرمایا

جس حالت مردا کوئی اوسے حال اٹھیوے
جاری خون شہیداں مہکے ، مشک معطر تھیوے

حاجی پڑھ لبّیک اٹھیسن ، مرے جو حج کریندے
علم قرآن جو پڑھدا مرجائے اٹھیسن اوہ پڑھیندے

وچ نماز مرے جے کوئی ، اٹھسی پوری کردا
مارو مار کریندا اٹھسی ، جو وچ جنگاں دے مردا

یعنی اگر کوئی سعادت مند نماز پڑھتے ہوئے فوت ہوا تو وہ حالتِ نماز میں ہی قبر سے اٹھایا جائے گا۔ حاجی لبیک لبیک کا اعلان کرتے ہوئے اور قرآن مجید کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کرتے ہوئے موت کو سینے لگانے والا قرآن حکیم کی قراءت کرتے ہوئے قبر سے نکلے گا اور اگر خدانخواستہ کسی برائی، گناہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرتے ہوئے موت آئی تو وہی جرم کرتے ہوئے قبر سے باہر آئے گا۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الجنائز، باب مایستحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت)

''یقیناً ہر میت کو انہیں کپڑوں میں قبر سے اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آئی ہوگی۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں ''ثیاب'' سے مراد ''عمل'' ہے یعنی جو کام کرتے ہوئے مرے گا وہی کام کرتے ہوئے قبر سے باہر آئے گا۔ اہل لغت کا قول ہے:

اِنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِهِ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِيْ قُبِضَ فِيْهَا اَيْ فِيْ اَعْمَالِهِ قَالَ الْهَرَوِيُّ وَهٰذَا لِحَدِيْثِهِ الْاٰخَرِ يُبْعَثُ الْعَبْدُ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ (الترغیب والترہیب۔ فصل فی النفخ فی الصور وقیام الساعۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ''انسان کو اسی کپڑے میں اٹھایا جائے گا جس سے اس کی روح قبض ہوئی ہوگی'' سے مراد ''اعمال'' ہیں امام ہروی رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ یہ ارشادِ رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث کی مانند ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کو قبر سے اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اسے موت آئی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی بھر نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نباتات کی طرح اُگنا

قرآن کریم کی سورۃ قٓ میں اللہ تعالیٰ نے قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ (ق:41-44)

''اور توجہ سے سنیے جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا اور سب لوگ اس زوردار آواز کو برحق سنیں گے یہی (زمین سے) نکلنے کا دن ہوگا۔ بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے جس دن زمین ان سے پھٹ جائے گی اس حال میں کہ وہ تیز دوڑنے والے ہوں گے یہ جمع کرنا تو ہمارے لیے بہت آسان ہے۔''

ان آیات مقدسات کی تفسیر کرتے ہوئے نامور محقق اور مفسر مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

''جس طرح زمین پھٹ جاتی ہے اور پودے کی کونپل زمین کو چیر کر زمین سے باہر نکل آتی ہے اسی طرح اس دن زمین پھٹ جائے گی اور پودوں کی طرح انسان زمین سے اگتے اور باہر نکلتے چلے آئیں گے۔ ان کی فوراً نشوونما ہوتی چلی جائے گی۔ پھر وہ اضطراراً اللہ کے دربار کی طرف دوڑ پڑیں گے جس میں ان کی اپنی مرضی کو کچھ دخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر نباتات کے زمین سے نکلنے اور مردہ انسانوں کے زمین سے نکلنے کو ایک دوسرے کے مشابہ قرار دیا ہے اور جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ نباتات کا اگنا ہر وقت ہمارے مشاہدہ میں رہتا ہے۔ لہٰذا ہم اس میں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ اور مُردوں کا اگنا چونکہ ہمارے مشاہدہ میں نہیں آیا لہٰذا کافر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور غور وفکر کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ گویا دونوں مقامات پر اصل کمی غور وفکر کی ہے۔ اب میں اس بات کو ایک مثال سے سمجھاؤں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرض کیجیے ایک باغ میں یا ایک قطعہء زمین میں چند میٹھے پھلوں مثلاً انار، آم، سیب کے درخت یا انگور کی بیلیں ہیں اور اسی قطعہء زمین میں چند کڑوے درخت یا بیلیں مثلاً نیم کا درخت یا کریلے کی بیل یا تھوہر کا پودا ہے۔ اب بارش اور مناسب آب و ہوا ملنے پر ہر درخت اور ہر پودا اپنے بیج سے تعلق رکھنے والے اجزاء ہی زمین سے کھینچے گا اور زمین سے ویسے ہی اجزاء اسے مہیا کرے گی دوسرے نہیں۔ مثلاً یہ نہیں ہوسکتا کہ انار کے درخت میں انگور کے اجزاء اور شیرینی مل جائے یا انار کے درخت میں کریلے کی کڑواہٹ کا کوئی جز بھی شامل ہو جائے۔ نہ یہ ہی ہوسکتا کہ انگور کی بیل میں تھوڑے سے کریلے کے اجزاء اور کڑواہٹ بھی شامل ہو جائے۔ یہی صورت حال انسان کی دوبارہ پیدائش یا زمین سے اُگ آنے یا نکل آنے کی ہے۔ اس کا اصل بیج یعنی روح تو اللہ کے پاس پہلے ہی موجود ہے اور مادی بیج بھی زمین میں محفوظ رہتا ہے۔ اسے زمین کھا نہیں سکتی اور وہ عجب الذنب (ریڑھ کی ہڈی کا مخصوص حصہ) وہ ہے جو انسان کا مادی بیج ہے اور یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اب ہر انسان کا بیج زمین سے وہی اجزاء اپنی طرف کھینچے گا اور زمین اسے وہی اجزاء مہیا کرے گی جو اس کے بیج سے تعلق رکھتے ہیں۔ زید کے جسم کے اجزاء بکر کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتے اور نہ بکر کے اجزاء عمر کے جسم میں جاسکتے ہیں اور انسانوں کا زمین سے اگنا نباتات سے بھی آسان، اس لحاظ سے ہے کہ نباتات کی تقریباً پندرہ لاکھ انواع آج تک دریافت ہو چکی ہیں لیکن قیامت کو صرف دو نوع، جن اور انسان۔ زمین سے اگیں گے۔ الا یہ کہ کوئی اور چیز بھی اللہ کو مطلوب ہو۔

(تیسیر القرآن۔ سورۃ ق حاشیہ نمبر 50-51)

ہر انسان کے وقت مقررہ پر اپنی قبر سے زندہ ہو کر نکلنے کو نباتات کے اگنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہت دیتے ہوئے قرآن کریم کے سترہویں پارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ○ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ○ (سورۃ حج:5-7)

''اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم نے اس پر مینہ برسایا تو وہ حرکت میں آ گئی اور پھول گئی اور ہر قسم کی پُر بہار چیزیں اگانا شروع کر دیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ برحق ذات ہے اور بے شک وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت تو یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔''

بارش کے قطرات کے ذریعے نباتات کا زمین سے اگنا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی صاحبِ عقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔ جونہی موسم بہار کی بارش ہوتی ہے تو جگہ جگہ بکھرے ہوئے بیج اور پیوندِ خاک جڑیں زندہ پودوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ''اِحیاءِ اَموات'' کا یہ عمل ہر انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور بہار کے لہلہاتے پھولوں اور پھلوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہی صورت حال انسانی جسم کی ہے اس کا جسم بھی مٹی میں مِل جاتا ہے اور اس کے ذرات مختلف مقامات پر بکھر جاتے ہیں جب اس کے زندہ ہو کر اٹھنے کا وقت اور موسم آئے گا جو ''نفخۂ ثانیہ'' ہے تو ہر انسان اپنے مدفن سے زندہ اٹھا کر کھڑا کر دیا جائے گا۔

قرآن عزیز کے ستائیسویں پارے میں قبروں سے اٹھنے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○ (قمر:6-8)

''جس دن پکارنے والا ایک ناگزیر چیز کی طرف بلائے گا۔ تو یہ لوگ جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ جیسے بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ وہ پکارنے والے کی طرف گردنیں اٹھا کر بھاگے جا رہے ہوں گے۔ اس دن کافر کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا مشکل ہے۔''

اعلانِ اسرافیل

احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ اسرافیل اللہ رب العزت کے حکم سے دو مرتبہ اعلان کرے گا۔ جسے ''صور اسرافیل'' کہا جاتا ہے۔ صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ:

جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا الصُّوْرُ ؟ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ (جامع ترمذی۔ ابواب صفۃ القیامۃ)

''ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی صور کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔''

یعنی جناب اسرافیل علیہ السلام سینگ کی شکل کا ایک بگل منہ میں تھامے کھڑے حکمِ الٰہی کے منتظر ہیں جونہی انہیں حکم ہوگا وہ اس میں پھونک ماریں گے جس کی آواز سے تمام جاندار ہلاک ہو جائیں گے، نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔ ہر انسان جس حالت میں ہوگا اسی حالت میں اس پر موت طاری ہو جائے گی اور روئے زمین پر کوئی ذی روح زندہ نہ رہے گا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلَانِ قَدْ نَشَرَا ثَوْبَهُمَا يَتَبَايَعَانِهِ فَلَا يُطْوِيَانِهِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يُلِيْطُ حَوْضَهُ لِيَسْقِيَ مَا شِيَتَهُ مَا يَسْقِيْهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَخْفِضُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مِیْزَانَہٗ وَمَا یَرْفَعُہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ وَالرَّجُلُ یَرْفَعُ اُکْلَتَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَمَا یَبْتَلِعُھَا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ (تفسیر قرطبی ص93 جزء15)

''قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، انہوں نے کپڑے کا تھان کھولا ہوا ہوگا وہ اس تھان کو لپیٹ بھی نہ سکیں گے کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک شخص اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے حوض درست کر رہا ہوگا تو جانوروں کو پانی پلانے سے قبل ہی قیامت آ جائے گی۔ ایک آدمی کوئی چیز تولنے کے لیے ترازو میں رکھ رہا ہوگا تو اس کے ترازو اوپر اٹھنے سے پہلے ہی قیامت واقع ہو جائے گی۔ ایک انسان لقمہ منہ میں ڈالے گا مگر چبا کر نگل نہ سکے گا کہ قیامت وقوع پذیر ہو جائے گی۔

قرآن مجید میں جناب اسرافیل علیہ السلام کے اعلان اور صور پھونکنے کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝ (سورۃ زمر:68)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات بے ہوش ہو کر گر پڑیں گی۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب فوراً اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔''

یہ دوسری مرتبہ کا اعلان اسرافیل سن کر انسانوں کا قبروں سے اٹھ کھڑے ہونا ہی ہماری گفتگو کا موضوع ہے۔ بعض روایات کے مطابق نفخہ اولیٰ کے بعد چالیس سال تک یہ حالت قائم رہے گی کہ تمام انسان بلکہ تمام مخلوقات فنا ہو چکی ہوں گی۔ دنیا کا نظام تہ و بالا ہوگا۔ سورج کی کرنیں اس کے گرد لپیٹ دی جائیں گی۔ ستارے بکھر جائیں گے سیارات کا قانون کشش منسوخ کر دیا جائے گا۔ بلند و بالا پہاڑ باقی نہ رہیں گے۔ بلکہ انہیں ہوا میں اڑا دیا جائے گا (تفصیل کے لیے سورۃ واقعہ، سورۃ تکویر اور سورۃ قارعہ کا مطالعہ کریں) اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روئے زمین پر کوئی ذی روح زندہ نہ ہوگا۔ چالیس سال بعد جناب اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا وہ دوبارہ صور پھونکیں گے اور بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہوکر اعلان کریں گے:

أَيَّتُهَا الْعِظَامُ الْبَالِيَةُ وَالْأَوْصَالُ الْمُتَقَطِّعَةُ وَالشُّعُوْرُ الْمُتَمَزِّقَةُ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَجْتَمِعْنَ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ

(تفسیر قرطبی ص 4 ج 15)

اے بوسیدہ ہڈیو!، اے کٹے ہوئے جوڑو!، اے ٹوٹے ہوئے بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم سب اکٹھے ہوجاؤ اور فیصلے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوجاؤ۔''

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے تمام انسانوں کے ٹوٹے ہوئے اعضاء اور بکھرے ہوئے ذرّات کو اسرافیل علیہ السلام یہ اعلان سنوائے گا اور اسرافیل علیہ السلام کا یہ اعلان سن کر کسی میں انکار اور سستی کی مجال نہ ہوگی۔ بلکہ تمام انسان انتہائی گھبراہٹ، پریشانی اور حیرانی کی حالت میں دربارِ الٰہی کی طرف ایسے بھاگے جارہے ہوں گے جیسے ایک بہت بڑا لشکر ایک متعین اور مقررہ نشان کی طرف اڑا جارہا ہو۔ قرآن عزیز فرماتا ہے:

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○ يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ○ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ إِذْ يَقُوْلُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ○ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ أَمْتًا ○ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ○ (طٰہٰ: 102-108)

''جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن ہم مجرموں کو جمع کریں گے تو (دہشت وخوف کی وجہ سے) انکے رنگ نیلے ہورہے ہوں گے۔ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ ہم تو (دنیا میں) کوئی دس دن ٹھہرے ہوں گے۔ ہم ان کی باتوں کو خوب جانتے ہیں جب کہ ان میں بہتر رائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا یہ کہے گا کہ تم تو صرف ایک دن ہی ٹھہرے ہو۔ (اے رسول ﷺ!) لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ اس دن ان کا کیا بنے گا؟) آپ فرما دیجیے! کہ میرا پروردگار انہیں دھول بنا کر اڑا دے گا اور زمین کو ایسا صاف میدان بنا دے گا کہ آپ اس میں کوئی نشیب و فراز نہیں دیکھیں گے۔ اس دن لوگ بلانے والے کے پیچھے چلے آئیں گے اور کوئی اس سے انحراف نہیں کر سکے گا۔ اور رحمٰن کے آگے سب آوازیں دب جائیں گی اور تم صرف ہلکی سی آواز سن سکو گے۔''

یہ تمام آیات بینات اور احادیث مبارکات اس امر کی وضاحت اور صراحت کرتی ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور قبروں سے اٹھنا برحق ہے اور اس عقیدہ صحیحہ کا انکار کرنے والا ملحد، بے دین، احمق اور اسلامی تعلیمات سے ناآشنا اور ناواقف ہے۔ اللہ تمام مسلمانوں کو قبروں سے اٹھتے وقت عزت و سرخروئی نصیب فرمائے۔ آمین!

سورۃ تکاثر بھی اعلان فرما رہی ہے: ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ''خبردار! عنقریب یعنی قبروں سے اٹھتے ہی تمہیں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔

صالحین کا قبروں سے نکلنا

اہلِ ایمان، توحید پرست، نیکوکار، فرماں بردار، عبادت گزار اور نیک لوگوں کو جب ان کی قبروں سے نکالا جائے گا۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے لیے انہیں ان کے عقائد و اعمال کے حسب حال سواریاں پیش کی جائیں گی۔

دامادِ رسول سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نیک لوگوں کے قبروں سے نکلنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ اُسْتُقْبِلُوْا بِنُوْقٍ بِیْضٍ لَهَا اَجْنِحَةٌ وَعَلَیْهَا رِحَالُ الذَّهَبِ شِرْكُ نِعَالِهِمْ نُوْرٌ یَتَلَاْلَاُ كُلُّ خُطْوَةٍ مِنْهَا مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ وَیَنْتَهُوْنَ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ (تفسیر روح المعانی، سورۃ مریم :58)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔
پرہیزگار لوگ جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو فرشتے سفید رنگ کی اونٹنیوں کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے۔ ان اونٹنیوں کے اڑنے کے لیے پر ہوں گے جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے، ان کے پاؤں کی کھریاں روشن اور چمکدار ہوں گی اور ان کے قدم حدنگاہ پر پڑیں گے ایسی بے مثال اونٹنیوں پر سوار کر کے فرشتے انہیں جنت کے دروازے تک پہنچادیں گے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کا فرمان ہے کہ:
"بعض اہل ایمان کو قبروں سے نکلتے ہی اصیل گھوڑوں پر سوار کیا جائے گا وہ گھوڑے یاقوت کی زمین پر دوڑیں گے اور اگر ان کے سوار چاہیں گے تو وہ سواریاں اڑنے لگیں گی۔ (تفسیر مظہری مترجم، سورۃ مریم: آیت 85)

قرآن حکیم نیک، صالح اور پرہیزگار لوگوں کے قبروں سے نکلتے وقت ان کے استقبال اور سواریوں کی فراہمی کا ذکر یوں فرماتا ہے:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ (مریم:85)

"اس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر اکٹھا کریں گے۔"

یعنی جسطرح کوئی میزبان اپنے مہمانوں کا استقبال کرتا ہے اس طرح فرشتے قبروں سے نکلتے ہی اہل تقویٰ کا پرتپاک استقبال کریں گے اور اعلیٰ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ انہیں دربار الٰہی تک پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

بعض تفسیری روایات میں ہے کہ:
"مومن جب قبر سے نکلے گا تو اس کے نیک اعمال ایک خوبرو، خوش شکل اور حسین وجمیل انسان کی صورت میں اس کا استقبال کریں گے اس استقبال کرنے والے کا جسم خوشبو سے مہک رہا ہوگا۔ وہ اس مومن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ مومن جواب دے گا کہ میں تجھے پہچان تو نہیں سکا البتہ یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری خوشبو کو پاکیزہ اور شکل کو انتہائی خوب صورت بنایا ہے۔ وہ کہے گا ”میں تیرے نیک اعمال (کا مجسمہ) ہوں۔“ دنیا میں مدت دراز تک میں تجھ پر سوار رہا۔ آج میں تجھے اپنے کندھوں پر سوار کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔“

(تفسیر مظہری مترجم ص349 جلد 7)

طبرانی نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام کو سواریوں پر لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ میدان حشر تک پہنچ جائیں گے۔ صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر سوار قبر سے اٹھایا جائے گا اور مجھے ”براق“ پر سوار کیا جائے گا اور میرے دونوں نواسوں ”حسن اور حسین رضی اللہ عنہما“ کو جنت سے آئی ہوئی دو اونٹنیوں پر بٹھایا جائے گا اور بلال رضی اللہ عنہ کو بھی جنت کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا۔ وہ خالص توحید کی شہادت والی ”اذان“ دیں گے اور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہیں گے تو اگلے پچھلے تمام مومن اس کی گواہی دیں گے پس جس کی شہادت قبول ہونی ہوگی ہو جائے گی اور جس کی شہادت رد ہونی ہوگی، رد ہو جائے گی۔“

(تفسیر مظہری مترجم ص351 جلد 7)

رسول محترم ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پرہیز گاروں کے دربار الٰہی میں حاضری کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَمَا اِنَّهُمْ لَا يُحْشَرُوْنَ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَلَا يُسَاقُوْنَ سُوْقًا وَلٰكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوْقٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ لَمْ يَنْظُرِ الْخَلَائِقُ اِلٰى مِثْلِهَا رِحَالُهَا الذَّهَبُ وَزِمَامُهَا الزَّبَرْجَدُ فَيَرْكَبُوْنَهَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَقْرَعُوْا بَابَ الْجَنَّةِ (تفسیر قرطبی ص152 ج11)

"ان لوگوں کو پیدل نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی پیچھے سے ہانک کر لایا جائے گا بلکہ ان کے لیے ایسی اونٹنیاں حاضر کی جائیں گی کہ ان جیسی خوب صورت اونٹنیوں کو مخلوق میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ ان کے کجاوے سونے کے اور لگامیں موتیوں کی ہوں گی۔ وہ پرہیزگار ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر جنت کے دروازے تک جائیں گے اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔"

ان نیک اور پرہیزگار لوگوں کے استقبال کے لیے راستے کے دونوں طرف فرشتوں کی قطاریں ہوں گی، جب یہ صالحین و ابرار ان کے قریب سے گزریں گے تو فرشتے انہیں نہایت ادب سے سلام عرض کریں گے اور اس عزت و احترام اور کامیابی و کامرانی پر مبارکباد پیش کریں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ (زمر:73)

"اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب جنت کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے پہلے ہی کھول دیے گئے ہوں گے اور انہیں جنت کے محافظ فرشتے کہیں گے "تم پر سلام ہو" تم بہت اچھے رہے۔ پس ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

ان آیات مبارکات اور احادیث مقدسات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

☆...... کہ صالحین و ابرار جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کا پرتپاک استقبال کریں گے۔ ان کی سواریوں کے لیے جنت سے خوب صورت بے مثال سونے اور چاندی کے کجاووں سے آراستہ اونٹنیاں حاضر کی جائیں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆......انہیں نہایت ادب واحترام سے دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور پھر بڑے وقار سے جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔

☆......اگر یہ لوگ چاہیں گے تو ان کی سواریاں ہوا میں اڑنے لگیں گی۔

☆......متقین کو دربارِ الٰہی میں وفود کی صورت پیش کیا جائے گا۔

☆......نیک لوگوں کی نیکیاں خوبصورت، پرکشش اور پاکیزہ خوشبودار مجسمے کی شکل میں ان کا استقبال کریں گی۔

☆......صالح علیہ السلام کو ان کی خاص اونٹنی پر سوار کیا جائے گا۔

☆......ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے براق پیش کی جائے گی۔

☆......سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی سواری کے لیے جنت سے خاص اونٹنی حاضر کی جائے گی۔

☆......مؤذن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو میدانِ حشر میں بھی اذان کہنے کا اعزاز حاصل ہوگا۔

☆......قبروں سے نکلتے وقت حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو خصوصی پروٹوکول دیا جائے گا اور ان کے لیے خاص سواریوں کا بندوبست کیا جائے گا۔

☆......صالحین کے استقبال کے لیے فرشتے قطاروں میں کھڑے ہوں گے۔

☆......فرشتے نیک لوگوں کو خصوصی سلام عرض کریں گے اور مبارک باد دیں گے۔

☆......اہل تقویٰ کے جنت کے دروازوں پر پہنچنے سے پہلے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

خالقِ ارض وسماء کے حضور دست بستہ دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو ان صالحین وابرار میں شامل فرمائے۔ آمین!

قیادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جب اہل ایمان کو ان کی قبروں سے نکال کر دربارِ الٰہی کی طرف لے جایا جائے گا تو ان کی قیادت وسیادت امام الرسل جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ (جامع ترمذی۔ابواب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ)

''جب لوگوں کو قبروں سے نکالا جائے گا تو سب سے پہلے قبر سے میں باہر آؤں گا۔ جب لوگ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو ان کا ترجمان خطیب بھی میں ہی ہوں گا۔ جب لوگ مایوس ہو رہے ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری سناؤں گا۔ قیامت کے دن ''حمد کا جھنڈا'' میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے پروردگار کے ہاں ساری اولادِ آدم سے زیادہ باعزت ہوں گا اور میں (ان نوازشات الٰہی پر) فخر و غرور نہیں کرتا (بلکہ اس کا شکر ادا کرتا ہوں)''

اللہ رب العزت نے جس طرح نبی محترم ﷺ کو اس جہاں میں سب سے زیادہ معزز، محترم اور عظیم المرتبت بنایا ہے اسی طرح اُس جہان میں بھی آپ ﷺ کی شان وعظمت کو دوبالا کیا جائے گا اور قبروں سے نکلتے وقت بھی آپ ﷺ کو سب سے پہلے نکال کر آپ ﷺ کے عزت واحترام میں اضافہ فرمایا جائے گا۔

محمد مصطفٰے ﷺ کے واسطے کیا کیا سعادت ہے
نبوت ہے، رسالت ہے، قیادت ہے، سیادت ہے
محمد (ﷺ) کے سرِ پُر نور پر تاج شفاعت ہے
نہیں ملتی جو ہر آدمی کو وہ یہ نعمت ہے
محمد (ﷺ) ہی کے دم سے افتخارِ آدمیت ہے
محمد (ﷺ) آن ملت، شان ملت، جان ملت ہے
اِک اُمی نے سب ادیان وملل منسوخ کر ڈالے
محمد (ﷺ) تاجدارِ منصب ختمِ نبوت ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِيْ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ (جامع ترمذی۔ابواب المناقب،باب فی مناقب عمر)

''(قبروں سے اٹھنے کے دن) میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی قبر کو پھاڑا جائے گا (تو سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر آؤں گا) پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر شق کی جائے گی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو نکالا جائے گا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے قبرستان ''بقیع'' میں آؤں گا تو میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو میرے پاس جمع کیا جائے گا۔ یعنی جب البقیع میں مدفون اہل ایمان قبروں سے نکالے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ جب مکہ مکرمہ کے قبرستان میں دفن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قبروں سے نکل کر تشریف لے آئیں گے تو میں حرمین شریفین کے اہل ایمان کے درمیان میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گا۔''

بعض روایات میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بھی ہے۔ جیسا کہ صحابی رسول جناب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا۔ مشکاۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ بن مریم۔ فصل ثالث)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قرب قیامت) زمین پر اتریں گے تو نکاح کریں گے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی اور وہ زمین پر پینتالیس سال تک ٹھہریں گے۔ پھر انہیں موت آئے گی تو میرے قریب میرے مقبرے میں ہی دفن کیے جائیں گے۔ لہٰذا میں اور عیسیٰ علیہ السلام ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان ایک ہی مقبرے سے اٹھیں گے۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ۔

(جامع ترمذی۔ابواب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ)

"میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس سے (قبر کی) زمین پھاڑی جائے گی اور قبر سے نکلتے ہی مجھے جنت کے جبّوں (لباس) میں سے بہترین جبہ پہنایا جائے گا۔ پھر مجھے عرشِ الٰہی کے دائیں جانب کھڑا کیا جائے گا۔ یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سے صرف مجھے ہی عطا فرمایا جائے گا۔ میرے علاوہ مخلوقات میں سے کسی کو یہ شرف واعزاز حاصل نہیں ہوگا۔"

ان احادیثِ مبارکات سے جہاں ہادیٔ اکرم، رحمت مجسّم محمد رسول اللہ ﷺ کی شان وعظمت اور فضیلت واضح ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبروں سے اٹھنا برحق ہے اور جس دن تمام انسانوں کو قبروں سے نکالا جائے گا اس دن اہل ایمان کی قیادت امام الرسل جناب محمد مصطفےٰ ﷺ فرمائیں گے۔ اور آپ ﷺ کو ہی سب سے پہلے قبرِ مبارک سے نکالا جائے گا اور قبر اطہر سے باہر آتے ہی آپ ﷺ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔

تین قسم کے لوگ

روزِ حشر تمام انسانوں کا زندہ ہو کر قبروں سے نکلنا یا جہاں جہاں انسانی جسم کے ذرات ہوں گے ان کا جمع ہو کر انسانی شکل اختیار کر کے دربارِ الٰہی میں حاضر ہونا یقینی اور لازمی ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے دادا محترم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے قبروں سے نکلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے انسانوں کی اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّ رُكْبَانًا وَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ۔ صِنْفًا مُشَاةً وَ صِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّ شَوْكٍ۔

(جامع ترمذی۔ ابواب تفسیر القرآن۔ باب ومن سورۃ بنی اسرئیل)

''قیامت کے دن انسانوں کو تین اقسام میں جمع کیا جائے گا۔(1) بعض لوگ قبروں سے نکل کر پیدل میدانِ حشر کی طرف جائیں گے (2) بعض لوگ سواریوں پر سوار ہو کر دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے اور (3) بعض لوگ چہروں کے بل اُلٹے چل کر حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ چہروں کے بل کیسے آئیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ذاتِ الٰہی جس نے انہیں (دنیا میں) پاؤں پر چلایا وہی انہیں چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ جب نافرمان لوگ قبروں سے نکل کر چہروں کے بل الٹے چلتے ہوئے میدانِ حشر کی طرف آئیں گے تو وہ زمین کی کنکریوں اور کانٹوں کو اپنے چہروں سے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔''

خوش قسمت اور سعادت مند ہوں گے وہ لوگ جنہیں قبروں سے نکلتے ہی میدانِ حشر تک پہنچانے کے لیے سواریاں مہیا کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں عزت واحترام، تعظیم اور توقیر کے ساتھ ان کے عقائد واعمال کی مناسبت سے مختلف قسم کی سواریوں پر سوار کر کے رب العالمین کے حضور لے جائیں گے اور وہ لوگ بھی یقیناً کامیاب ٹھہریں گے جنہیں سواریاں تو پیش نہیں کی جائیں گی مگر اعزاز واکرام کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدل لے جایا جائے گا۔ اور ایسے لوگ تو یقیناً بد بخت، بدقسمت اور دوزخی ہوں گے جنہیں قبروں سے نکلتے ہی عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور اس عذاب کی ابتدائی صورت یہ ہوگی کہ انہیں چہروں کے بل اُلٹا چلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میدانِ حشر میں پوری انسانیت دیکھے گی کہ یہ کون ظالم، کافر، مشرک اور فاسق لوگ ہیں۔ جنہیں قبروں سے نکلتے ہی سزا کے طور پر الٹے چلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے ہم سب کو جنتی سواریوں پر جانے والوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

قبروں سے نکلتے ہی نافرمانوں کو جس عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور انہیں اسی وقت اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے ساتھ آئندہ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ اسی کا تذکرہ سورۃ تکاثر کی زیرِ خطبہ آیتِ کریمہ میں کیا گیا ہے کہ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ''پھر خبردار! تمہیں عنقریب یعنی قبروں سے نکلتے ہی اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔''

سفید اور سیاہ چہرے

جب تمام انسانوں کو قبروں سے نکالا اور زندہ کر کے میدان حشر کی طرف لے جایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی توحید کے پرستاروں اور رسول اکرم ﷺ کے فرماں برداروں کے چہروں پر بشاشت، خوشی اور مسکراہٹ ہوگی جب کہ شرک کا ارتکاب کرنے والوں اور نافرمانوں کے چہروں پر نحوست، ذلت اور یبوست چھائی ہوئی ہوگی۔ اہل توحید کے چہرے روشن، چمکدار اور پرنور ہوں گے۔ جبکہ اہل شرک ونفاق کے چہرے سیاہ، بے رونق اور بے نور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دونوں قسم کے لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(آل عمران:106-107)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس دن بعض (لوگوں کے) چہرے سفید (روشن) ہوں گے اور بعض (لوگوں کے) چہرے سیاہ (بے رونق) ہوں گے پس جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) تم نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر کیوں کیا؟ اب اپنے کفر کی وجہ سے عذاب چکھو۔ اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید (پرنور) ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اس رحمتِ الٰہی (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے۔“

جن لوگوں نے اپنی زندگیاں قرآن وحدیث کے مطابق بسر کی ہوں گی اپنی جبینوں کو رب العالمین کے حضور جھکایا ہوگا۔ توحید الٰہی کے عقیدہ پر کاربند اور سنت رسول پر عمل پیرا رہے ہوں گے ان کی لِلّٰہیت، خلوص اور عبادت کے آثار ان کے چہروں سے نمایاں ہوں گے اور قبروں سے باہر آتے ہی ان کے چہروں سے پہچان لیا جائے گا کہ یہ رب العالمین کے عبادت گزار اور رسول محترم ﷺ کے فرماں بردار جا رہے ہیں۔ ان کے چہروں سے رونق، طمانیت اور روشنی ٹپک رہی ہوگی۔ ان کی چال میں قرار اور وقار ہوگا اور فرشتے ان کا استقبال کرتے، خوش آمدید کہتے اور جنت کی بشارتیں دیتے ہوئے دربارِ الٰہی کی طرف لے جائیں گے۔ اور جن بدبختوں نے اس زندگی میں کفر و شرک، نفاق، فسق وفجور، نافرمانی، احکام الٰہی سے بغاوت اور نافرمانی کو اپنا شعار بنایا ہوگا۔ قبروں سے نکلتے وقت ہی ان کے چہرے بے رونق، بے قرار، بے چین، اداس اور ایسے سیاہ ہوں گے کہ ہر دیکھنے والا یہ اندازہ لگالے گا کہ یہ توحید کے باغی، سنت رسول کے دشمن اور منافق و بے عمل ہیں۔ سورۃ تکاثر یہی اعلان کر رہی ہے کہ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ”پھر خبردار! عنقریب تمہیں قبروں سے نکلتے ہی اپنے انجام کا علم ہو جائے گا۔“ کہ تمہیں جنت کا داخلہ نصیب ہوگا یا دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت چہروں کی اسی سفیدی اور سیاہی یعنی تروتازگی اور اداسی کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید نے ارشاد فرمایا:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ○

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ○ (قیامۃ:22-25)

''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے (اور وہ) اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے اور کئی چہرے اس دن بگڑے اور مرجھائے ہوئے ہوں گے (اور وہ) سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر کو توڑ دینے والی سختی کی جائے گی۔''

اگر ہم حشر کے دن قبروں سے باہر آتے وقت اپنے چہروں کو تروتازہ، بارونق، ہشاش بشاش اور پرنور بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں توحید پرستی اور اتباع الرسول والی زندگی اپنانا ہوگی اگر ہم ایک اللہ کریم کے پرستار اور رسول رحمت ﷺ کے وفا شعار، اطاعت گزار اور فرماں بردار بن جائیں تو قبروں سے نکلتے وقت یقیناً ہمارے چہرے خوش گوار، پرنور اور چمکتے ہوئے ہوں گے۔ فرشتے ہمارا استقبال کریں گے اور ہمیں انتہائی عزت واحترام اور توقیر وتعظیم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار عالی شان کی طرف لے جایا جائے گا اور اگر ہم نے اپنی اصلاح نہ کی اپنے آپ کو اللہ رب العزت کا عبادت گزار اور امام الرسل ﷺ کا وفادار نہ بنایا تو یاد رکھیے! قبروں سے نکلتے ہی ہمارے چہرے بے رونق، مایوس، اداس اور پریشان کردیئے جائیں گے۔ فرشتے ہمیں دھتکار دیں گے اور بڑی ہی حقارت اور نفرت کے ساتھ ہمیں کھینچ کھینچ گھسیٹ گھسیٹ اور ہانک ہانک کر ذاتِ الٰہی کی طرف لے جایا جائے گا اور آخر کار جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔ یاد رکھیے! اور ذہن نشین فرمایئے کہ:

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں پہن لو کرتا محمد (ﷺ) کی غلامی کا

قرآن مجید کی سورۃ غاشیہ، جسے آپ ہر جمعہ کی دوسری رکعت میں سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ اعلان کررہی ہے کہ:

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○

''کئی چہرے اس دن ذلیل، اوندھے اور ڈرے ہوئے ہوں گے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○

''کئی چہرے اس دن تر و تازہ اور خوش وخرم ہوں گے۔''

ایک مرتبہ پھر دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم قبروں سے نکلتے وقت ہم سب کے چہروں کو تر و تازگی اور رونق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

سورۃ عبس فرماں برداروں اور نافرمانوں کے قبروں سے نکلتے وقت ان کے چہروں کی حالت یوں بیان فرماتی ہے کہ:

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ○ وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ○ تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ○

(عبس 38-42)

''کچھ چہرے اس دن خوب روشن ہوں گے وہ ہنستے ہوئے بہت خوش ہوں گے اور کچھ چہرے اس دن گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہوں گے اور ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہی لوگ کافر، نافرمان ہیں۔''

اندھے، گونگے، بہرے

اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ہر انسان کو اس کی قبر سے زندہ کر کے اٹھاتے اور نکالتے وقت اس کے عقائد و اعمال کے مطابق ہی اس سے سلوک کیا جائے گا۔ کیونکہ اعمال اور اس کے بدلہ میں بڑی مطابقت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔ مثلاً جن لوگوں نے اس عارضی اور فانی دنیا میں صراطِ مستقیم یعنی دین اسلام کے سیدھے راستہ پر چلنے کی بجائے، الٹے اور ٹیڑھے راستوں کو اختیار کیا تو بعث بعد الممات کے دن انہیں سروں اور چہروں کے بل الٹا چلایا جائے گا۔ اسی طرح جن لوگوں نے اس دارِ فانی میں حق بات کو سننے سے انکار کیا اور قرآن و حدیث کی آواز سے اپنے کان بند کر لیے تو قبروں سے اٹھتے وقت ایسے لوگوں کو کانوں سے بہرہ کر دیا جائے گا۔ اور جن بدنصیبوں نے اس جہان میں توحید الٰہی کی گواہی دینے اور حق کی حمایت سے اپنی زبانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بند رکھا تو انہیں گونگا کر دیا جائیگا۔ اور جنہوں نے اس دنیا میں کتاب وسنت کے احکام کو آنکھوں سے دیکھنا، قرآن مجید کی زیارت وقراءت کرنا اور اسلامی تعلیمات کی طرف نظر کرنا گوارا نہ کیا ہوگا۔ انہیں قبروں سے اٹھتے وقت ''اندھا'' کر دیا جائے گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل:97-99)

''اور قیامت کے دن ہم انہیں اُوندھے منہ، اَندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی تو ہم اسے ان پر اور بڑھا دیں گے یہ ان کا بدلہ ہے کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، وہ اس امر پر قادر ہے کہ اسی طرح کے زمین وآسمان پھر پیدا کر دے۔ اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ مگر ظالم اسے ماننے والے نہیں بلکہ کفر ہی کرتے جاتے ہیں۔''

جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قبروں سے دوبارہ زندہ ہوکر اٹھنے پر مشرکین مکہ کا سب سے بڑا اعتراض یہی تھا کہ صدیاں بیت چکی ہیں۔ جو مر گئے ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی زندہ ہوکر واپس تو آیا نہیں ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہماری ہڈیوں، ذروں اور ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کر دیا جائے؟ ان آیات مبارکات میں اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا جواب بھی دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کے لیے ایک وقت متعین ہوتا ہے ہر کام اپنے مقررہ وقت پر ہی ہوتا ہے۔ نہ پہلے ہوسکتا ہے نہ لیٹ۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے دوبارہ زندہ کرنے کا جو وقت مقرر فرمایا ہے اور وہ جناب اسرافیل علیہ السلام کا دوسرا نفخہ ہے جونہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناب اسرافیل علیہ السلام دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے تو تمام انسان ایک طبعی عمل کے تحت زندہ ہوکر زمین سے نکل آئیں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل اور دشوار نہیں ہے۔ نافرمانوں، بدعملوں اور قرآن وحدیث سے اعراض اور روگردانی کرنے والوں کو قبروں سے اَندھا کر کے نکالنے کا تذکرہ سورۃ طٰہٰ میں بھی کیا گیا ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○ (طٰہٰ:124-126)

''اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو بلاشبہ اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تو تُو نے انہیں بھلا دیا تھا اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا۔''

یعنی تمہیں دنیا میں آنکھوں کی بینائی اور بصارت عطا فرمانے کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ اپنی مرضی کی اشیاء ہی دیکھو بلکہ تجھے دیکھنے کی قوت اور بصارت دینے کا اصل مقصد یہ تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات، اس کی قدرت کے نشانات اور توحید الٰہی کی بینات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ کرو۔ مگر افسوس! کہ تم دنیاداری کے اعتبار سے تو بڑے دانا اور بینا تھے لیکن دینداری کے لحاظ سے تم اندھے اور نابینا ہی بنے رہے اور تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آنکھوں سے قرآن کریم کو دیکھنے اور اس کی تلاوت وزیارت کی کوشش ہی نہیں کی۔ لہٰذا جس طرح تم دنیا میں میری معرفت کے نور سے محروم رہے اسی طرح آج تمہیں بینائی کے نور سے محروم کردیا گیا ہے۔ (اَسْتَغْفِرُاللّٰہ) واضح رہے کہ یہ بینائی سے محرومی اور اندھا کر کے اٹھایا جانا، صرف قبروں سے نکلتے وقت ہے تاکہ اسے اپنے آئندہ انجام کا احساس وادراک ہوجائے۔ بعد میں اس کی آنکھیں کھول دی جائیں گی اور وہ دوزخ اور حشر کے احوال کا نظارہ کرے گا۔

اعتراضات اور جوابات

سورۃ بنی اسرائیل میں خالق کائنات، اللہ رب العزت نے بعث بعد الممات یعنی مرنے کے بعد زندہ ہوکر اٹھنے پر مشرکین مکہ اور منکرین آخرت کے تین اعتراضات بیان کر کے ان کے منہ توڑ جوابات ذکر فرمائے ہیں۔ اعتراضات یہ ہیں:

1. جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کر کے اٹھائیں جائیں گے؟
2. وہ کون سی ہستی ہے جو ہمیں دوبارہ پیدا کرے گی؟
3. ہمیں دوبارہ پیدا کرنے کا موقعہ کب ہوگا؟

اللہ رب العالمین نے ان سوالات واعتراضات کے ترتیب وار جوابات ارشاد فرمائے کہ:

1. تم ہڈیوں، ذرّوں اور ریزوں کی بات کرتے ہو جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تم پتھر اور لوہا بھی بن جاؤ یا اس سے کوئی سخت چیز کی شکل اختیار کرلو تو تمہارا دوبارہ جی کر اٹھنا برحق ہے اور بعث بعد الممات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
2. وہ ذاتِ الٰہی جس نے تمہیں پہلی بار تخلیق فرمایا، وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے اور یہ بات واضح ہے کہ کسی چیز کو دوسری بار بنانا پہلی بار بنانے کی نسبت آسان اور سہل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کا متعین وقت بتانا اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف ہے۔ کہ اس سے انسان کی پیدائش اور ابتلاء کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جس طرح اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو اس کی موت کا متعین وقت نہیں بتایا اسی طرح زندہ کرنے کا متعین وقت بھی نہیں بتایا جاسکتا۔ البتہ یہ یقینی امر ہے کہ جس طرح موت ہر انسان کا مقدر ہے اسی طرح دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا بھی ہر انسان کے لیے لازم ہے۔

اب سنیئے قرآنی الفاظ اور ان کا ترجمہ:

وَقَالُوْاءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًاءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْحَدِيْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ط قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ط قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ○ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(بنی اسرائیل:49-52)

"اور انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو ہمیں ازسرِ نو پیدا کر کے دوبارہ اکٹھا کیا جائے گا؟ (اے نبی مکرم ﷺ!) آپ ان سے فرمایئے! کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا اس سے بھی سخت مخلوق۔ جو تمہارے جی میں آئے (بن جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ پیدا کرے گا) پھر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کر کے لوٹائے گا؟ آپ فرمایئے! کہ وہی اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ پھر وہ آپ کے سامنے (ہاں میں) اپنے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ "ایسا کب ہوگا؟" آپ کہیے! کہ شاید وہ وقت قریب ہی ہو۔ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے پکار کے جواب میں حاضر ہو جاؤ گے اور یہ خیال کر رہے ہو گے کہ تم (دنیا میں) تھوڑی ہی دیر ٹھہرے تھے۔"

یاد رکھیے۔ ذہن نشین فرمالیجیے اور عقیدہ بنایئے کہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقیناً آئے گا وہ دن جب محشر بپا ہوگا
وہاں نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ ہمشیرہ برادر کی، نہ زوجہ ہوگی شوہر کی
وہاں دہشت کے مارے بھائی سے بھائی جدا ہوگا
وہ دن ہوگا کہ گھبرا جائیں گے جس میں پیغمبر بھی
جلالِ حق کا طاری سب پر اس دن دبدبہ ہوگا
خدا کے حکم سے اس دن فرشتہ صور پھونکے گا
نکل کر قبر سے محشر میں ہر بندہ کھڑا ہوگا
وہ ایسی رُعب کی جا ، ہے کہ دربارِ الٰہی میں
ہزاروں سر بلندوں کا وہاں پر سر جھکا ہوگا
تپش ہوگی بہت سے ڈوب جائیں گے پسینوں میں
سوا نیزے پہ یہ سورج حرارت ڈالتا ہوگا
رہے گا آسمان باقی نہ سورج چاند سیارے
ستارے ٹوٹ جائیں گے زمین پر زلزلہ ہوگا

اور جب انسان زندہ ہوکر قبروں سے نکلیں گے تو ہر انسان کو اپنے ساتھ ہونے والے سلوک سے اندازہ ہو جائے گا کہ آئندہ اس کے ساتھ کیا حالات پیش آنے والے ہیں ۔ ہر بندے کو اپنے انجام کا بخوبی علم ہو جائے گا۔ اور یہی سورۃ تکاثر کی زیر بحث آیت مقدسہ کا اعلان اور عنوان ہے:

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ "پھر خبردار! عنقریب تمہیں علم ہو جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کی دنیا اور آخرت بہتر فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر8

حشر اور حساب

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ (سورۃ تکاثر: 5)

”خبردار! کاش! تم یقینی طور پر جان لیتے۔“

ہر قسم کی حمد وثناء، خالق ارض وسماء، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہے جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد اس کی رُشد وراہنمائی اور ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور سب سے آخر میں نبی دو جہاں، امام رسولاں، سرورِ کون ومکاں، جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔اور ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا اعزاز وشرف عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد و بے شمار اور بے حساب درود وسلام نازل فرمائے۔آمین!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

تمہیدی کلمات

قرآن حکیم کے آخری پارے کی سورۃ تکاثر کی تفسیر وتوضیح اور تشریح وتذکیر کا آٹھواں خطبہ جمعہ ہے اور اس سورۃ مبارکہ کی پانچویں آیت طیبہ کی توضیح وتذکیر عرض کرنے کا ارادہ ہے۔اس سے پچھلی دو آیات مقدسات کی تفسیر میں آپ جان چکے ہیں کہ ہر انسان کو اپنے آخری انجام کا ابتدائی اندازہ تو قبر میں جاتے ہی ہو جائے گا۔اگر قبر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے فراخ، آرام دہ اور پرسکون ہوگی تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے ساتھ مہربانی اور لطف وکرم کا سلوک ہونے والا ہے۔ اور اگر قبر تنگ وتاریک اور خوفناک ہوگی تو صاحبِ قبر کو یہ اندازہ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی کہ میری بدعقیدگی اور بدعملی کی وجہ سے میرا اگلا جہان انتہائی پریشان کن اور تکلیف دہ ہے۔

اسی طرح جب انسانوں کو زندہ کر کے قبروں سے نکالا جائے گا تو اس وقت بھی ہر انسان اپنے اچھے یا برے انجام سے باخبر ہو جائے گا۔ صحیح العقیدہ اور باعمل مسلمان کا قبر سے نکلتے وقت پرتپاک استقبال کیا جائے گا۔ میدان حشر تک پہنچانے کے لیے حسب العمل سواریوں کا بندوبست فرمایا جائے گا۔ فرشتے سلام عرض کریں گے۔ جنت کی بشارتیں سنائی جائیں گی اور پورے اعزاز واکرام کے ساتھ دربارِ الٰہی میں حاضر کیا جائے گا۔ اور بدعقیدہ اور بےعمل انسان کو اوندھے منہ، اندھا، بہرہ اور گونگا کر کے اٹھایا جائے گا جانوروں کی طرح ہانکا جائے گا اور انتہائی ذلت ورسوائی کی حالت میں میدان حشر کی طرف لے جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اس طرح قبروں سے نکلتے وقت بھی ہر انسان حالات وواقعات کو دیکھ کر آگاہ ہو جائے گا کہ آئندہ اسے جنت کی طرف لے جایا جائے گا یا جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ پھر جب حساب وکتاب کا مرحلہ آئے گا تو ہر انسان کو یقینی طور پر اپنے اچھے یا برے انجام کا پتہ چل جائے گا۔ سورۃ تکاثر کی آیت نمبر پانچ میں اسی حساب وکتاب، میدان حشر اور ہر انسان کے یقینی انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہی ہمارا موضوع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دنیا اور آخرت کی کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے اور دنیا اور آخرت کی ذلتوں، رسوائیوں اور پریشانیوں سے محفوظ ومامون فرمائے۔ آمین!

زمین وآسمان کی حالت

اللہ احکم الحاکمین کے فرمان پر جب تمام لوگ قبروں سے باہر آجائیں گے توانہیں دربارِ الٰہی میں حاضری کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ ساری انسانیت عاجزی وانکساری سے اللہ وحدہ لاشریک کے حضور حاضر ہوگی اور کوئی شخص حکم الٰہی کو ٹال نہ سکے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ الٰہی ہے:

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ○ (طٰہٰ:108)

''اس دن تمام لوگ پکارنے والے کی پکار کے پیچھے چلیں گے، ذرا ابھرا کڑ نہ سکیں گے اور ہر قسم کی آوازیں رحمان کے سامنے دب جائیں گی پس تم ایک سرسراہٹ کے سوا کچھ نہ سن سکو گے۔''

یعنی تمام انسان منادی کی آواز سنتے ہی میدان حشر کی طرف دوڑ پڑیں گے، ڈر خوف اور گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ پاؤں کی آواز اور سانسوں کی سرسراہٹ کے سوا کچھ نہ سنائی دے گا اور صورتِ حال یہ ہوگی کہ:

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ○

(طٰہٰ 111-112)

''اور لوگوں کے چہرے ہمیشہ زندہ رہنے والے، قائم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں گے اور ظلم کا بوجھ اٹھانے والا ناکام و نامراد ہوگا اور جس نے ایمان کی حالت میں نیک عمل کیے ہوں گے اسے ظلم اور حق تلفی کا کوئی خوف نہیں ہوگا۔''

حشر کے دن اللہ رب العزت کا رُعب و دبدبہ تمام انسانوں کی زبانیں بند کر دے گا اور خوفِ الٰہی سے جسموں پر کپکپی طاری ہو جائے گی۔ زمین و آسمان اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہوں گے اور دنیا کے بادشاہ، حاکم، جابر، متکبر اور ظالم سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید بیان فرماتا ہے:

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (زمر:67)

''اور قیامت کے دن ساری زمین اس اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور بالاتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔

امام کائنات، سیدؐ ولد آدم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے:

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتُ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ زمر)

''اللہ تعالیٰ ساری زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر دائیں ہاتھ پر رکھ لے گا پھر فرمائے گا: آج صرف میں ہی بادشاہ ہوں زمین میں بادشاہت کے دعویدار کہاں ہیں؟''

بعض لوگ ایسے متکبر، مغرور اور خود پسند ہوتے ہیں کہ اگر انہیں زمین کے کسی حصہ پر معمولی اور عارضی اختیار مل جائے، حکومت حاصل ہو جائے۔ افسری میسر آ جائے یا کسی معاملے میں فضیلت و برتری نصیب ہو جائے تو لوگوں کو حقیر جاننا، خود کو نمایاں کرنا اور ماتحتوں پر رعب جمانا ان کی عادت اور ملازموں پر حکم چلانا ان کی فطرت بن جاتی ہے۔ وہ اس عارضی، فانی اور ناپائیدار حکمرانی کی مستی میں اس دن کو فراموش کر دیتے ہیں جب تمام اختیارات ختم ہو جائیں گے صدارتیں اور وزارتیں ملیامیٹ ہو جائیں گی اور تمام افراد واشخاص سر جھکائے دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔ رب العالمین کے جاہ وجلال کی وجہ سے کوئی بول نہ سکے گا اور خالق کائنات کے سامنے کسی کو دم مارنے کی ہمت وجرأت نہ ہوگی اور حالات یہ ہوں گے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَ سَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ: زمر)

''اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھ لیں گے اور تمام زمینوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دوسری انگلی پر ٹکالیں گے اور روئے زمین کے تمام درختوں کو تیسری انگلی پر اٹھالیں گے اور ہر قسم کے پانی اور تمام قسم کی مٹی کو چوتھی انگلی میں لے لیں گے اور باقی تمام مخلوقات کو پانچویں انگلی میں پکڑیں گے۔ کائنات ہست وبود کی تمام اشیاء کو اپنے ہاتھ میں لے کر اللہ رب العالمین اعلان فرمائیں گے کہ لوگو! سن لو! میں ہی ہر چیز کا مالک اور بادشاہ ہوں۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امام الرسل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی جلالتِ شان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَـطْوِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَـدِهِ الْيُـمْنٰـى ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْـمُتَـكَبِّـرُوْنَ ؟ثُـمَّ يَـطْوِي الْأَرْضَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ؟

(صحیح مسلم۔ کتاب صفات المنافقین، باب صفۃ القیامۃ)

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیں گے پھر فرمائیں گے: میں ہی بادشاہ ہوں۔ دنیا کے طاقت ور لوگ کہاں ہیں؟ دنیا میں تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر رب العالمین تمام زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں کر لیں گے اور فرمائیں گے صرف میں ہی بادشاہ ہوں دنیا کے زبردست لوگ کہاں ہیں؟ اور فخر وغرور کرنے والے کہاں ہیں؟“

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کے دن زمین کی حالت اور کیفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

يُـحْشَـرُ الـنَّـاسُ يَـوْمَ الْـقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دن لوگوں کو ایسی زمین پر جمع کیا جائے گا جو سفید سرخی مائل ہوگی جیسے چھنے ہوئے خالص آٹے کی روٹی ہوتی ہے اس پر کسی چیز کا نشان تک نہ ہوگا۔''

یعنی قیامت کے دن زمین ایک چٹیل میدان ہوگی جس میں کوئی مکان، ٹیلہ، پہاڑ اور نشیب وفراز نہیں ہوگا۔ کوئی بلندی اور پستی نہیں ہوگی۔ تمام پہاڑ زمین بوس کردیئے جائیں گے۔ سب گڑھے بھر دیئے جائیں گے، سمندروں، دریاؤں اور ندی، نالوں کو خشک اور ساری زمین کو ہموار کردیا جائے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم:48)

''اس دن یہ زمین اور آسمان تبدیل کردیئے جائیں گے اور لوگ واحد وزبردست اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔''

قیامت کا آنکھوں دیکھا حال

ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے لوگ دنیا سے گئے ہیں کسی نے بھی واپس آکر قبر، برزخ اور حشر وقیامت کی تفصیلات بیان نہیں کی ہیں۔ البتہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکات میں روزِ حشر کی کیفیات اور حالات کا ایسا نقشہ بیان فرمایا گیا ہے جس سے انسان کو اس دن کے بارے میں پوری معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی بعض آیات کو حشر اور قیامت کا آنکھوں دیکھا حال قرار دیا ہے۔

جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام الرسل ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىَ عَيْنٍ فَلْيَقْرَءْ۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ (جامع ترمذی۔ ابواب التفسیر)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص قیامت کے دن کے حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ قرآن مجید کی سورۃ تکویر، سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے۔“

آیئے! قرآن کریم کی ان سورتوں کی ابتدائی آیات مقدسات اور ان کا ترجمہ سمجھنے کی کوشش کریں تا کہ حشر کے دن زمین و آسمان، چاند، سورج اور پہاڑ، سمندروں سمیت دیگر اشیاء کی حالت کا اندازہ کر سکیں اور قیامت کا آنکھوں دیکھا حال معلوم کر سکیں۔ اللہ کریم فرماتے ہیں:

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۝ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝ وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۝ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۝ وَاِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ۝ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ۝ (تکویر: 1-14)

”جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب جنگلی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے اور جب جانیں جسموں سے ملا دی جائیں گی۔ اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا تھا؟ اور جب اعمال نامے پھیلائے جائیں گے اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی اس وقت ہر انسان جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔“

سورۃ انفطار کے آغاز میں قیامت کا منظر یوں بیان فرمایا گیا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ○ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ○ (انفطار۔1-5)

''جب سورج پھٹ جائے گا اور جب ستارے بکھر جائیں گے اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے اور قبریں الٹ دی جائیں گے اس دن ہر شخص جان لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور پیچھے کیا چھوڑا ہے۔''

سورۃ انشقاق حشر کا نقشہ یوں بیان فرماتی ہے:

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○

(انشقاق۔1-5)

''جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور یہی اس کا حق ہے اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں ہے اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی (یعنی حکم الٰہی کو مانے گی) اور اس کا یہی حق ہے۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنِّسَآءُ وَالرِّجَالُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الحشر)

''قیامت کے دن لوگ اس حال میں جمع کیے جائیں گے کہ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون ہوں گے۔ میں نے حیرت سے سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! صورت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حال اتنی خوفناک ہوگی کہ کوئی کسی پر توجہ ہی نہ دے سکے گا۔“

حساب کا مفہوم

انسان اس عارضی اور فانی زندگی میں جو اعمال کرتا، افعال سرانجام دیتا اور برا یا اچھا کام کرتا ہے اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا اور ہر چیز احاطۂ تحریر میں لائی جاتی ہے اور اس اہم کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں۔ جو ہمہ وقت ہر انسان کے ساتھ رہتے، اس کی ہر حرکت کو نوٹ کرتے اور ہر فعل کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے:

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ (سورۃ انفطار: 10-12)

”اور بلاشبہ تم پر نگران مقرر ہیں جو لکھنے والے معزز (فرشتے) ہیں وہ تمہارے افعال کو جانتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے یہ معزز فرشتے جنہیں ”کِرَامًا کَاتِبِیْنَ“ کہا جاتا ہے۔ وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کے اعمال و افعال کو تحریر کرنے کے لیے وقف ہیں۔ جب وہ کسی انسان کو نیکی میں مصروف پاتے ہیں تو آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ فلاں شخص نجات حاصل کر گیا اور جب کسی انسان کو گناہوں میں مشغول دیکھتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنی بری حرکات کی وجہ سے ہلاک و برباد ہوگیا۔ جب فرشتے انسان کے روزانہ اعمال کا ریکارڈ دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو اگر شروع اور آخر میں استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کے درمیان کی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر۔ سورۃ انفطار: 10-12)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

”اے ابن آدم! تیرے دائیں بائیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے صحیفے کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں تیری دائیں جانب والا فرشتہ تیری نیکیاں تحریر کر رہا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور بائیں طرف والا برائیاں لکھ رہا ہے۔ اب تجھے اختیار ہے کہ تو نیک اعمال سرانجام دے یا برائیوں کا ارتکاب کر۔ اور یہ بھی تیری مرضی پر منحصر ہے کہ تو نیکیاں اور برائیاں کم یا زیادہ کر۔ تیری موت پر نیکیوں اور برائیوں کے یہ دفتر لپیٹ دیے جائیں گے اور تیری قبر کے اندر تیری گردن میں لٹکا دیئے جائیں گے۔ پھر قیامت کے دن تیرے اعمال کے یہی دفتر کھول کر تیرے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اور تجھے کہا جائے گا کہ اب اپنا نامۂ اعمال خود ہی پڑھ لے اور آپ ہی اپنا حساب کتاب کر لے۔ اللہ کی قسم وہ بڑا ہی عادل ہے جو تیرا معاملہ تیرے ہی سپرد کر رہا ہے۔"

(تفسیر ابن کثیر سورۃ بنی اسرائیل: 13-14)

اسی چیز کا نام "حساب" ہے کہ قبروں سے نکلنے کے بعد ہر انسان سے اس کی زندگی بھر کی نیکیوں، بدیوں، اچھائیوں، برائیوں اور عقائد و اعمال کی پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ تعالیٰ خود حساب لینے سے قبل ہر انسان کو حکم فرمائے گا کہ تیرا اعمال نامہ تیری گردن میں لٹکا دیا گیا ہے۔ تم خود ہی اس کا مطالعہ کرو اور پھر خود فیصلہ کرو کہ تمہاری نیکیوں اور برائیوں کا تناسب کیا ہے؟ اور کیا تم جنت کے مستحق ہو یا دوزخ کے حقدار؟ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ قبروں سے نکلتے اور میدان حشر میں حساب کے لیے حاضری کے وقت صورت حال یہ ہوگی کہ:

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا ۖ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (جاثیہ: 28-29)

"اور آپ (حشر کے دن) ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل پڑا ہوا دیکھیں گے۔ ہر گروہ کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا) آج تمہیں تمہارے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے متعلق حق بیان کر رہی ہے۔ بلاشبہ ہم تمہارے اعمال کو لکھواتے جاتے تھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض جاہل لوگ نامۂ اعمال اور فرشتوں کے لکھنے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ فرشتوں کے پاس انسانوں کے اعمال کو لکھنے کے لیے کاغذ، قلم اور روشنائی کہاں سے آتی ہے؟ اور وہ اس کاغذوں کے پلندوں کو محفوظ کیسے رکھتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ اب تو انسان خود ایسی ایجادات کر چکا ہے جن میں ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے کاغذ، قلم اور روشنائی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مثلاً کمپیوٹر وغیرہ۔ اور اب تو ایسے آلات بھی معرض وجود میں آچکے ہیں جن سے کسی بھی انسان کے اعمال، افعال، حرکات وسکنات گفتگو اور لب ولہجہ کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے اور دوسرے لوگ جب چاہیں اسے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ مثلاً ویڈیو وغیرہ۔ اور نامعلوم آئندہ انسان کیا کیا ایجادات کرے گا۔ جب انسان جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کی قدرت کا شاہکار ہے ایسے آلات ایجاد کر چکا ہے تو جو خود خالق کائنات اور ہر چیز کا مالک وحاکم ہے کیا اس کے لیے انسان کے اعمال وافعال اور حرکات وسکنات کا ریکارڈ رکھنا کوئی مشکل امر ہے؟ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ "اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔

نامۂ اعمال

حشر کے دن جب ہر شخص کے اعمال کی کتاب اس کی گردن سے اتار کر اس کے سامنے رکھ دی جائے گی اور اسے حکم دیا جائے گا کہ اسے پڑھو اور اس کے مندرجات کی روشنی میں اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرو تو مجرم انسان اپنی زندگی بھر کے اعمال وافعال اور حرکات وسکنات اور اپنی زبان سے نکالے ہوئے الفاظ بلکہ اپنے خیالات واحساسات کی تفصیل پڑھ کر از حد پریشان، حیران اور افسردہ ہوگا اور اظہار افسوس کرتے ہوئے کہے گا: اے کاش! مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ ہائے میرے اعمال نامے کو کیا ہو گیا ہے کہ اس میں میرا ہر چھوٹا بڑا عمل درج کیا گیا ہے اور اس نے کسی گناہ سے انکار کی گنجائش بھی ختم کر دی ہے۔ قرآن عزیز فرماتا ہے:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يَا وَيْلَتَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ (سورۃ کہف:49)

''اور اعمال کی کتاب (ہر ایک کے سامنے) رکھ دی جائے گی تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے مندرجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے۔ ہائے ہماری بربادی! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے ضبط کر لیا ہے اور وہ اپنے تمام اعمال کو اس میں موجود پائیں گے اور آپ کا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔''

قرآن کریم کے تیسرے پارے میں نامہ اعمال کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○ (آل عمران:30)

''اس (حشر کے دن) ہر شخص اپنے نیک اعمال کو اپنے سامنے موجود پائے گا اور اس نے جو بُرے اعمال کیے ہوں گے وہ بھی (نامہء اعمال میں درج) ہوں گے وہ یہ تمنا کرے گا کہ کاش! اس کے اور اس کے بُرے اعمال کے درمیان دور کا فاصلہ ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کے ساتھ از حد مہربان ہے۔''

جب ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کے گلے سے اتار کر اس کے آگے رکھ دیا جائے گا اور تمام انسان اپنے اپنے اعمال نامے دیکھ لیں گے تو پھر تمام انسانوں کو ان کے اعمال نامے ہاتھوں میں پکڑا اور تھما دیے جائیں گے۔ یہی وہ مرحلہ ہوگا جب ہر شخص کو اپنے جنتی یا دوزخی ہونے کا یقین ہو جائے گا۔ نیکوکاروں، فرماں برداروں اور اطاعت گزاروں کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے صحیفۂ اعمال کو دیکھ کر مسرور اور خوش ہوں گے اور اسی مسرت میں اعلان کریں گے کہ اے لوگو! آؤ ہمارے اعمال نامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھو، پڑھو اور ہماری خوش قسمتی پر ہمیں مبارک باد دو کہ ہمیں آج کے دن کا پورا یقین تھا اور زندگی بھر ہمیں اس امر کا احساس رہا کہ ہم نے روزِ حشر دربارِ الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس لیے آج کے دن کی ملاقات کے ڈر، خوف اور رُعب کی وجہ سے ہم نے محتاط زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنے کی ممکن کوشش کی۔ قرآن مجید نیک لوگوں کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جانے کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے کہ:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـٴًــۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۝ (حاقۃ:19-24)

”پس جس شخص کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا یہ لو پکڑو، میرا اعمال نامہ پڑھو! مجھے یقین تھا کہ میں ضرور اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔ پس وہ ایک خوشی والی زندگی میں ہوگا۔ یعنی عالی مقام جنت میں جس کے پھل جھک رہے ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) اب مزے سے کھاؤ، پیو، ان اعمال کے بدلے میں جو تم گزشتہ ایام (دنیا) میں کیا کرتے تھے۔“

جس طرح اہل ایمان کو موت کا ذائقہ چکھنے کے ساتھ ہی ایسے خوش کن واضح اشارات ملنے شروع ہو جائیں گے جس سے انہیں اپنے انجام کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافروں اور نافرمانوں کو مرنے کے فوراً بعد ہی احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ آئندہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ جب ایسے لوگوں کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں تھمائے جائیں گے تو وہ انتہائی افسردہ ہوں گے اور نہایت حسرت و یاس سے کہیں گے: اے کاش! ہمارے اعمال نامے ہمیں نہ ہی پکڑائے جاتے بلکہ ان کو تھمائے بغیر ہی ہمیں سزا دے دی جاتی تاکہ تمام انسانوں کے روبرو ہماری رسوائی، بے عزتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور بدنامی تو نہ ہوتی۔ اس وقت کافر، مشرک، منافق، بدعمل اور نافرمان اس امر کا اقرار کریں گے کہ ہمیں دنیا میں یقین ہی نہیں آتا تھا کہ ہمارے اعمال کا ریکارڈ اتنی احتیاط سے محفوظ کیا جا رہا ہے۔ ہائے افسوس! آج ہمارا مال ہمارے کسی کام نہیں آرہا اور ہمارا دنیوی اقتدار بھی ہمارا کچھ نہیں سنوار رہا۔ بلکہ صاف نظر آرہا ہے کہ ہمیں اوندھے منہ کر کے دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ قرآن مجید ایسے نافرمانوں کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں تھمائے جانے پر ان کے ردِعمل کو یوں بیان فرماتا ہے:

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ○ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ○ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ○ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ○ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْهُ ○ اِنَّهٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ○ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ○ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ○ لَّا یَاْکُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ○ (حاقۃ:25-37)

''اور جس کا نامہء اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ کاش! کہ وہ موت ہی فیصلہ کر دینے والی ہوتی۔ میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ میری حکومت بھی برباد ہوگئی (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو۔ پس اسے طوق پہنادو۔ پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دو۔ پھر ایک زنجیر جس کی لمبائی ستر (70) ہاتھ ہے۔ اس میں اسے پرو دو۔ یہ (بدبخت) عظمت والی ذات اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب بھی نہیں دیتا تھا۔ اس لیے آج اس کا کوئی دلی دوست نہیں ہے اور زخموں کے دھوون کے سوا اس کا کوئی کھانا نہیں ہے جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنہگاروں کے سوا کوئی کھاتا ہی نہیں ہے

اللہ ارحم الراحمین کے حضور دلی دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو دائیں ہاتھ میں نامہء اعمال پکڑائے جانے والوں میں شامل و داخل فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

آسان حساب

بعض ایسے خوش نصیب اور سعادت مند ہوں گے۔ جن کا حساب انتہائی آسان اور سہل ہوگا اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب انہیں حساب کے لیے دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اور نامۂ اعمال کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ وہ لوگ نامہ اعمال میں درج اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور گناہوں کا اقرار کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت اور فضل و کرم کی بدولت انہیں معاف فرما کر جنت کا داخلہ نصیب فرما دے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول محترم ﷺ نے آسان حساب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ۔ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ۔ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المظالم، باب الا لعنۃ اللہ علی الظالمین)

”یقیناً اللہ تعالیٰ مومن آدمی کو اپنے قریب کرکے اس پر پردہ ڈال کر اپنی رحمت میں چھپا لے گا اور اس سے فرمائے گا: کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں۔ میرے پروردگار! یہاں تک کہ وہ ایک ایک کرکے اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرے گا اور اسے یقین ہوجائے گا کہ اب وہ ہلاک و برباد ہوچکا ہے تو اللہ تعالیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرمائے گا: ''میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کیئے رکھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں'' پھر اسے اس کی نیکیوں کی کتاب یعنی نامہء اعمال (دائیں ہاتھ میں) دے دیا جائے گا۔ اور کافروں اور منافقوں کے بارے میں سرِ عام یہ اعلان ہوگا کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار! ظالموں پر تو اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔''

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندوں کے اس آسان حساب کا تذکرہ یوں فرماتا ہے کہ:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ○ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○ (الانشقاق:7-9)

''پس جس شخص کے اعمال کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں دی گئی تو اس سے جلد ہی آسان سا حساب لیا جائے گا اور وہ خوش وخرم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا۔''

یعنی اس کے گھرانے کے وہ لوگ جن کا آسان حساب ہو چکا اور انہیں جنت کا پروانہ مل چکا ہوگا۔ وہ اس مردِ صالح کے منتظر ہوں گے تو وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خوشی خوشی ملاقات کرے گا اور پھر تمام نیک اہل خانہ کو اکٹھے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ رحیم وکریم ہم گنہگاروں کو ایسے سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

ام المومنین سیدہ عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاكَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ قَالَ ذَالِكَ الْعَرْضُ یُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ الانشقاق)

''قیامت کے دن جس سے تفصیلی حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان ہونے والی بنادے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ”جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے جلد ہی آسان حساب لیا جائے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تو دربارِ الٰہی میں صرف حاضری اور پیشی ہوگی یعنی انہیں ان کے اعمال بتادیے جائیں گے اور جس کے حساب کی تحقیق و تفتیش شروع ہوگئی وہ تو مارا گیا اور ہلاک ہوگیا۔“

مفسر قرآن مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ نے اس حدیثِ طیبہ کا پنجابی ترجمہ یوں کیا ہے کہ:

بخاری راہوں باسناد معالم اندر لیایا
نبی کہیا مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ عائشہ عرض سنایا
جو وچ قرآن حساب یَسِیْرًا رب سچے فرمایا
جے نال حساب عذاب ہوسی تاں اس کیا معنی آیا
تاں نبی کہیا اے عائشہ! اوتھے عرض مراد ایہائی
جو عمل سناوے یاد کراوے نیکی تے برائی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو بعض نمازوں میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ ؟ قَالَ اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ کِتَابِهٖ فَیَتَجَاوَزُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَوْمَئِذٍ یَاعَائِشَةُ هَلَكَ۔

(رواہ احمد۔ مشکاۃ المصابیح۔ باب الحساب۔ فصل ثالث)

”اے میرے اللہ! میرا حساب آسان ہی لینا۔ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! (ﷺ) آسان حساب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے اعمال نامے کو دیکھے گا تو اس کی غلطیوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اور اے عائشہ! قیامت کے دن جس کے حساب کی تفتیش شروع ہوگئی تو وہ ہلاک ہوگیا۔"

یہ دعا دراصل آپ ﷺ نے امت کی تعلیم و اصلاح کے لیے ارشاد فرمائی ہے۔ تاکہ آپ کی امت کے لوگ حساب کے دن سے ڈر کر اپنے عقائد و اعمال کو سنوار لیں اور آخرت کے عذاب اور حساب کی سختی سے محفوظ رہ سکیں۔ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو شامل کرنا چاہیے اور دیگر دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

"اے اللہ! میرا حساب آسان فرما۔" آمین!

بغیر حساب

روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی توحید کے پرستاروں، رسول مکرم ﷺ کے فرماں برداروں اور دین اسلام کے پیروکاروں میں کچھ ایسے سعادت مند، نیک بخت اور خوش قسمت بھی ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے بغیر حساب ہی جنت کا داخلہ نصیب فرمائے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے بغیر حساب جنت میں جانے کا تذکرہ اور دوسری امتوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَاَجِدُ النَّبِیَّ یَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ وَحْدَهٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَبِیْرٌ قُلْتُ یَاجِبْرِیْلُ هٰـؤُلَاءِ اُمَّتِیْ؟ قَالَ لَا۔ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَثِیْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامُهُمْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ لَا یَکْتَوُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ اِلَیْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بلا حساب)

"مجھے بہت سی امتیں دکھائی گئیں۔ میں نے بعض انبیاء کو دیکھا جن کے ساتھ بہت بڑی جماعت تھی۔ بعض نبیوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی جماعتیں تھیں۔ کسی نبی کے ساتھ صرف دس افراد تھے۔ کسی نبی کے امتیوں کی تعداد صرف پانچ تھی۔ اور میں نے ایسے اکیلے نبی کو بھی دیکھا جس کا کوئی امتی نہیں تھا۔ جب مجھے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کا نظارہ کروایا جا رہا تھا تو میں نے ایک بڑا اجتماع دیکھ کر جبریل علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں ۔ یہ تو موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ آپ افق کی اس طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو مجھے وہاں بہت بڑی جماعت نظر آئی۔ جناب جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ آپ کی امت ہے۔ اور آپ کی امت کے یہ ستر ہزار افراد جو آگے آگے ہیں یہ وہ خوش قسمت ہیں جو بغیر حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیوں بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دم نہیں کرواتے۔ اپنے جسموں کو داغ نہیں لگواتے۔ فال نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے یہ خوشخبری سن کر سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دربار رسالت میں عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت دعا فرمائی۔ اے میرے اللہ! عکاشہ کو ان خوش نصیبوں میں شامل فرما۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ الفاظ سن کر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے نبی ﷺ۔ میرے لیے بھی دعا فرمایئے کہ مولائے کریم مجھے بھی بغیر حساب والے ستر ہزار افراد میں شامل فرمالے۔ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا۔ اس سلسلے میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ہیں۔''

بعض روایات میں ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امام الرسل جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی زبان حق ترجمان سے ستر ہزار خوش بختوں کے بغیر حساب جنت میں جانے کی بشارت سنی تو انہوں نے اس معاملے پر غور وخوض شروع کیا کہ یہ سعادت مند کون ہوں گے جنہیں یہ اعزاز عظیم عطاء فرمایا جائے گا۔ بعض رفقاءِ رسول نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں سید الرسل ﷺ کی طویل صحبت وقربت کا شرف حاصل ہوا۔ بعض نے کہا یہ لوگ وہ ہیں جن کی پیدائش زمانہء اسلام میں ہوئی اور انہوں نے زندگی بھر کبھی شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔ بعض نے یہ بات کہی کہ ہم تو ان سعادت مندوں میں سے نہیں ہوسکتے کیونکہ ہم تو مشرکین کے ہاں پیدا ہوئے اور بعد میں قبولیت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ مختصر یہ کہ مختلف حضرات نے مختلف توجیہات بیان فرمائیں۔ جب رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ تشویش اور فکر مندی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ مسلسل تین دن اللہ تعالیٰ سے اس تعداد میں اضافہ کی دعائیں، التجائیں اور سفارشیں کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے مسلسل دعائیں کر کر کے اللہ تعالیٰ سے اس تعداد میں اضافہ کروالیا۔ چنانچہ سیدنا عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

نبی اکرم، رسول معظم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کا تین دن مسلسل یہ معمول رہا کہ آپ صرف فرض نمازوں کے لیے مسجد تشریف لاتے اور باقی سارا وقت خلوت نشیں رہتے اور کسی سے ملاقات اور گفتگو نہ فرماتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس صورت حال سے خاصی تشویش اور پریشانی ہوئی کہ آپ ﷺ نہ وفود سے ملاقات فرماتے ہیں۔ نہ صحابہ کرام سے گفتگو کرتے ہیں۔ نہ ازواج مطہرات سے بات چیت، نہ وعظ، نہ تبلیغ، نہ تقریر، نہ کوئی فیصلہ، نہ کوئی معاملہ، بس آپ ﷺ عین نماز کے وقت مسجد میں تشریف لاتے اور فرض پڑھانے کے بعد حجرہء مبارکہ میں تشریف لے جاتے۔ بعض صحابہ کرام نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ کوئی بہت بڑا حادثہ پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گیا ہے جسکی وجہ سے آپ ﷺ فکرمند، پریشان اور غم زدہ ہیں۔لیکن ادب واحترام کے باعث کسی کو آپ ﷺ سے پوچھنے کی جراُت نہ ہوئی۔جب چوتھا دن ہوا اور آپ ﷺ حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہایت احترام وعقیدت سے عرض کی۔
اے اللہ کے رسول ﷺ !

اِحْتَبَسْتَ عَنَّا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ حَدَثَ حَدَثٌ قَالَ لَمْ یَحْدُثْ اِلَّا خَیْرٌ، اِنَّ رَبِّیْ وَ عَدَنِیْ اَنْ یَّدْخُلَ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ وَاِنِّیْ سَئَلْتُ رَبِّیْ فِیْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ الْاَیَّامِ الْمَزِیْدَ فَوَجَدْتُّ رَبِّیْ مَاجِدًا کَرِیْمًا فَاَعْطَانِیْ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی تفسیر روح المعانی۔سورۃ مریم آیت:86)

"آپ ہم سے (تین دن) الگ تھلگ رہے یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ کوئی حادثہ رونما ہوگیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا"بڑا خوش کن واقعہ پیش آیا ہے"۔اور وہ یہ ہے کہ میرے پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا (اور میری امت کی کثرت کے اعتبار سے یہ تعداد بہت کم تھی) لہٰذا میں ان تین دنوں میں اپنے پروردگار سے اس تعداد میں مزید اضافے کا سوال اور دعا کرتا رہا تو میں نے اپنے رب کو بڑا عظیم اور کریم پایا ہے کہ اس نے مجھے ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطاء فرمادیا ہے یعنی ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ میرا ستر ہزار امتی بغیر حساب جنت میں جائے گا۔"

بغیر حساب جنت والوں کے اوصاف اور تفصیلات کے لیے ہماری کتاب خطبات سورۃ نور خطبہ نمبر 12 کا مطالعہ فرمائیں

اعمال سے انکار

بات ہورہی تھی"نامۂ اعمال" کی۔کہ صاحب ایمان، نیک، صالح اور فرماں بردار لوگ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے گناہوں، غلطیوں اور خطاؤں کا اقرار واعتراف کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے تو رب العالمین اپنی خاص مہربانی سے انہیں معاف فرما دے گا۔ بعض کو بغیر حساب اور بعض کو آسان حساب کے بعد داخلۂ جنت کی نوید سنائی جائے گی اور پروانۂ جنت عطاء فرما دیا جائے گا۔ مگر بعض کافر، منافق، مشرک اور نافرمان لوگ جب اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے لبریز اور خطاؤں سے بھرا ہوا دیکھیں گے اور انہیں کامل یقین ہو جائے گا کہ ہمارے برے عقائد و اعمال کی پاداش میں ہمیں جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا تو انہیں اس پریشان کن صورت حال اور عذاب سے نجات کا ایک ہی راستہ نظر آئے گا اور وہ ہوگا "اپنے اعمال سے انکار۔" چنانچہ کافر و منافق اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کر اس میں درج تمام برے اعمال کا صاف انکار کر دے گا اور قسم اٹھا کر کہے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھے تیری عزت کی قسم مجھ پر مقرر کردہ فرشتے نے میرے اعمال نامے میں وہ اعمال بھی لکھ دیے ہیں جو میں نے دنیوی زندگی میں کبھی کیے ہی نہیں۔ رب العالمین کی طرف سے جواب دیا جائیگا کہ تو نے فلاں جگہ فلاں وقت فلاں کام نہیں کیا تھا تو کافر و منافق کہے گا۔ اے میرے رب! تیری عزت کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اس کے مسلسل انکار کی وجہ سے "کراماً کاتبین" کو بلایا جائے گا اور ان سے اس بارے میں گواہی طلب کی جائے گی، فرشتہ اس کے اعمال و افعال اور حرکات و سکنات کے ایک ایک لمحہ کی رپوٹ پیش کرے گا مگر وہ ظالم...... اللہ تعالیٰ کے فرشتے کی گواہی کا بھی انکار کر دے گا اور بعض لوگ یہ کہیں گے کہ ہم اپنے وجود کے سوا کسی دوسرے کی گواہی کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اس نازک ترین صورت حال کے باعث اللہ تعالیٰ ان کافروں، مشرکوں، منافقوں اور بد عملوں کے مونہوں پر مہر لگا دے گا، زبانیں بند ہو جائیں گی اور ان کے جسم کے اعضاء سے گواہی طلب کی جائے گی۔

(تفسیر مظہری مترجم ص 560 جلد 9 تفسیر ابن کثیر ص 577 جلد 3)

کافروں، منافقوں اور مشرکوں کی طرف سے اپنے اعمال کے انکار اور اعضاء انسانی کی گواہی کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (سورۃ یٰسین:65)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہمارے ساتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کاموں کی گواہی دیں گے۔''

مشرکین، کافرین، منافقین اور مجرمین کی طرف سے اعمال نامے میں درج گناہوں سے انکار اور پھر ان کے جسمانی اعضاء کی گواہی کو قرآن کریم کے چوبیسویں پارے میں ایک دوسرے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی توحید کے دشمنوں، شرک کے متوالوں، احکام الٰہی کے باغیوں اور رسولوں کے منکروں کو جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا تو وہ اپنے کیئے ہوئے جرائم کا سرے سے انکار کر دیں گے اور کہیں گے اے باری تعالیٰ! ہمیں جن جرائم اور گناہوں کی وجہ سے جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے وہ تو ہم نے کیئے ہی نہیں۔ اے اللہ کریم! یہ کیا اصول ہوا کہ ''کرے کوئی اور بھرے کوئی''۔ جن بداعمالیوں کی سزا کے طور پر ہمیں جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا کیا جا رہا ہے وہ تو فرشتوں نے یونہی ہمارے نامہء اعمال میں درج کر دیئے۔ ہم نے تو زندگی بھر ان جرائم کا کبھی ارتکاب ہی نہیں کیا۔ بقول شاعر

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ان مجرموں کی زبانیں بند کر دیں گے۔ زبان سے نطق و گویائی کی صلاحت کو سلب کر لیا جائے گا اور ان کی آنکھوں، کانوں اور چمڑوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا۔ اب ان مجرموں کی آنکھیں، کان اور کھال گواہی دیں گے کہ ان ظالموں نے واقعتاً یہ گناہ اور جرائم کیے تھے اور ان کی پاداش میں یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق اور سزاوار ہیں۔ اب کسی کو یارائے انکار نہ ہوگا اور یہ لوگ اپنے جسمانی اعضاء کی اپنے خلاف گواہی سن کر بڑے سٹپٹائیں گے۔ واویلا کریں گے اور اپنے جسم کو مخاطب ہو کر کہیں گے کہ تمہیں جہنم کے دردناک عذاب سے بچانے کے لیے تو ہم نے یہ جھوٹ بولا تھا اور تم نے ہی ہمارے خلاف گواہی دے دی، تمہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خلاف شہادت دینے کی کیا ضرورت تھی؟ جسمانی اعضاء جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قوت گویائی عطاء فرمائی تو ہم اس کے سامنے جھوٹ کیسے بول سکتے تھے؟ اس کی حکم عدولی ہمارے تو بس کا روگ نہیں ہے۔ صرف ہم کیا! اس کے حکم پر تو ہر چیز بول رہی اور گواہی دے رہی ہے۔

قرآن حکیم ان سارے معاملات اور تفصیلات کو اپنے معجزانہ اختصار کے ساتھ یوں بیان فرماتا ہے کہ۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰىٓ اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (سورۃ حم السجدۃ 18-23)

''اس دن اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آگ کی طرف جمع کیا جائیگا، پھر انہیں گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب دوزخ کے قریب جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ اس کے بارے میں جو وہ اعمال کیا کرتے تھے۔ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے بلایا جس نے ہر چیز کو قوت گویائی عطاء فرمائی۔ اور تمہیں پہلی مرتبہ اسی نے پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف لوٹائے جا رہے ہو اور تم اپنے آپ کو اس سے نہیں چھپا سکتے کہ تمہارے کان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی نہ دیں ۔ بلکہ تم تو یہ گمان کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اکثر اعمال کو جانتا ہی نہیں ہے۔ اپنے رب کے بارے میں تمہارے اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا۔ پس تم نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔''

نبی محترم ﷺ کے خادم خاص سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث طیبہ میں قیامت کے دن کافروں ،منافقوں اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کا اپنے اعمال سے انکار بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم مجلس مصطفی ﷺ بیٹھے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے اچانک ہنسنا شروع کر دیا اور ہم سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مجھے ہنسی کیوں آئی ہے؟۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ہمیں تو آپ کے ہنسنے کا سبب معلوم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں بندے کی اس گفتگو پر ہنسا ہوں جو وہ حشر کے دن اپنے پروردگار سے کرے گا۔ بندہ حشر کے دن رب العزت سے کہے گا:

يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ ؟ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اِنِّي لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا ـ وَ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا ـ قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ فَعَنْكُنَّ اُنَاضِلُ (صحیح مسلم۔کتاب الزھد۔باب الدنیا سجن المؤمن وجنت الکافر)

''اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں میں نے تجھے ظلم سے پناہ دی ہے کہ آج کے دن کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تو بندہ کہے گا کہ میں اپنے مخالف اپنی ذات کے سوا کسی کی گواہی کو جائز اور صحیح نہیں سمجھتا۔ (یعنی میرے نامہ اعمال میں درج شدہ میری بداعمالیوں کی کوئی بیرونی گواہی مجھے تسلیم نہیں ہے اور میں اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال نامے کے مندرجات کو درست نہیں مانتا) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ آج تیری ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی ہی کافی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے اور اس کے جسمانی اعضاء کو بولنے کا حکم دیا جائے گا وہ اعضاء اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے۔ پھر بندے کو اپنی صفائی میں کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تو بندہ اپنے جسم کے اعضاء سے کہے گا کہ تم دور ہو جاؤ، ہلاک ہو جاؤ، میں تو تمہاری وجہ سے یعنی تمہیں عذاب سے بچانے کے لیے جھگڑا کر رہا اور جھوٹ بول رہا تھا اور تم نے ہی میرے خلاف گواہی دے دی ہے۔“

مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ نے ان آیات واحادیث کا مفہوم خوب صورت پنجابی شعار میں بیان فرمایا ہے کہ:

جو کجھ قول تے فعل بندیاں دے، دن تے رات فرشتے
اوہ وی آکر دین گواہی ، دس طور سرشتے
پر کافر سخت کمال انکاروں ،کرن قبول نہ کائی
بند زباں اونہاندی ہو سی ،قدرت مہر لگائی
بولن ہتھ تے پیر اوہناندے ، دسے بدن جو ہوئی
اکھاں ،کن بھی دین گواہی ،باقی عذر نہ کوئی
طعنے ،جھڑکاں ،پھٹکاں دیون ،کافر عضواں تائیں
آکھن سانوں جھوٹھیاں کر کے ،لے سو تسیں سزائیں
منکر ہو ئیاں تمامی بچدے کیتی تساں تباہی
عضو کہن بلایا سانوں قدرت نال الٰہی
رکھیا جس تہاڈی تابع ،دنیا وچ اسانوں
ہن اوسے قدرت نال بلایا ، آکھیا سچ تسانوں
تسیں مالک نال مخالف ہوئے ، نعمت شکر بھلایا
ظلم کیتا تساں اوپر اپنے ،سانوں نال مرایا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میزان عدل

حشر کے دن انسانوں کی نیکیوں اور برائیوں کا موازنہ کرنے اور انہیں تولنے کے لیے ایک ترازو قائم کیا جائے گا جس کے دو پلڑے ہوں گے۔ایک میں نیکیاں اور دوسرے میں برائیاں رکھی جائیں گی۔ پھر ان کا وزن کیا جائے گا۔جس شخص کی نیکیوں کا وزن بھاری ہوا اسے پروانہء جنت عطاء فرما دیا جائے گا۔اور جس کی برائیوں والا پلڑا بھاری ہوا اسے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ارشاد خداوندی ہے:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُوْنَ ○ (سورۃ اعراف 8-9)

''اس دن حق وانصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا۔جن کے (نیکیوں والے) پلڑے بھاری ہوئے ،پس وہی لوگ فلاح پائیں گے اور جن کے (نیکیوں والے) پلڑے ہلکے ہوئے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیات کے ساتھ ناانصافی کی وجہ سے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔''

قرآن حکیم کے آخری پارے میں میزان عدل کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُمُّهُ هَاوِيَةٌ ○ وَمَا اَدْرَاكَ مَاهِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ ○

(سورۃ قارعہ 6-11)

''پس جن لوگوں کے (نیک اعمال والے) پلڑے بھاری ہوئے وہ دل پسند زندگی (یعنی جنت) میں ہوں گے اور جن (کی نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہوئے تو ان کا ٹھکانا (جہنم کا) گڑھا ہوگا۔اور آپ کیا جانیں کہ وہ گڑھا کیا چیز ہے؟ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔''

یہ وزن اعمال اور ترازو کی تنصیب صرف اہل ایمان کے لیے ہوگی۔انہیں کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اعمال کو تولا جائے گا۔کافروں مشرکوں اور منافقوں کی اگر کوئی نیکیاں ہوں گی تو انہیں تولنے کے لیے ترازو قائم نہیں کیا جائے گا۔کیونکہ کافروں کے نیک اعمال کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و قیمت اور قبولیت نہیں ہے۔صرف اہل ایمان کے اعمال صالحہ ہی درجۂ قبولیت حاصل کرتے ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي هُزُوًا ○ (سورۃ کہف: 105-106)

”یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا۔پس ان کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور قیامت کے دن ہم ان کے لیے میزان قائم نہیں کریں گے۔یہ جہنم ہی ان کا بدلہ ہے کیونکہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑاتے رہے۔“

یہ آیات طیبات روز حشر میزان کے قیام کی وضاحت اور صراحت کرتی ہیں کہ اہل ایمان کی نیکیوں کا وزن کرنے کے لیے ترازو قائم کیا جائیگا اور اس ترازو میں حق وانصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا۔جن سعادت مندوں کی نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ ابتدأ ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جن کے اعمال صالحہ والا پلڑا ہلکا اور گناہوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے نیک اعمال بجالانے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔آمین!

قیامت اور حشر کے دوسرے مختلف امور کی طرح نیکیوں کو تولنے کا مرحلہ بھی انتہائی پریشانی،خوف اور غم کا مرحلہ ہوگا اور ہر انسان وزنِ اعمال کے وقت شدید گھبراہٹ کا شکار ہوگا۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ جہنم کے عذاب کو یاد کر کے رونے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے عائشہ! کیوں رو رہی ہو۔سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا! آج جہنم کی آگ یاد آئی تو مجھے بے ساختہ رونا آگیا۔اچھا آپ یہ تو فرمایئے کہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد فرمائیں گے؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَمَّا فِیْ ثَلَاثَۃِ مَوَاطِنَ فَلَا یَذْکُرُ اَحَدًا ۔عِنْدَ الْمِیْزَانِ۔حَتّٰی یَعْلَمَ اَیَخِفُّ مِیْزَانُہٗ اَوْ یَثْقُلُ ۔وَعِنْدَ الْکِتَابِ حَتّٰی یُقَالَ ھَائُمُ اقْرَئُوْا کِتَابِیَہْ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیْنَ یَقَعُ کِتَابُہٗ اَفِیْ یَمِیْنِہٖ اَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ ۔وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَھْرَیْ جَھَنَّمَ ۔ (سنن ابی داؤد۔کتاب السنۃ۔باب فی ذکر المیزان)

''قیامت کے دن تین مقامات ایسے ہوں گے جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔(۱) میزان یعنی وزنِ اعمال کے وقت کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہے یا بھاری ہے۔(۲) نامہء اعمال کی تقسیم کے وقت کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا یہاں تک اسے علم ہو جائے کہ اس کا صحیفہء اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور وہ پکار اٹھتا ہے کہ لوگو! آؤ میری کتاب پڑھو۔یا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں تھمایا جاتا ہے۔(۳) پل صراط کو عبور کرتے وقت بھی کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔جب اس پل کو جہنم دونوں کناروں پر رکھا جائے گا۔''

روز حشر کے یہی وہ تین مقامات ہیں جن کا تذکرہ ہم کر رہے ہیں۔نامہء اعمال کا تفصیلی ذکر پہلے ہو چکا ہے۔میزان عدل کے حقائق عرض کیے جا رہے ہیں اور پل صراط سے گزرنے کی کیفیات بھی ان شاء اللہ العزیز آج ہی کے خطبہ میں بیان کی جائیں گی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیامت کی ہولناکیوں، سختیوں اور تلخیوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔آمین!

نبی کریم ﷺ کے خادم خاص سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دربار رسالت میں عرض کی۔اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کے دن میری شفاعت ضرور فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کام تو میں کروں گا۔جناب انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔اے اللہ کے رسول ﷺ حشر کے دن میں آپ کو کہاں تلاش

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اُطْلُبْنِي اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی شان الصراط)

"سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر پل صراط کے پاس آپ سے ملاقات نہ کرسکا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے قریب تلاش کرنا۔ عرض کی۔ اگر وہاں بھی زیارت نہ کرسکوں تو فرمایا پھر حوض کوثر پہ میرے پاس آ جانا کیونکہ میں ان تینوں مقامات پر کہیں نہ کہیں ضرور مل جاؤں گا۔"

کلمہء شہادت کا وزن

حشر کے میدان میں ہر انسان کے ہر عمل کا وزن کیا جائے گا اور کوئی بھی نیکی میزان عدل سے مستثنیٰ نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ "کلمہء شہادت" اور اقرار توحید و رسالت کو بھی ترازو میں تولا جائے گا۔ متعدد احادیث مبارکات میں قیامت کے دن کلمہء شہادت کے وزن کا بطور خاص تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ ان میں سے ایک "حدیث بطاقہ" ہے۔ بطاقہ کا معنیٰ کاغذ کا وہ ٹکڑا ہے جس پر کلمہء شہادت لکھا ہوا ہوگا۔ آیئے! اس بابرکت، مقدس اور عظیم الشان "وظیفہ" کے اجر و ثواب اور "وزن" کی اہمیت کو حدیث طیبہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امام الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ ﷺ نے کلمہء شہادت کے وزن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"قیامت کے دن میری امت کا ایک گنہگار دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ساری مخلوق یہ منظر دیکھ رہی ہوگی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيُنْشَرُ لَهٗ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ ۔

''پس اس کے سامنے اسکے گناہوں اور جرائم کے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے ۔ ہر رجسٹر اتنا طویل وعریض ہوگا کہ جہاں تک اس مجرم کی نظر جائے گی وہاں تک اسے اپنے گناہوں کا رجسٹر کھلا ہوا نظر آئے گا۔''

محترم حضرات! آپ تصور فرمائیں کہ اس صورت حال کو دیکھ کر اس گنہگار کی کیفیت اور حالت کیا ہوگی ۔ وہ یقیناً تھرتھر کانپ رہا ہوگا ۔ ندامت سے سر جھکائے کھڑا ہوگا۔ جہنم کا عذاب اس کے سامنے ہوگا۔ نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔ اسے یقین ہو جائے گا کہ ابھی چند لمحے بعد مجھے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ انہیں خیالات وتصورات میں گم ہوگا کہ رب العالمین کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائے گی۔ هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا ۔ کیا تم اپنے برے اعمال میں سے کسی کے انکاری ہو؟ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وہ عرض کرے گا۔ الٰہ العالمین ان ننانوے رجسٹروں میں جتنی برائیاں درج ہیں ۔ وہ سب درست ہیں ۔ میں ان میں سے کسی کا انکار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ تیرے اعمال تحریر کرنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ کہ تم نے کوئی گناہ نہ کیا ہو اور وہ تمہارے نامہ اعمال میں لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کریگا: لَا يَا رَبِّ میرے رب! ایسا ہرگز نہیں ہے۔ واقعتاً یہ سارے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ۔ اللہ کریم فرمائیں گے: اَفَلَكَ عُذْرٌ کیا تم کوئی عذر پیش کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا۔ (یا اللہ! کوئی ایک دو گناہ ہوتے تو میں عذر پیش کرتا۔ بھلا برائیوں کے ان ننانوے رجسٹروں پر میں کیا عذر پیش کروں یا بہانہ کرسکتا ہوں) لَا يَارَبِّ ۔ میرے رب! مجھے کوئی عذر پیش کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

پھر عرش الٰہی سے آواز آئیگی اَلَكَ عَنْ ذَالِكَ حَسَنَةٌ کیا تمہارے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ اپنی حیاتِ مستعار کے شب و روز پر نظر ڈالے گا تو فَيَهَابُ الرَّجُلُ گھبرا جائے گا۔ اسے اپنے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نظر نہ آئے گی۔ انتہائی گھبراہٹ، شرمندگی، پریشانی اور حیرانی کے عالم میں کانپتے ہونٹوں، نمناک آنکھوں اور لڑکھڑاتی زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے عرض کرے گا: لَا یَارَبِّ ! اے ارحم الراحمین! تیرے حضور پیش کرنے کے لیے میرے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہے۔ اس کی حالت کو دیکھ کر اللہ رب العزت محبت سے فرمائیں گے: بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةٌ کیوں نہیں تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ اور آج کے دن تجھ پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ وہ گناہگار اپنے دل میں سوچے گا کہ اگر میری ایک نیکی ہوئی بھی تو وہ گناہوں کے ان ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں میرا کیا سنوارے گی اور ایک نیکی مجھے کیا فائدہ دے گی۔ وہ انہیں سوچوں میں گم ہوگا کہ فَتُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ اسے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھما دیا جائے گا۔ اور حکم ہوگا کہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو ترازو کے دوسرے یعنی خالی پلڑے میں رکھ دو اور اُحْضُرْ وَزْنَكَ اپنی اس نیکی کا وزن کرو۔ وہ حیرانی سے عرض کرے گا: یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ اے میرے پروردگار! گناہوں کے تاحد نگاہ ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں کاغذ کے اس ٹکڑے کا وزن کیا ہوگا؟ ارشاد ہوگا: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ آج تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ تم اس کاغذ کیساتھ ننانوے رجسٹروں کا وزن کر کے تو دیکھو۔ چنانچہ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَ الْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ گناہوں کے ننانوے رجسٹر ایک پلڑے میں اور کاغذ کا وہ ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ جب وزن کیا جائے گا فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ تو ننانوے رجسٹروں کا وزن ہلکا اور کاغذ کی پرچی کا وزن بھاری ہو جائے گا۔ اور اس شخص کے لیے جنتی ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ وہ شخص مسرت اور حیرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ جب اس کاغذ کی پرچی کو کھولے گا تو اس میں لکھا ہوگا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(جامع ترمذی ابواب الایمان۔ باب ماجاء فی من یموت وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ)

عزیزانِ گرامی! یہ ایسا شخص ہوگا جسے کلمہ توحید کا اقرار کرنے کے بعد نیک اعمال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی مہلت اور موقع میسر نہیں آیا ہوگا۔ اور سعادت اندوز اسلام ہونے کے بعد جلد ہی اسے موت آگئی ہوگی۔ چونکہ کلمہ توحید کا اقرار گزشتہ زندگی کے گناہوں کی معافی اور مغفرت کا سبب ہے۔ اس لئے رب العالمین اقرار توحید کی بدولت ہی اس کے سارے گناہ معاف کر کے اسے جنت کا داخلہ نصیب فرمادے گا۔

پل صراط

امام الرسل جناب محمد مصطفے ﷺ نے روز حشر کے حالات و واقعات اور تفصیلات بیان کرتے ہوئے پل صراط کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ پل صراط کو جہنم کے دونوں کناروں پر نصب کر دیا جائے گا۔ جس کے نیچے دہکتی اور لپکتی ہوئی آگ ہوگی جسے ہزاروں سال جلا کر تپایا گیا ہوگا وہ پل بظاہر بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اور تمام انسانوں کو اس کے اوپر سے گزرنے کا حکم دیا جائے گا۔ اہل ایمان ،توحید پرست ، نیک ، فرماں بردار اور صالح انسان بخیر و عافیت اور بحفاظت پل کے اوپر سے گزر جائیں گے جبکہ مشرک ، منافق ، کافر اور نافرمان و بے عمل پل سے گزرتے ہوئے جہنم کی آگ میں گرا دیئے جائیں گے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ قرآن حکیم میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر شخص کو جہنم پر پیش کیا جائے گا تو اس سے مراد پل صراط سے گزرنا ہی ہے۔ جیسا کہ سورۃ مریم میں فرمایا گیا ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ○ (سورۃ مریم: 71-72)

''اور تم میں ہر ایک اس جہنم پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ کام قطعی طے شدہ ہے جسے پورا کرنا آپ کے پروردگار کے ذمہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں تو (جہنم سے) نجات دے دیں گے اور ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔''

نبی اکرم ﷺ کے مشہور صحابی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَنِیْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَۃِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّیْفِ
(صحیح مسلم۔کتاب الایمان۔باب معرفۃ طریق الرؤیۃ)

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا۔''

رسول مقبول ﷺ کا فرمان ہے:

ثُمَّ یُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰی جَھَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَۃُ وَ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ دَحْضٌ مَزَلَّۃٌ فِیْھَا خَطَاطِیْفُ وَ کَلَالِیْبُ وَحَسَکٌ تَکُوْنُ بِنَجْدٍ فِیْھَا شُوَیْکَۃٌ یُقَالُ لَھَا السَّعْدَانُ۔
(صحیح مسلم۔کتاب الایمان۔باب معرفۃ طریق الرؤیۃ)

''پھر پل کو جہنم پر رکھا جائے گا اور شفاعت شروع ہوگی اور لوگ کہیں گے۔ اے اللہ! سلامتی عطاء فرما، آپ ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! وہ پل کیسا ہوگا؟ فرمایا۔وہ ایک پھسلنے کا مقام ہے۔ جہاں ٹیڑھے، لمبے اور چوڑے کانٹے ہوں گے۔ان کانٹوں کے سر ''سعدان'' کے کانٹوں کی طرح خم دار ہوں گے۔''

آپ پل صراط کی حالت کا تصور فرمائیں تو رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے کہ نیچے دہکتی اور لپکتی ہوئی آگ ہوگی جسے ہزاروں سال جلا کر تیار کیا گیا ہوگا۔اس شعلے مارتی آگ کے اوپر ایک پل۔جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا۔رکھ دیا جائے گا اور تمام انسانوں کو اس پل کے اوپر سے گزرنے کا حکم کیا جائے گا یہ ایسا خوفناک، حیران کن اور ہیبت ناک منظر ہوگا جسے دیکھ کر ہر انسان! اپنے باپ، بیٹے، بھائی، بہن، بیوی، بچے، دوست، احباب، عزیز واقارب، رشتہ دار اور رفقاء کو بھول جائے گا۔کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا اور کوئی شخص کسی کے کام نہ آسکے گا۔عام انسان اور امتی تو رہے ایک طرف وہاں تو کسی نبی، پیغمبر اور رسول کو بھی دم مارنے کی جرأت اور جسارت نہیں ہوگی۔ام المومنین سیدہ عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث پاک پہلے بیان ہوچکی ہے کہ جن تین مقامات پر امام الرسل ﷺ بھی کسی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کو یاد نہیں کریں گے۔ان میں ایک مقام۔عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ پل صراط ہے جب اسے جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَ كَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاذان۔باب فضل السجود)

”اور پل صراط کو جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا تو میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو ساتھ لے کر اس پل سے پار ہو جاؤں گا۔اس دن سوائے رسولوں کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔اور رسول بھی اس دن یہیں کہہ رہے ہوں گے۔اے اللہ! سلامتی عطاء فرما۔اے اللہ! سلامتی عطاء فرما۔“

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ جہنم کے اوپر پل صراط کو نصب ہوتا دیکھ کر ابتداءً تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھبرا جائیں گے مگر فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو طمانیت عطاء فرما دی جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہمراہ سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے کا شرف حاصل فرمائیں گے۔اس فرمان رسول سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان و مرتبہ اور مقام بھی عیاں ہوتا ہے کہ پل صراط کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت،شان اور مقام کو نمایاں کیا جائے گا۔مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خوفناک منظر پر بھی اپنی امت کو یاد رکھیں گے اور اپنی امت کے لوگوں کو بحفاظت اور بخیریت پل صراط عبور کروائیں گے۔لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنے اور کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر مسنون درود پاک پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پل صراط پر سے ہر انسان کو گزرنا ہوگا۔ نیک، صالح اور فرمانبردار لوگ اپنے اپنے عقائد واعمال کے مطابق پل صراط عبور کر جائیں گے جبکہ مشرک، کافر، منافق اور نافرمان لوگ پل سے نیچے جہنم کی آگ میں گر جائیں گے۔ جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث طیبہ میں ہے کہ نبی محترم، رسول معظم، رحمت مجسم جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے پل صراط سے گزرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

فَيَمُرُّ الْمُوْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّ مَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَ مَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب معرفة طریق الرؤیة)

''پس اہل ایمان اس پل کو عبور کر جائیں گے۔ بعض آنکھ جھپکنے کی مانند۔ بعض بجلی کی سی تیزی سے۔ بعض تیز ہوا کی طرح۔ بعض پرندوں کی طرح اڑ کر۔ بعض تیز رفتار گھوڑوں کی مانند اور بعض اونٹ سواروں کی طرح پل صراط سے گزریں گے۔ پس بعض اہل ایمان تو اس پل کو صحیح سلامت عبور کر جائیں گے اور بعض تکلیف اٹھا کر گزر جائیں گے اور بعض زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے۔''

یعنی پل صراط سے گزرنے کا یہ عمل ہر انسان کے عقیدہ، ایمان اور اعمال کے مطابق ہوگا۔ جو لوگ مشرک، کافر اور منافق ہوں گے وہ پل صراط سے نیچے گر جائیں گے اور جہنم کی ابدی اور دائمی سزا پائیں گے اور اہل ایمان، توحید پرست اور اسلامی عقائد واعمال کے حاملین اپنے فکر وعمل کے مطابق مختلف کیفیات سے پل عبور کریں گے، بعض گناہ گار اہل ایمان بھی پل صراط سے نیچے گر جائیں گے مگر ❶ اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد ❷ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی بدولت ❸ بعض دیگر لوگوں کی سفارش ❹ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کی وجہ سے جہنم سے نکال لیے جائیں گے اور انہیں پاک وصاف کر کے آخر کار جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث مبارکہ سے عیاں ہوتا ہے کہ پل صراط سے گزرنے والے انسانوں کی نو اقسام ہوں گی آٹھ قسم کے لوگ تو بخیر و عافیت پل صراط کو عبور کر جائیں گے مگر نویں قسم کے لوگ پل کے اوپر سے جہنم کی آگ میں گر جائیں گے۔ یعنی

1. بعض صالحین و ابرار پلک جھپکنے میں پل صراط سے گزر جائیں گے۔
2. بعض اعلیٰ اوصاف کے حاملین بجلی کی سی تیزی کے ساتھ پل صراط پار کریں گے۔
3. بعض سعادت مند پرندوں کی طرح اڑ کر پل صراط کراس کر جائیں گے۔
4. بعض نیک بخت تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑ کر پل سے گزر جائیں گے۔
5. بعض خوش قسمت تیز ہوا کی طرح پل صراط عبور کر لیں گے۔
6. بعض نیک لوگ اونٹوں کی رفتار سے پل عبور کریں گے۔
7. بعض فرماں بردار آہستہ آہستہ بچ بچا کر پل صراط سے پار ہو جائیں گے۔
8. بعض اہل ایمان کو پل سے گزرتے وقت زخم آئیں گے مگر وہ گرتے پڑتے پل عبور کر لیں گے۔...... اور...... نویں قسم کے لوگ وہ بد بخت، بد قسمت اور بد نصیب ہوں گے جو کوشش کرنے، زخمی ہونے اور تکلیف اٹھانے کے باوجود پل صراط کو عبور نہ کر سکیں گے اور پل کے اوپر سے آتش دوزخ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پلک جھپکنے میں پل صراط عبور کرنے والوں میں شامل فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

خلاصہء کلام یہ ہے کہ حشر کے دن، حساب کتاب کے وقت:

خدا بیٹھے گا جس دم عرش کی کرسی پہ محشر میں
وہ دن یوم سزا ہو گا وہ دن یوم جزا ہو گا

کہا جائے گا اپنے نامہء اعمال کو پڑھ لے
ہر انسان کے اعمال کا دفتر کھلا ہو گا

بہت روئیں گے فاسق نامہء اعمال کو پڑھ کر
وہ کھاتہ ہے کہ ہر قول و عمل جس میں لکھا ہو گا

کہا جائے گا اپنی قسمتوں کا فیصلہ کرلو
کسی پر آج کے دن ہرگز نہ ظلم ناروا ہو گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نیکو کار ہیں وہ دیکھ کر دفتر کو خوش ہونگے
انہیں کے واسطے فردوس کا رستہ کھلا ہو گا

کوئی جنت میں جائے گا کوئی دوزخ میں جائے گا
غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلہ ہو گا

فرشتے لے کے جائیں گے گنہگاروں کو دوزخ میں
ہر اک مجرم بڑے رنج وتعب میں مبتلا ہو گا

اگر اللہ نے محشر میں بخشی مجھ کو گویائی
وہاں میری زباں پر نغمۂ حمد و ثنا ہوگا

سورۃ تکاثر کی زیر بحث آیت کریمہ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ''خبردار! کاش تم یقینی طور پر جان لیتے کہ حشر اور قیامت کے دن تمہارے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔'' یہی سبق دے رہی اور نصیحت فرما رہی ہے کہ۔اے غافل انسان! آخرت کی فکر کر۔حشر میں کامیابی کا ساماں کر۔اور ایسے اعمال بجالا کہ روز حشر تیرا حساب آسان ہو جائے۔تیرا نامہ ءاعمال تیرے ہاتھ میں تھما دیا جائے۔میزانِ عدل میں تیری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے اور تو پل صراط سے بحفاظت اور بخیر و عافیت گزر جائے اور آخرکار تجھے ''جنت الفردوس'' میں داخلہ نصیب ہو جائے اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار اور رسول مکرم ﷺ کا فرماں بردار بن جائے۔کہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ؟ لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجاء ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو روز حشر عزت وسرخروئی اور کامیابی وکامرانی نصیب فرمائے۔آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر9

جہنم کی ہولناکیاں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○

(سورۃ تکاثر:6-7)

''البتہ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر ضرور تم اُسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔''

ہر قسم کی حمد وثناء خالق ارض وسماء کیلئے جس نے انسان کو احسن تقویم پیدا فرما کر اپنی تمام مخلوقات میں افضل، اعلیٰ اور اشرف بنایا اور اس کی رشد وراہنمائی کیلئے سلسلہء انبیاء جاری فرمایا۔ لاتعداد، بے شمار اور بے حساب درود وسلام سید البشر، امام الرسل، ہادیٔ کُل، ختم الرُّسل جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات اقدس واطہر پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر سب انبیاورسل کے آخر میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو ختم نبوت کا بے مثل و بے مثال منصب عطاء فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ربط کلام

سورۃ تکاثر دراصل انسان کو آخرت کی یاد دلانے والی، قبر، حشر، حساب اور جہنم کی سختیوں سے آگاہ کرنے والی اور آخرت کے عذاب سے حفاظت کیلئے نیک اعمال بجا لانے، عقائد ونظریات کی اصلاح اور برائیوں سے اجتناب کرنے کی ترغیب دینے والی سورت ہے، اس سورۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ احکام الٰہی سے روگردانی، اطاعت رسول سے بے رغبتی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کا جو راستہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ سراسر ہلاکت ،نقصان اور خسارے کا راستہ ہے اور اگر تم اس سے باز نہ آئے اور دنیوی جاہ وجلال اور مال ومنال کی طلب اور حصول میں اسی طرح مصروف ومشغول رہے تو موت کا ذائقہ چکھتے ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے غلط کار اور گناہ گار تھے اور تم نے کیا خسارے، گھاٹے اور نقصان کا سودا کیا۔ پھر تم پچھتاؤ گے لیکن اس وقت کا پچھتاوا اور افسوس کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ فرصت اور عمل کا وقت ختم ہو چکا ہوگا اور جزاء وسزا کی ابتدا ہو چکی ہوگی اور تمہیں قبر کے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور اگر تم نے دنیا کی یہ عارضی اور فانی زندگی اللہ رب العزت کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت میں گزاری ہوگی اور تم غفلت کا شکار نہ ہوئے ہو گے تو تمہیں ثواب قبر سے نوازا جائے گا اور تمہاری قبر کو تمہارے لیے جنت کا باغ بنا دیا جائے گا۔

پھر مقررہ وقت پر تمہیں قبروں سے نکالا جائے گا۔ ازسرِ نو زندہ کیا جائے گا اور دربار الٰہی میں حساب کتاب کیلئے حاضر کیا جائے گا۔ بعث بعد الممات کے وقت بھی تمہارے اعتقادات ونظریات اور اعمال وافعال کے مطابق ہی سلوک کیا جائے گا۔ قبروں سے نکلتے وقت فرشتوں کے استقبال اور ملاقات سے ہی تم اندازہ کر لو گے کہ میدان حشر میں تمہارے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ پھر حساب میں آسانی یا سختی، نامہء اعمال کی دائیں یا بائیں ہاتھ میں عطائیگی ،میزان عدل میں نیکیوں اور برائیوں کے وزن اور پل صراط کو عبور کرنے کے حالات و واقعات پیش آئیں گے پھر اگر تم ''جنتی ہو یا جہنمی''۔ ایک مرتبہ جہنم کو ضرور دیکھو گے۔ پھر اگر تم صاحب ایمان اور نیک وصالح ہوئے تو تمہارا ابدی ٹھکانا ہوگا ''جنت'' اور اگر کافر، مشرک ،منافق اور نافرمان ہوئے تو تمہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ جہنم اور دوزخ کیا ہے؟ یہی آج کا موضوع ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ○

''البتہ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جہنم کیا ہے؟

قیامت اور حشر کے دن حساب کے بعد کافروں، مشرکوں اور منافقوں کو مستقل طور پر دردناک عذاب کے جس مقام میں داخل کیا جائے گا اسے عربی میں ''جہنم'' اور فارسی میں ''دوزخ'' کہا جاتا ہے۔ بعض اہل ایمان بھی اپنی بداعمالیوں، نافرمانیوں اور جرائم کی وجہ سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے مگر اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد انہیں وہاں سے نکال لیا جائے گا اور عقیدۂ توحید کی بنیاد پر ''جنت'' میں پہنچا دیا جائے گا۔

''جہنم'' بہت بری قیام گاہ، ذلت آمیز مقام، عذاب کا گھر، از حد خوفناک مسکن اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں، منافقوں، فاسقوں اور فاجروں کیلئے تیار کر رکھا ہے۔ جہاں رہنے والے بدنصیب، بدبخت اور بدقسمت ہوں گے۔ جہاں آہیں بھرنے، نادم ہونے اور آنسو بہانے کے سوا کوئی کام نہیں ہوگا۔ جس میں بھڑکتی، دہکتی اور شعلے مارتی آگ ہوگی جو دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجے زیادہ گرم، تلخ اور شدید ہوگی۔ اس جہنم میں داخل ہونے والوں کیلئے آگ کے لباس، آگ کے بستر، آگ کے سائبان، آگ کی چھتریاں، آگ کی بیڑیاں اور آگ ہی کی زنجیریں ہوں گی۔ ان کو اوپر اور نیچے سے آگ ہی جلا رہی ہوگی۔ جہنمیوں کو دیا جانے والا پانی اتنا گرم ہوگا کہ پیٹ میں جاتے ہی انتڑیوں کو پگھلا دے گا۔ اہل جہنم کی خوراک زقوم ہوگی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور پیٹ میں گرم پانی کی طرح کھولے گا۔ دوزخی اپنے لیے موت کی دعا کریں گے مگر وہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ جہنم سے نکلنے کی درخواست کریں گے جسے مسترد کرتے ہوئے کہا جائے گا ''اسی میں سڑتے رہو اور میرے ساتھ بات بھی نہ کرو''۔ اور آواز آئے گی اے دوزخیو!

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○

''یہ ہے وہ آگ جسے تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔''

قرآن حکیم میں جہنم کو بِئْسَ الْمِهَادُ ''برا ٹھکانا'' بِئْسَ الْمَصِيْرُ ''لوٹنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی بری جگہ" بِئْسَ الْقَرَارُ "ٹھہرنے کی بری جگہ" اور سَاءَتْ مُرْتَفَقًا "بری آرام گاہ" کہا گیا ہے۔

جہنم کے نام

قرآن کریم کی متعدد آیات میں جہنم کے کئی درجات اور کئی نام بیان فرمائے گئے ہیں۔ جن میں چند اہم نام یہ ہیں۔ واضح رہے کہ یہ نام اور درجات عذاب کی اقسام اور شدت کے اعتبار سے ہیں۔

1۔ جہنم: یہ دوزخ کا مشہور و معروف نام ہے جسے قرآنی آیات میں بکثرت استعمال فرمایا گیا ہے مصر کے معروف محدث محمد عبدالفواد الباقی رحمہ اللہ کی جمع کردہ آیات کے مطابق قرآن مجید میں یہ لفظ ستتر (77) بار آیا ہے۔ اور آخرت کے مقام عذاب کے لئے اکثر یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ (سورۃ زمر:71)

"اور کافروں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغے انہیں کہیں گے۔ "کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے"۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ یعنی ہمارے پاس ڈرانے کے لئے رسول آئے تھے۔ مگر کافروں پر عذاب کا حکم ثابت ہو کر رہا۔"

2۔ سَعِیر: جہنم کا ایک نام "سَعِیر" ہے۔ جس کا معنی ہے دہکتی ہوئی آگ، قرآن مجید فرماتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحَابِ السَّعِيْرِ ۝ (سورۃ ملک 10-11)

''اور قیامت کے دن کافر کہیں گے کہ کاش ہم (دنیا میں ڈرانے والوں) کی باتیں دھیان سے سن لیتے اور سمجھ لیتے تو آج اس دہکتی ہوئی آگ والوں میں شامل نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔ پس دہکتی ہوئی آگ والوں پر لعنت ہو۔''

3۔ **جَحِيْم**: قرآن مجید کے آخری پارے میں جہنم کو ''بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا'' کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (سورۃ نازعات:34-39)

''پس جب بہت بڑی آفت (یعنی قیامت) آجائے گی۔ اس دن یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی ہوگی۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ کے گڑھے کو ہر دیکھنے والے کے سامنے لایا جائے گا۔ پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی تو اس کا ٹھکانا بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا ہوگا۔''

4۔ **هَاوِيَةٌ**: گہری کھائی۔ جہنم کا یہ نام بھی قرآن حکیم میں ذکر کیا گیا ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ (سورۃ قارعہ:8-11)

''اور جس کے (نیکیوں والے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانا ''گہری کھائی'' ہوگا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ گہری کھائی کیا ہے؟ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔''

5۔ **اَلْحُطَمَةُ**: چکنا چور کر دینے والی۔ یہ بھی جہنم کا ایک نام اور درجہ ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ (سورۃ ھمزہ:4-9)

''خبردار! وہ شخص یقیناً چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور آپ کیا جانیں کہ وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیسی ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی خوب بھڑکائی آگ ہے جو دلوں پر چڑھ جائے گی اور ہر طرف سے ان پر بند کر دی جائے گی اور وہ اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے) ہوں گے۔''

6- سَقَر: جھلس دینے والی۔ یہ بھی جہنم کا ایک قرآنی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ (سورۃ مدثر: 26-29)

''عنقریب میں اسے جھلسا دینے والی جگہ جھونک دوں گا اور آپ کو کیا علم کہ وہ جھلسا دینے والی جگہ کیا ہے؟ وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (وہ تو) کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔''

7- لَظٰی: شعلہ مارنے والی آگ، جہنم کا یہ نام بھی قرآنی آیات میں بیان ہے:

كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ (سورۃ معارج:15-18)

''خبردار! وہ تو شعلہ مارنے والی آگ ہوگی جو کھالوں کو ادھیڑ دے گی۔ وہ ہر شخص کو اپنی طرف بلائے گی جس نے حق سے پیٹھ پھیری اور منہ موڑ لیا، اور مال جمع کیا اور سنبھال کر رکھا۔''

8- وَيْل: ہلاک و برباد کرنے والی۔ جہنم کا ایک نام ''وَيْلٌ'' بھی رکھا گیا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شُعَبٍ ۝ لَا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

(سورۃ مرسلات: 29-34)

''چلواس (دوزخ) کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ ٹھنڈک پہنچانے والا نہ آگ کی تپش سے بچانے والا ہے۔ یہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی (یوں محسوس ہوگا) جیسے زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے۔''

جہنم کی آگ

جہنم میں سب سے بڑا عذاب آگ ہی کا ہوگا جسے قرآن کریم میں دہکتی ہوئی آگ، بڑھکتی ہوئی آگ، بھڑکائی ہوئی آگ، شعلے مارنے والی آگ اور جھلس دینے والی آگ کہا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجے زیادہ گرم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم رسول معظم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا:

نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ تِسْعِيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا۔

(رواہ مسلم۔ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا باب جہنم، اعاذنا اللہ منھا)

'' تمہاری یہ دنیا کی آگ جسے آدم علیہ السلام کا بیٹا جلاتا ہے جہنم کی آگ کا سترھواں حصہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم (انسانوں کو جلانے کے لئے تو یہ دنیا کی) آگ ہی کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ آگ تو دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرم ہے اور اس کا ہر حصہ اس دنیا کی آگ کے برابر گرم ہے۔"

جہنم کی آگ کا مقصد انسانوں کو جلا کر خاک بنانا نہیں ہے کیوں کہ اس کے لئے تو دنیا کی آگ ہی کافی تھی جو چند لمحوں میں انسان کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔لیکن جہنم کی آگ تو کافروں، مشرکوں اور منافقوں کو مستقل عذاب دینے کے لیے تیار کی گئی ہے لہٰذا دنیا کی آگ سے کئی درجے زیادہ گرم ہونے کے باوجود جہنم کی آگ انسانوں کو جلا کر ختم نہیں کرے گی بلکہ انہیں مسلسل اور مستقل عذاب میں مبتلا رکھے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ○ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ○ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ○ (سورۃ اعلیٰ: 11-13)

"اور اس (نصیحت) سے تو انتہائی بد بخت ہی اجتناب کرے گا جو بہت بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہ اس آگ میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا:

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ (سورۃ مدثر: 28-29)

"جہنم کی آگ نہ باقی رکھے گی۔اور نہ چھوڑے گی (بلکہ وہ آگ) کھال کو جلا ڈالے گی۔"

جہنم کی آگ جونہی کبھی ہلکی ہونے اور بجھنے لگے گی تو اس کے نگران فرشتے اسے فوراً بھڑکا دیں گے اور لمحہ بھر کے لیے بھی جہنم کی آگ کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیں گے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ○ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ط كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل: 97)

"اور قیامت کے دن ہم ان (گمراہوں) کو چہروں کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے کر کے اٹھائیں گے۔ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔جب کبھی وہ بجھنے لگے گی تو ہم اسے ان پر اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو بھڑکانے اور تیز کرنے کے لیے ''داروغہ جہنم'' کو مقرر کر رکھا ہے۔ جو ہمہ وقت جہنم کی آگ کو بھڑکا رہا ہے اور قیامت تک بلکہ اس کے بعد بھی مسلسل بھڑکاتا رہے گا، سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

رَءَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَقَالَا الَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارِ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَهٰذَا مِیْكَائِیْلُ۔

(صحیح بخاری۔کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملا ئکة فی السماء......)

''میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے کہا کہ یہ جو آگ جلا اور بھڑکا رہا ہے یہ جہنم کا داروغہ ''مالک'' ہے میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل ہے۔''

جہنم کی آگ، اس کی حدت اور شدت کو دیکھ کر تو سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام بھی گھبرا گئے تھے جیسا کہ سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جناب جبریل علیہ السلام نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے جس وقت عام طور پر آیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کو بے وقت آتا دیکھ کر کھڑے ہو گئے (کہ خیریت ہو، اس وقت پتہ نہیں جبریل علیہ السلام کیوں آئے ہیں؟) اور جبریل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام خیریت تو ہے میں تیرے چہرے پر رنج و غم کے آثار دیکھ رہا ہوں اور تمہارے چہرے کی رنگت بھی بدلی ہوئی ہے۔ جناب جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہنم کی آگ کو جلانے اور بھڑکانے کا منظر دیکھ کر آیا ہوں، اس وجہ سے شدید پریشان ہوں، تو رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا جِبْرِیْلُ صِفْ لِیَ النَّارَ وَانْعَتْ لِیْ جَهَنَّمَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَمَرَ جَهَنَّمَ فَاُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفُ عَامٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اَمَرَ فَاُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفُ عَامٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اَمَرَ فَاُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفُ عَامٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ لَا يُضِيْءُ شَرَرُهَا وَلَا يُطْفَأُ لَهَبُهَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْاَنَّ قَدْرَ ثُقْبِ اِبْرَةٍ فُتِحَ مِنْ جَهَنَّمَ لَمَاتَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا مِنْ حَرِّهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ اَنَّ خَازِنًا مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ۔ بَرَزَ اِلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا لَمَاتَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلِّهِمْ مِنْ قُبْحِ وَجْهِهٖ وَمِنْ نَتْنِ رِيْحِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ اَنَّ حَلْقَةً مِنْ حِلَقِ سِلْسِلَةِ اَهْلِ النَّارِ نَعَتَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وُضِعَتْ عَلٰى جِبَالِ الدُّنْيَا لَارْفَضَتْ وَمَا تَقَارَّتْ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَسْبِيْ يَا جِبْرِيْلُ لَا يَنْصَدِعُ قَلْبِيْ فَاَمُوْتُ......

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار)

’’اے جبریل! میرے سامنے جہنم کی آگ کی حقیقت اور کیفیت بیان کرو۔ تو جبریل علیہ السلام نے کہا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہنم کے بارے میں حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال تک مسلسل جلایا گیا یہاں تک اس کی آگ کی رنگت سفید ہوگئی۔ پھر حکم دیا تو اسے مزید ایک ہزار سال تک جلایا گیا جس سے اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال تک مزید جلایا گیا تو وہ سیاہ اور تاریک ہوگئی۔ اس کی چنگاریاں چمکتی نہیں ہیں اور نہ شعلے بجھتے ہیں۔ اس ذات الٰہ کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا۔ اگر جہنم سوئی کے ایک سوراخ جتنی بھی کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے زمین کی ساری مخلوقات مر جائیں۔ اور اس اللہ کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر جہنم کا ایک داروغہ زمین والوں کی طرف ظاہر ہو جائے تو اسکی بدصورتی اور بدبو کے باعث تمام اہل زمین فوت ہو جائیں۔ اس ذات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الٰہی کی قسم، جس نے آپ کو سچا دین دے بھیجا ہے کہ اگر جہنم کی زنجیر کا ایک حلقہ۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور اسفل سافلین میں پہنچنے تک نہیں ٹھہرے گا۔ جبریل علیہ السلام کی زبانی ''نار جہنم'' کی یہ تفصیلات سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! بس کرو۔ کہیں میرا دل پاش پاش نہ ہو جائے اور میں مر نہ جاؤں۔''

اسی طویل حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے کہ نبی معظم ﷺ جبریل علیہ السلام کے مکالمہ سے فراغت کے بعد باہر نکلے اور آپ ﷺ کا گزر انصار کی ایک جماعت کے قریب سے ہوا جو ہنس اور کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار!

اَتَضْحَكُوْنَ وَ وَرَاءَ كُمْ جَهَنَّمُ فَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَمَا اَسَغْتُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصَّعُدَاتِ تَجَاْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار)

''تم ہنس رہے ہو اور جہنم تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو تمہاری ہنسی بہت کم ہو جائے اور تم زیادہ تر روتے ہی رہو اور تمہیں کھانا پینا بھی اچھا نہ لگے اور تم جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور پریشانی کے ازالہ کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرو۔''

آپ غور فرمائیں! کہ جہنم کی آگ کتنی سخت، شدید اور خوفناک ہے کہ اس کی تفصیلات سن کر اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد مصطفےٰ ﷺ اتنے غمگین، افسردہ اور پریشان ہوئے کہ آپ کو اپنے دل کی حرکت کے بند ہونے اور موت واقع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ استغفر اللہ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ (سنن ابن ماجہ۔کتاب الزھد،باب الحزن والبکاء)

''اللہ تعالیٰ کی قسم !اگر تمہیں وہ معلومات حاصل ہو جائیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ تر روتے رہو اور بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لیے جنگلوں اور صحراؤں کی طرف نکل جاؤ۔''

جہنم کے دروازے

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے جہنم کے سات دروازے بنائے ہیں جن میں سے جہنمیوں کو گزار کر دوزخ میں داخل کیا جائے گا اور دوزخیوں کو مختلف حصوں اور طبقات میں تقسیم کر کے جہنم کے دروازوں کی طرف لے جائے گا۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ (سورۃ حجرات 43-44)

''اور یقیناً ان تمام (شیطان کے پیروکاروں) کے لیے جہنم ہی وعدے کی جگہ ہے۔اس جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ایک تقسیم شدہ حصہ ہے۔''

تقسیم شدہ حصہ سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی گناہ کے مجرم الگ کر دیئے جائیں گے اور وہ سب ایک ہی دروازہ سے داخل ہوں گے۔جیسے دہریے ایک دروازے سے،مشرک الگ دروازہ سے،منافق الگ دروازے سے وغیرہ وغیرہ۔بالفاظ دیگر جہنم کے ہر طبقہ کے لیے الگ الگ دروازہ ہوگا اور یہ طبقات بھی سات ہی ہوں گے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان کے نام یہ ہیں،جہنم......سعیر......لظی......حطمہ......سقر......جحیم اور ہاویہ......
اور جہنم کا لفظ ان سب طبقات کے لیے عام بھی ہے۔اور پہلے طبقہ کا نام بھی ہے۔ اور بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے ان طبقات کے لیے گنہگاروں کی یوں تقسیم کی ہے۔ پہلے طبقہ جہنم میں گناہ گار مسلمان ...... دوسرے طبقہ ''سعیر'' میں یہود ...... تیسرے طبقہ ''لظی'' میں نصاریٰ ...... چوتھے طبقہ ''حطمہ'' میں صابئین ...... پانچویں طبقہ ''سقر'' میں مجوس ...... چھٹے طبقہ ''جحیم'' میں مشرک اور ساتویں طبقہ ''ہاویہ'' میں منافق۔ جو سب سے نچلا طبقہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(تیسیر القرآن سورۃ حجر:44)

مجرموں کی درجہ بندی کے مطابق انہیں جہنم کے دروازوں تک لے جانے اور انہیں جرائم کی نوعیت کے مطابق الگ الگ حصوں میں تقسیم کر کے مختلف دروازوں کے ذریعے جہنم میں داخل کرنے کا ذکر کتاب الٰہی کے چوبیسویں پارے میں بھی ہے کہ:

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ط قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

(سورۃ زمر آیت 72.71)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا، انہیں گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ جہنم پر پہنچ جائیں گے۔ تو اس (جہنم) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغے ان (کافروں) سے کہیں گے۔ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے پروردگار کی آیات پڑھ کر سناتے اور تمہارے اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر کافروں پر عذاب کا حکم ثابت ہو کر رہا۔ انہیں کہا جائے گا کہ: جہنم کے دروازے سے داخل ہو جاؤ۔ تم ہمیشہ اس جہنم میں رہو گے، پس تکبر کرنے والوں کے لیے یہ برا ٹھکانا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کافروں ،مشرکوں اور منافقوں کو جہنم میں داخل کرنے کے بعد اس کے دروازے بند کر دیے جائیں گے اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيَاتِنَا هُمْ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ○ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ○ (سورۃ بلد:19-20)

’’اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہی بائیں ہاتھ والے ہیں۔ان کے لیے (قیامت کے دن، چاروں طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی۔‘‘

سورۃ ھمزہ میں جہنم کے دروازوں کی بندش کا ذکر یوں فرمایا گیا کہ:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○ (سورۃ ھمزہ:5-9)

’’وہ جہنم تو اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر جھانکے گی (یعنی دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی) وہ آگ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں (ہر طرف سے) بند ہوئی ہوگی۔‘‘

اسی جہنم اور اس کی آگ کا تذکرہ سورۃ تکاثر کی زیر بحث آیات میں کیا گیا ہے کہ:

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○

’’یقیناً تم ضرور جہنم کو دیکھو گے، پھر اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔‘‘

اللہ رحیم وکریم ہم سب کو جہنم کی آگ اور دوسری سزاؤں سے محفوظ و مامون فرمائے۔آمین!

ہلکا ترین عذاب

جہنم کے عذاب سے ہر وقت ڈرنا اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے۔جہنم میں مختلف جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو ان کے گناہوں کے مطابق عذاب دیا جائے گا۔کسی کو انتہائی سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔بعض لوگوں کو درمیانے درجے کا عذاب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے گا اور کچھ لوگوں کو جہنم کے ہلکے عذاب میں رکھا جائے گا۔ مگر وہ ہلکا عذاب بھی اتنا سخت ہوگا کہ اس کا تصور کر کے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ آیئے! حدیث رسول کی روشنی میں جہنم کے ہلکے ترین عذاب کا حال جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کے ہلکے ترین عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اَدْنٰـی اَهْـلِ النَّارِ عَذَابًا يَّنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب اهون اهل النار عذابا)

''بے شک دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی گرمی کی وجہ سے اس آدمی کا دماغ ابل رہا ہوگا۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ میں ہے بعض مجرمین کو جہنم کا ہلکا عذاب یوں دیا جائے گا کہ ان کے پاؤں کے نیچے ''آگ کے انگارے'' رکھے جائیں گے جس سے ان کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

آپ غور فرمائیں! کہ اگر جہنم کے ہلکے ترین عذاب کی صورت یہ ہے تو اوسط درجے اور سخت ترین عذاب کی کیفیت کیا ہوگی اور شدید ترین عذاب میں مبتلا مجرموں کا حال کیا ہوگا؟ الامان والحفیظ۔

ساری زندگی عیش وعشرت میں گزارنے والا، دنیا میں ہر قسم کی نعمتوں سے مستفید ہونے والا اور اس عارضی زندگی کو عیش وآرام اور خوشحالی میں گزارنے والا جب قیامت کے دن جہنم کے عذاب کی ایک جھلک دیکھے گا تو دنیا کی ساری لذتوں اور آرام کو بھول جائے گا۔ اور اسے محسوس ہوگا کہ اس نے زندگی بھر کبھی سکون واطمینان دیکھا ہی نہیں ہے، خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يُـؤْتـٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فِـي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَءَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ۔

(صحیح مسلم۔کتاب المنافقین۔باب فی الکفار)

''قیامت کے دن جہنم جانے والوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بہت زیادہ نازونعم کی زندگی گزاری ہوگی۔اسے دوزخ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تم نے دنیا میں کوئی نعمت دیکھی؟ اور کیا کبھی دنیا میں عیش وآرام نصیب ہوا؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تیری ذات کی قسم! میں نے زندگی بھر کبھی عیش وآرام دیکھا ہی نہیں ہے۔''

حضرات! ہمارے لیے غوروفکر کا مقام ہے کہ آج ہم دنیا کی لذتوں اور عارضی آرام کی خاطر حلال وحرام، جائز وناجائز، صحیح اور غیر صحیح میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں کرتے۔ہمارا مطمع نظر محض دنیا کا حصول اور مال ودولت کا ارتکاز ہے۔اور ہم نے دنیا کی خاطر آخرت کو فراموش کر دیا اور جہنم کے عذاب سے بے خوف ہو گئے ہیں۔یاد رکھیے! یہ دنیا عارضی، فانی اور ختم ہو جانے والی ہے۔اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔وہاں کا عذاب بھی دائمی اور عیش وآرام بھی ابدی ہے۔اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والوں کا شکوے اور گلے کے انداز میں ذکر فرمایا ہے اور آخرت کو یاد رکھنے کی تاکید وتلقین فرمائی ہے۔اللہ کریم کا فرمان ذیشان ہے:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ○

(سورۃ اعلیٰ 17.16)

''بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔''

یاد رکھیے! یہ دنیا دارالعمل اور آخرت دارالجزاء ہے۔اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔اس عارضی زندگی میں اپنے عقائد واعمال کی اصلاح فرمالیجیے، نیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال کا ذخیرہ کر لیجئے، اعمال صالحہ کی دولت جمع کیجئے، جلدی کیجئے، گناہوں سے تائب ہو جائیے، آئندہ زندگی عبادت الٰہ اور اطاعت مصطفیٰ میں گزاریے، ابھی کمر بستہ ہو جائیے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن جہنم کو دیکھ کر پچھتانا پڑے۔ حیران و پشیمان ہونا پڑے۔ اور ذہن نشین فرمائیے کہ وہاں کی ندامت و پشیمانی کسی کام نہیں آئے گی۔ جو کرنا ہے ابھی کر لیجئے!

دو روزہ زندگانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے
یہ دنیا آنی جانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

یہ ڈھلتی چھاؤں ہے تیرا شباب اور تیری خوشحالی
یہ دو دن کی جوانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

حیات جاودانی کا ذریعہ ہے عمل تیرا
اسی میں کامرانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

گیا جو وقت تیرے ہاتھ سے وہ پھر نہ آئے گا
زمانہ بہت باقی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

تیرے اسلاف نے زورِ عمل سے دی بدل دنیا
انہی کی تو نشانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

نصیب بے عمل تو میرے پیغام عمل کو سن
یہی راز نہانی ہے جو کرنا ہے ابھی کر لے

تیری منزل ہے یاں سے دور، اور یہ عالمِ فانی
سرائے کاروانی ہے، جو کرنا ہے، ابھی کر لے

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی آخرت سنوارنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ و مامون رہنے کے لیے اپنے عقائد و اعمال کو درست کرنے کی توفیق اور ہمت فرمائے۔ آمین!

قرآنی تبصرہ

انسانوں کی اصلاح اور انہیں دوزخ سے ڈرانے کے لیے قرآن حکیم کی متعدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیات میں جہنم، اہل جہنم، نار جہنم اور عذاب جہنم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے ہم چند قرآنی آیات اور ان کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

❶ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (سورۃ النساء:56)

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات سے انکار کیا انہیں ہم عنقریب جہنم کی آگ میں داخل کریں گے جب ان کے جسم کی کھالیں جل جائے گی تو ہم اس کے بدلے دوسری نئی کھالیں پیدا فرمادیں گے۔ تاکہ وہ عذاب کا اچھی طرح ذائقہ چکھیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''

یعنی جہنم کی آگ جب ایک مرتبہ انسانی جلد کو جلا دے گی تو فوراً دوسری جلد پیدا کر دی جائے گی تاکہ یہ لوگ جہنم کی آگ میں مسلسل جلتے رہیں اور بار بار جلنے کی اذیت اور تکلیف برداشت کریں۔

❷ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَا اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(سورۃ یونس:27)

''جن لوگوں نے برے کام کیے تو انہیں ان کے گناہ کے مطابق ہی بدلہ ملے گا۔ ان پر ذلت مسلط ہوگی۔ انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔ ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے ان پر رات کے سیاہ پردے پڑے ہوئے ہوں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

یعنی دوزخی لوگوں کے چہروں پر ذلت، ندامت اور سیاہی چھائی ہوئی ہو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

گی۔ مایوسی، ناامیدی اور خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے اور ہمیشہ آگ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

3 بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ○ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ○ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ○ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ○ (سورۃ فرقان 11-14)

''بلکہ وہ لوگ تو قیامت کو جھٹلا رہے ہیں اور جو قیامت کی تکذیب کرے تو اس کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ جب وہ جہنم، دور سے ان کو دیکھے گی تو اس کے جوش و خروش کی آوازیں یہ خود ہی سن لیں گے اور جب انہیں جہنم کی کسی تنگ (وتاریک) جگہ میں جکڑے ہوئے ڈالا جائے گا تو وہاں ہلاکت یعنی موت کو پکاریں گے۔ (اس وقت انہیں کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو آواز دو۔''

یعنی جہنم میں ہر مجرم کے لیے اتنی تنگ جگہ ہوگی جہاں سے وہ ہل بھی نہ سکے گا نیز ایک ہی نوعیت کے کئی مجرم ایک ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور جہنم کی آگ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ اس وقت مصیبت اور عذاب سے گھبرا کر موت کو پکاریں گے کہ کاش موت ہی آ کر ہماری دردناک مصیبتوں کا خاتمہ کر دے تو انہیں کہا جائے گا کہ ایک موت کیوں مانگتے ہو، آج اگر تم ایک سے زیادہ موتوں کو پکارو تب بھی تم اس عذاب سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

4 وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ○ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ (سورۃ فاطر:36-37)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ تو ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور نہ ہی ان سے جہنم کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ اور ہم ہر ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس جہنم میں چیخ چیخ کر کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں (اس جہنم سے) نکال لے کہ ہم نیک عمل کریں گے ان اعمال کے علاوہ جو (پہلے) کیا کرتے تھے۔ (اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس تو (اس عذاب سے) ڈرانے والا بھی آیا تھا۔ پس اب عذاب کا مزا چکھو کیونکہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

5 اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ (سورۃ نبا:21-30)

''یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ جو سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ وہ مدتوں اسی میں پڑے رہیں گے۔ نہ وہ اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی مشروب کا۔ بس ان کے لیے تو گرم پانی اور بہتی پیپ ہوگی۔ یہ (ان کے اعمال کے مطابق) پورا پورا بدلہ ہے۔ بلا شبہ وہ تو کسی حساب کی امید ہی نہیں رکھتے تھے اور وہ تو ہمیشہ ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ساری چیزیں لکھ کر محفوظ کر رکھی تھیں (انہیں کہا جائے گا) اب مزا چکھو، ہم تمہارے لیے عذاب کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کریں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں تو قرآن حکیم کی سینکڑوں آیات میں جہنم کے عذاب کی تفصیلات اور حقائق بیان فرمائے گئے ہیں مگر ہم نے اختصار کے باعث قرآن مجید کے صرف پانچ مقامات سے چند آیات اور ان کے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ اگر انسان صرف ان آیات کا ہی بغور مطالعہ کر لے تو یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ جہنم انتہائی برا ٹھکانہ، عذاب کا گھر اور آگ کا مقام ہے جو کافروں، منافقوں اور مشرکوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ بعض اہل ایمان بھی اپنے گناہوں کی سزا کے طور پر جہنم میں پھینکے جائیں گے مگر اپنے برے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد انہیں وہاں سے نکال لیا جائے گا اور پاک وصاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

چنانچہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِامْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِالْحَيَاتِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ......وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً ۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب صفۃ الجنۃ والنار)

''(قیامت کے دن حساب کے بعد) جب جنتی لوگ جنت میں اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (جب چاہے گا فرشتوں کو) حکم دے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اسے جہنم سے نکال لو۔ پس ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا کہ وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں ''نہر حیات'' (زندگی بخش نہر) میں ڈالا جائے گا جس سے وہ اس طرح (نئے سرے سے) اگ آئیں گے جیسے کسی ندی کے کنارے دانہ اگ آتا ہے (یعنی فوراً ہی شگفتہ اور تر و تازہ ہو جائیں گے) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا تم نے دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ (ندی کے کنارے) زرد رنگ کا لپٹا ہوا بارونق پودا اگتا ہے۔''

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے اس امر کی صراحت اور وضاحت فرمادی کہ گناہ گار اہل ایمان کو ان کے گناہوں کی سزا کے بعد ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ اوران کے اجسام کو تروتازگی، نظافت اور شگفتگی عطاء فرما کے مستقل طور پر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی توحید کے انکاری، نبی محترم ﷺ کی رسالت کے باغی، قیامت کو جھٹلانے والے، منافقت کی زندگی بسر کرنے والے اور دہریے قسم کے لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْهَا۔ اللہ کریم ہم سب کو جہنم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

جہنمیوں کی خوراک

دوزخی جب بھوک اور پیاس سے بے تاب اور بدحال ہوجائیں گے تو انہیں کھانے کے لیے بدبودار اور کانٹے دار ''تھوہر'' مہیا کیا جائے گا جس کے پتے چوڑے، خاردار اور ذائقہ کڑوا ہوگا ایسے بدنصیبوں کو پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا یا زخموں کی غلیظ پیپ پلائی جائے گی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ قرآن عزیز میں جہنمیوں کی خوراک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝

(سورۃ صافات 62-68)

''کیا یہ (جنت کی مہمانی) بہتر ہے یا تھوہر کا درخت۔ بے شک ہم نے اس تھوہر کو ظالموں کے لیے آزمائش بنادیا ہے۔ بے شک وہ ایسا درخت ہے جو بھڑکتی ہوئی آگ کی تہہ میں اگتا ہے۔ اس کے خوشے شیطان کے سروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہیں۔پس یقیناً وہ دوزخی اسی کو کھائیں گے اور اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے بعد انہیں پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ پھر انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہی لوٹنا ہوگا۔"

یعنی جب اہل جہنم بھوک اور پیاس کی شدت سے "الجوع" ہائے بھوک اور "العطش" ہائے پیاس پکارنے لگیں گے تو انہیں جہنم کے اس حصہ کی طرف لے جائے گا جہاں بہت سے تھوہر کے درخت اگے ہوئے ہوں گے تو وہ دوزخی بھوک کے مارے انہیں کھانے کی کوشش کریں گے مگر وہ حلق میں پھنس جائے گا جس پر انہیں پانی کی طلب ہوگی تو پیپ ملا ہوا انتہائی گرم پانی دیا جائے گا اور پھر انہیں واپس ان کے اصل ٹھکانوں یعنی بھڑکتی ہوئی آگ والے حصہ میں پہنچا دیا جائے گا۔قرآن مجید کے پچیسویں پارے میں دوزخیوں کی خوراک کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے:

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْىِ الْحَمِيْمِ ○ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ○ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○ (سورۃ دخان:43۔50)

"بے شک تھوہر کا درخت،گناہ گاروں کا کھانا ہوگا۔تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے درمیان تک لے جاؤ۔پھر انتہائی گرم پانی کا عذاب اس کے سر کے اوپر انڈیل دو(پھر کہا جائے گا،اب عذاب) چکھ،بے شک تو بڑا معزز اور مکرم بنا پھرتا تھا،یہ ہے وہ(جہنم کا عذاب) جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔"

تھوہر کے علاوہ کانٹے دار گھاس،زہریلی جھاڑیاں اور بدبودار گندا پانی بھی دوزخیوں کو دیا جائے گا جسے وہ اپنی بھوک اور پیاس مٹانے کے لیے کھانے اور پینے کی کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے مگر وہ اپنی کڑواہٹ اور بدبو کے باعث حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اگر وہ زبردستی اسے پیٹ میں اتار بھی لیں گے تو اس سے ان کی بھوک اور پیاس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ (سورۃ غاشیہ 5-7)

''اہل جہنم کو ایک کھولتے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔ کانٹے دار سوکھی ہوئی گھاس (ضریع) کے علاوہ ان کا کوئی کھانا نہیں ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک مٹائے گا۔''

کتاب الٰہی کے انتیسویں پارے میں ہے کہ:

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَا يَاْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ (سورۃ حاقۃ: 35-37)

''پس آج (قیامت) کے دن یہاں اس (دوزخی) کا کوئی دلی دوست نہیں ہے۔ اور زخموں کے دھوون (پیپ) کے سوا کوئی کھانا نہیں ہے۔ جسے گناہ گاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھائے گا۔''

سورۃ مزمل میں دوزخیوں کی خوراک کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(سورۃ مزمل: 12-13)

''ہمارے پاس (جہنمیوں کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔''

قرآن مجید کی ان آیات میں دوزخیوں کے لیے چار قسم کے کھانوں کا ذکر کیا گیا ہے:

① ۔ زَقُّوْم :۔ بدبودار، کانٹے دار اور کڑوا تھوہر کا درخت۔

② ۔ ضَرِيْع :۔ زہریلی، خاردار اور بدبودار خشک گھاس۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

③۔غِسْلِیْن :۔زخموں کی دھوون کی غلاظت۔

④۔ذَا غُصَّۃٍ:۔حلق میں پھنس جانے والا کھانا۔

چونکہ جہنم میں داخل کیے جانے والے مجرم کئی قسم کے ہوں گے لہٰذا ہر قسم کے دوزخیوں کے لیے خوراک بھی مختلف ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اہل جہنم کو مختلف ادوار میں مختلف خوراکیں دی جائیں۔یعنی کسی وقت زقوم، کسی دن ضریع، کبھی غسلین اور کبھی ذاغصۃ سے جہنمیوں کی ''تواضع'' کی جائے گی۔

حضرات!دوزخیوں کی خوراک اور غذا کی یہ وہ تفصیلات ہیں جو قرآنی آیات میں بیان فرمائی گئی ہیں۔دنیا میں حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر رنگارنگ کے لذیذ اور انواع واقسام کے کھانے کھا کر پیٹ بھرنے والے سوچ لیں کہ کل قیامت کے دن جہنم میں انہیں کیا دیا جائے گا؟ اللہ کریم محفوظ فرمائے۔آمین!

جہنمی مشروبات

جس طرح ہماری عبرت ونصیحت کے لیے قرآنی آیات میں اہل جہنم کے ناپسندیدہ ماکولات، ناگوار طعام اور بدبودار خوراک کا ذکر کیا گیا ہے۔اسی طرح دنیا والوں کو جہنم کے عذاب سے پوری طرح واقف کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے مشروبات کا تذکرہ بھی کیا ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب، جہنم کی شدت اور آخرت کی ہولناکیوں سے ڈر کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوجائیں۔نیک اور صالح بن جائیں اور ایسے اعمال خیر سرانجام دیں جن کی وجہ سے جہنم کے عذاب سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں دوزخیوں کے لیے چار قسم کے مشروبات کی تفصیل بیان فرمائی ہے:

①۔مَاءٌ حَمِیْمٌ :۔انتہائی گرم کھولتا ہوا پانی۔

②۔مَاءٌ صَدِیْدٌ :۔زخموں سے بہنے والی پیپ اور خون۔

③۔مَاءٌ کَالْمُھْلِ:تیل کی تلچھٹ جیسا یا پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم مشروب

④۔غَسَّاق :۔سیاہ، زہریلا اور بدبودار مشروب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ قرآن عزیز کے ستائیسویں پارے میں فرماتا ہے:

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝

(سورۃ واقعہ: 51-56)

''پھر اے جھٹلانے والے گمراہو! تم تھوہر کا درخت کھانے والے ہو۔ اسی سے تم اپنے پیٹ بھرو گے۔ پھر تمہیں کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ جسے تم پیاس کی بیماری والے اونٹ کی طرح پیو گے۔ جزا کے دن یہی تمہاری مہمانی ہوگی۔''

کتاب الٰہی کے چھبیسویں پارے میں جہنمی مشروب کا ذکر یوں ہے:

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝ (سورۃ محمد: 15)

''اور اہل نار کو ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔''

قرآن مبین کی سورۃ حج بیان فرماتی ہے کہ:

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (سورۃ حج: 19-22)

''پس وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ ان کے سروں پر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کے پیٹوں کی ہر چیز اور چمڑوں کو پگھلا دیا جائے گا اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ وہ غم کے مارے جب بھی وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اسی جہنم میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (انہیں کہا جائے گا کہ) اب جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کے ایک ایک لفظ سے جہنمیوں کی ذلت، مسکنت، عذاب، پریشانی، تکلیف اوران کے ساتھ ہونے والے سلوک کی حقیقت معلوم ہورہی ہے۔مگر افسوس! کہ آج کے زندہ انسانوں کی اکثریت اس سے سبق، نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔کل قیامت کے دن جب ان حالات کا سامنا پڑا تو پھر لوگ چیخیں گے، چلائیں گے اور دنیا میں واپسی کا مطالبہ کریں گے تاکہ نیک اعمال کر کے تلافی مافات کرسکیں مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی اور انہیں دردناک عذاب میں دھکیل دیا جائے گا۔قرآن کریم کے تیرھویں پارے میں جہنمی لوگوں کو دیے جانے والے مشروب کا تعارف یوں کروایا گیا ہے:

مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ○ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ○ (سورۃ ابراھیم:16-17)

”اور اس (دنیا) کے بعد (کافروں کے لیے) جہنم ہے اور اسے وہاں پیپ والا پانی پلایا جائے گا۔ جسے وہ زبردستی گھونٹ گھونٹ کر کے پینے کی کوشش کرے گا اور اسے مشکل سے ہی حلق سے اتار سکے گا۔اور اسے ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی مگر وہ مر نہیں سکے گا۔اور اس کے آگے ایک اور سخت عذاب ہوگا۔“

اسی طرح دوزخیوں کو تیل کی تلچھٹ جیسا یا پگھلے ہوئے تانبے کی طرح بدبودار اور انتہائی گرم مشروب بھی پینے کے لیے دیا جائے گا۔جس کا تذکرہ کتاب الٰہی کے پندرھویں پارے میں کیا گیا ہے:

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○ (سورۃ کہف:29)

”بلاشبہ ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پینے کے لیے جو پانی دیا جائے گا وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا جوان کے چہروں کو جلا ڈالے گا۔ بدترین ہے یہ مشروب اور انتہائی برا ٹھکانا ہے۔''

تیل کی تلچھٹ جیسا جہنمی مشروب ایسا گرم ہوگا کہ منہ کو لگاتے ہی پینے والے کے چہرے کو جلا کر رکھ دے گا جیسا کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بِـمَاءٍ كَالْمُهْلِ " كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَى فِيهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ (المستدرک للحاکم۔ کتاب الاھوال حدیث 8966)

''پگھلے ہوئے تانبے کا پانی، تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جب اسے منہ کے قریب کیا جائے گا تو پینے والے کے منہ کا گوشت جل کر اس میں گر جائے گا۔''

دوزخیوں کے چوتھے مشروب کا نام ''غساق'' ہے۔ یہ سیاہ رنگ کا بدبودار اور زہریلا مشروب ہوگا۔ استغفر اللہ

جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں فرمایا:

وَإِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَشَرَّ مَآبٍ ○ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ○ وَّآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ○

(سورۃ ص:55۔58)

''اور بے شک سرکشوں کے لیے بہت ہی برا ٹھکانا ہے یعنی جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ تو بہت ہی بری جگہ ہے۔ یہ ہے (سرکشوں کا انجام) اب وہ مزا چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور بدبودار پیپ کا اور اسی قسم کی کئی دوسری چیزوں کا۔''

یہ جہنمی مشروب ''غساق'' ایسا بدبودار، زہریلا اور غلیظ ہے کہ اس کا ایک ڈول ہی ساری دنیا کو بدبو میں مبتلا کرنے کے لیے کافی ہے جیسا کہ جناب ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْ اَنَّ دَلْوَ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا۔
(المستدرک للحاکم۔کتاب الاھوال حدیث 8959)

''اگر''غساق'' کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے گا تو وہ ساری دنیا والوں کو بدبودار کر دے۔''

اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیے کہ مولائے کریم! ہم سب کو جہنم کی سزاؤں، عذابوں اور سختیوں سے محفوظ فرمائے اور اس کے لیے اپنے عقائد، اعمال، کردار اور سیرت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے اور آخرت کی کامیابی اور جہنم سے آزادی کے لیے اپنی زندگی کو قرآن وحدیث کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔یاد رکھیے! جہنم انتہائی برا ٹھکانا ہے جہاں کا طعام تھوہر، ضریع، غسلین اور ذا غصہ ہے جبکہ جہنم کا مشروب حمیم، صدید، کالمھل اور غساق ہے۔اہل جہنم کو وہاں کوئی سکون بخش، فرحت افزا اور پینے کے قابل مشروب نہیں دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا○ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ○ وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ○ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ○ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ○

(سورۃ نبا:24۔30)

''جہنمی اس جہنم میں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی اچھے مشروب کا۔ سوائے گرم پانی اور بدبودار پیپ کے۔یہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہے۔ بلاشبہ وہ تو کسی حساب کی امید نہیں رکھتے۔اور انہوں نے ہماری آیات کو ہر طرح جھٹلایا۔اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا تھا۔(انہیں کہا جائے گا) اب عذاب کا مزہ چکھو۔ہم تمہارے لیے عذاب کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کریں گے۔''

یہ ہے جہنمی مشروبات کی تفصیل جو ہم نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکات سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے لیے جنتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماکولات ومشروبات کا انتظام کرے یا جہنمی طعام اور مشروبات کا اہتمام کرے۔ اللہ کریم ہم سب کو ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

دوزخیوں کی چیخ وپکار

اہل جہنم جب اپنی آنکھوں سے دہکتی ہوئی آگ اور عذاب کی مختلف اقسام کو دیکھیں گے اور انہیں لوہے کی زنجیریں، آگ کی بیڑیاں اور عذاب کے طوق پہنا کر جہنم میں پھینکا جائے گا تو روئیں گے۔ واویلا اور چیخ وپکار کریں گے۔ دربار الٰہی میں منت و سماجت کریں گے کہ ہمیں ایک مرتبہ اس دردناک عذاب سے بچا لیا جائے، جہنم سے نکال لیا جائے اور اس انواع واقسام کے عذابوں سے نجات دے دی جائے اور ہمیں ایک بار واپس دنیا بھیج دیا جائے تو بخدا! ہم لمحہ بھر بھی نافرمانی نہیں کریں گے۔ نیک بن کر زندگی گزاریں گے۔ عقیدہ توحید اپنائیں گے۔ رسولوں پر ایمان لائیں گے اور صالحین جیسے اعمال بجالائیں گے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں جہنمیوں کی چیخ وپکار، التجا واستدعا، منت اور سماجت، دنیا میں واپسی کی خواہش اور نیک اعمال کے وعدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم اختصار کا لحاظ کرتے ہوئے چند آیات مقدسات اور ان کے سادہ ترجمہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اکیسویں پارے میں ہے:

وَلَوْ تَرٰى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰاهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ○ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(سورۃ سجدہ:12۔14)

"اور کاش! آپ (قیامت کے دن یہ منظر) دیکھیں جب مجرم اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ (اور کہیں گے) اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پروردگار! ہم نے (عذاب) دیکھ لیا اور سن لیا۔ پس اب ہمیں واپس (دنیا میں) بھیج دے تا کہ ہم نیک عمل کریں، اب تو ہمیں یقین آ گیا ہے۔ (جواب دیا جائے گا) اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری وہ بات پوری ہو گئی (جو میں نے کہی تھی) کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔ پس اب اپنی اس حرکت کا مزہ چکھو کہ تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا لھذا ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ اور اپنے اعمال کے بدلے میں اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔''

روز حشر نافرمانوں اور بدعملوں کا یہ حال ہوگا کہ:

رو رو کہسن دنیا اندر بھیج ربا اک واری
مَن قرآن حدیث نبی دی کریئے تابعداری
حکم ہوسی ہن دنیا اندر ہرگز کسے نہ جانا
وچ عذاب جہنم اندر دائم برا ٹھکانا

قرآن مجید کے بائیسویں پارے میں دوزخیوں کی چیخ و پکار کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے:

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ○ (سورۃ فاطر 37)

''اور وہ دوزخی، جہنم میں چیخ چیخ کر کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نکال لے تا کہ ہم نیک عمل کریں، ان اعمال کے علاوہ جو پہلے کرتے تھے۔ (انہیں جواب دیا جائے گا کہ) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا، اب اس عذاب کا مزہ چکھو۔ پس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے۔"

کتاب الٰہی کا اٹھارہواں پارہ جہنمیوں کی آہ و بُکا کی تفصیل یوں بیان کرتا ہے:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○

(سورۃ مومنون:106۔108)

"اہل جہنم کہیں گے۔اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی اور ہم واقعی گمراہ قوم تھے۔اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے۔ پس اگر ہم دوبارہ ایسا جرم کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔(اور) اسی آگ میں پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

آپ غور فرمائیں! کہ اللہ تعالیٰ کس قدر غصہ میں ہوں گے کہ اہل جہنم کو دھتکار دیں گے اور اپنے ساتھ کلام کرنے کی بھی اجازت نہیں دیں گے اور ان ظالموں کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا اب قیامت کے ہولناک منظر، جہنمیوں کی آہ و بکا اور جواب الٰہی کے حقائق جاننے کے لیے کتاب اللہ کے تیرہویں پارے، سورۃ ابراہیم کی آیات اور ترجمہ سماعت فرمائیے۔ارشاد الٰہی ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۚ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ○ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ○ وَقَدْ مَكَرُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (سورۃ ابراہیم: 42-52)

''اور تم کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اعمال سے غافل ہے۔ وہ تو انہیں اس دن کے لیے مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی وہ اپنے سر اٹھائے یوں تیز دوڑنے والے ہوں گے کہ ان کی اپنی نگاہ بھی ان کی طرف نہ مڑ سکے گی۔ اور ان کے دل (گھبراہٹ کی وجہ سے) اڑے جا رہے ہوں گے اور (اے نبی ﷺ!) آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مزید مہلت عطا فرما دے، ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور تیرے رسولوں کی اتباع کریں گے (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جنہوں نے اس سے پہلے یہ قسم کھائیں تھیں کہ تمہیں کبھی زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ایسے لوگوں کے مکانات میں آباد ہوئے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور تم پر یہ واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لیے کئی مثالیں بھی بیان فرما دی تھیں۔ اور ان لوگوں نے (حق کے خلاف) خوب تدبیریں کیں حالانکہ ان کی تدبیروں کا توڑ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود تھا اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطرناک تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔(اے نبی ﷺ !)پس آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب، انتقام لینے والا ہے۔اور جس دن زمین دوسری زمین سے تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیا جائے گا اور لوگ اکیلے، زبردست اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔اور اس دن آپ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے۔ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ رہی ہوگی۔تا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔یہ لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تا کہ اس کے ذریعہ انہیں (عذاب سے) ڈرایا جائے اور تا کہ لوگ یقین کر لیں کہ سچا معبود صرف ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تا کہ عقلوں والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔“

اپیلیں اور التجائیں

جب دوزخیوں کی آہ و بکا اور چیخ و پکار پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی اور دنیا میں واپسی کی درخواست مسترد کر دی جائے گی تو ”ڈوبتے کو تنکے کا سہارا“ کے مصداق جہنمی چند چھوٹی اور کم درجے کی تمناؤں کا اظہار کریں گے مگر ان کی بدعقیدگی اور بدعملی کی وجہ سے وہ آرزوئیں بھی پوری نہ ہو سکیں گی۔

1۔ جہنمی لوگ ”داروغہ جہنم“ سے درخواست کریں گے کہ تم ہی ہمارے حال پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کے زیادہ نہیں تو کم از کم ایک دن ہمارے عذاب میں تخفیف کروا دو۔جہنم کا داروغہ اور نگران انہیں ڈانٹ کر چپ کروا دے گا اور جھڑکتے ہوئے کہے گا کہ دنیا میں تم نے کبھی خیال نہیں کیا تھا، اب جتنی چاہے دعائیں کرو، تمہاری کوئی پکار قبول نہیں ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ ○ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ (سورۃ مومن:49۔50)

''اور دوزخی لوگ جہنم کے محافظوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ صرف ایک دن کے لیے ہمارے عذاب میں تخفیف کر دے۔ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے۔ جہنمی کہیں گے ہاں۔ تو وہ کہیں گے پھر تم خود ہی دعا کر لو اور کافروں کی دعا تو گم ہو جانے والی ہے۔''

2۔ داروغہ جہنم سے مایوس ہوکر دوزخی اپنے واقف کار جنتیوں سے درخواست کریں گے کہ تم ہی ہمارے حال پر رحم کرو، دنیوی تعلقات کو یاد کرو اور ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے جنتی چشموں کا تھوڑا سا پانی اور جنتی نعمتوں میں سے تھوڑی سی خوراک ہماری طرف پھینک دو۔ تاکہ ہم بھی اپنی بھوک اور پیاس مٹا سکیں تو جنتی جواب دیں گے کہ جنتی مشروبات و ماکولات کو تو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر حرام قرار دیا ہے اس لیے ہم کسی صورت تمہیں جنتی کھانا اور پانی مہیا نہیں کر سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ دوزخیوں کی اس درخواست اور اہل جنت کا جواب قرآن مجید میں ذکر فرماتے ہیں کہ:

وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ○
(سورۃ اعراف:50)

''اور دوزخی، اہل جنت کو آواز دیں گے کہ ''کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر بھی انڈیل دو'' یا جو رزق تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی میں سے کچھ (ہماری طرف) پھینک دو۔ اہل جنت جواب دیں گے کہ یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کافروں پر حرام کردی ہیں۔"

اس طرح دوزخیوں کی یہ اپیل بھی مسترد کر دی جائے گی اور انہیں جنتی طعام وشراب میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

3۔ جہنم کی طرف جانے والے منافق مرد اور عورتیں اہل جنت سے اپیل کریں گے کہ ہمیں روشنی کی ایک کرن ہی عطا کر دو تا کہ ہم بھی ہمیشہ کی تاریکی اور سیاہی کے چند لمحات کو منور کر سکیں۔ مگر منافقوں کی یہ خواہش بھی پوری نہ ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ ○ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○

(سورۃ حدید:13)

"اس (قیامت کے) دن منافق مرد اور عورتیں اہل ایمان سے درخواست کریں گے کہ "ہماری طرف دیکھو" تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر سکیں۔ انہیں کہا جائے گا کہ پیچھے دنیا میں لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لیے) نور تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے کے اندر رحمت یعنی جنت ہوگی اور باہر عذاب ہوگا۔"

4۔ جب جہنمیوں کی یہ تمام خواہشیں، تمنائیں، التجائیں اور اپیلیں مسترد کر دی جائیں گی تو آخر کار وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! ہمیں موت آجائے۔ ہمارا کام تمام کر دیا جائے اور ہمارا نام ونشان مٹا دیا جائے تا کہ ہم جہنم کے اس "عذاب الیم" سے تو چھٹکارا پا جائیں۔ مگر ان کی یہ خواہش بھی پوری نہیں کی جائے گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ قرآن حکیم دوزخیوں کی اس تمنا کا ذکر یوں فرماتا ہے:

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ○ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○

(سورۃ زخرف:74۔78)

''یقیناً مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی اور اس میں مایوس ہوکر پڑے رہیں گے۔اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۔اور وہ جہنمی پکاریں گے کہ اے مالک! (داروغہ جہنم) اب تو تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے تو اچھا ہے۔ وہ جواب دے گا۔تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت ہی کیا کرتے تھے۔''

اے کاش!

جب دوزخیوں کی تمام اپیلیں مسترد ،التجائیں نامنظور اور خواہشیں ٹھکرا دی جائیں گی تو ہر طرف سے مایوس ہوکر وہ کفِ افسوس ملیں گے،حسرت دیاس سے دنیوی زندگی کو یاد کریں گے اور کہیں گے۔اے کاش! ہم نے دنیا میں اللہ کے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا اور فلاں ،فلاں کو دوست اور راہنما بنانے کی بجائے رسول مکرم ﷺ کی اطاعت وفرماں برداری کرتا تو آج ہمیں اس ذلت ورسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا اور دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوتے۔قرآن حکیم فرماتا ہے۔

1 وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ (سورۃ فرقان:27۔29)

''اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا۔اے کاش! میں نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو واقعی دھوکے میں مبتلا کرنے والا ہے۔''

دنیا میں جو لوگ دوسروں کی پیروی کے باعث گمراہ ہوئے ہوں گے، جب انہیں جہنم میں پھینکا جائے گا اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ فلاں راہنما، مقتدا اور پیشوا کے پیچھے چلنے کی وجہ سے آج ہمیں جہنم کا ایندھن بنایا جا رہا ہے، تو وہ کہیں گے کہ آج اگر ہمیں راہ راست سے بھٹکانے والے نظر آ جائیں تو ہم انہیں ذلیل ورسوا کر کے پاؤں تلے روند ڈالیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

❷ ذَالِكَ جَزَاءُ أَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ (سورۃ حم السجدہ: 28-29)

''اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کا بدلہ تو یہ آگ ہے جس میں ہمیشہ کے لیے ان کا گھر ہوگا یہ بدلہ ہے اس بات کا جو وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور (قیامت کے دن) کافر کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ لوگ دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندیں (اور) تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہو۔''

قرآن کریم میں یہ بات بھی بڑی صراحت اور وضاحت سے بیان فرمائی گئی ہے کہ جن دنیوی سرداروں اور مذہبی پیشواؤں کی وجہ سے لوگ دین حق سے دور اور گمراہ ہوئے ہوں گے اور قیامت کے دن ایسے لوگ جب جہنم کی آگ میں پھینکے جائیں گے تو وہ دربار الٰہی میں عرض کریں گے کہ اے مولائے کریم! ہم تو فلاں فلاں حاکموں، سرداروں اور مذہبی راہنماؤں کی وجہ سے گمراہ ہوئے تھے لہٰذا انہیں ہم سے دگنا عذاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دے بلکہ ہمارے عذاب کا زیادہ حصہ بھی ان کے سروں پر ڈال دے کیونکہ وہی ہمارے دوزخ میں جانے کا سبب ہیں قرآن مجید فرماتا ہے:

❸ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكَافِرِيْنَ وَاَعَدَّلَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا لَّا يَجِدُوْنَ فِيْهَا وَلِيًّاوَّلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يَالَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ (سورۃ احزاب:64-68)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اپنا کوئی حامی و مددگار نہیں پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے۔ اے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تو اپنے سرداروں اور بڑوں کی فرماں برداری کی تھی تو انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے بہکا دیا، اے ہمارے پروردگار! انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت فرما۔''

حضرات! جہنم کی آگ، اس کے عذاب کی تفصیل، جہنمیوں کی خوراک، مشروبات، لباس، دوزخیوں کی چیخ و پکار اور ان کی حسرتوں، ناکامیوں، التجاؤں اور اپیلوں کا جو تعارف کروایا گیا ہے۔ اسی کے بارے میں سورۃ تکاثر اعلان فرما رہی ہے کہ:

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝

''تم ضرور اس جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کو دیکھو گے۔''

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝

''پھر تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم کے مراتب

سورۃ تکاثر میں اللہ تعالیٰ نے علم ویقین کے تین مراتب بھی بیان فرمائے ہیں:

1- علم الیقین: کسی چیز کے بارے میں پڑھ یاسُن کر علم حاصل کرنا۔

2- عین الیقین: کسی شئی کے متعلق آنکھوں سے دیکھ کر یقین حاصل کرنا۔

3- حق الیقین: کسی شئی کی حقیقت کو تجربے کے ذریعے جاننا۔

علماء تفسیر نے علم کے ان تین مراتب اور درجات کی تفہیم کے لیے کئی مثالیں دی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص کسی جگہ سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھ کر معلوم کر لیتا ہے کہ وہاں آگ ہے۔ اسے ''علم الیقین'' کہتے ہیں۔ اگر وہ انسان آگ کے نزدیک آکر اپنی آنکھوں سے اسے بھڑکتا ہوا دیکھ لیتا ہے تو اسے ''عین الیقین'' حاصل ہوگا۔ یعنی اس نے آگ کے شعلوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب وہ شخص آگ کے اتنا قریب آگیا کہ اسے آگ کی گرمی اور تپش محسوس ہونے لگی تو اب وہ ''حق الیقین'' کے درجے تک پہنچ گیا۔

اسی طرح کسی نے کتاب میں دریا کا ذکر پڑھا یا کسی سے سنا تو ''علم الیقین'' حاصل ہوا۔ اور دریا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ''عین الیقین'' کا درجہ حاصل ہوگیا اور اگر دریا میں چھلانگ لگا کر تجربہ کر لیا ''حق الیقین'' کے درجے کو پہنچ گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ آنکھوں سے دیکھ کر اور تجربے کے ذریعے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ محض پڑھ کر یا سن کر معلومات حاصل کرنے سے نہیں ہوتا۔

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

''سنی ہوئی بات مشاہدہ کے برابر نہیں ہوسکتی۔''

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (کوہ طور پر) مطلع کر دیا تھا کہ آپ کی قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معلوم ہو جانے کے باوجود غصے اور برہمی کا اظہار نہ فرمایا اور تورات کی تختیاں نہ پھینکیں۔ مگر جب واپس تشریف لا کر قوم کی اس غلط حرکت کا خود مشاہدہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور معائنہ فرمایا تو شدید غصہ آیا اور اسی غضب کی حالت میں تورات کی تختیاں زمین پر زور سے پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔" (تفسیر مظہری مترجم صفحہ 519 جلد 12)

قرآن عزیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عین الیقین حاصل کرنے کے بعد ان کے رد عمل کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے:

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ○ (سورۃ اعراف: 150)

"اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے واپس آئے تو فرمایا۔ تم نے میرے بعد بڑی نامعقول حرکت کی۔ کیا اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی۔ اور (موسیٰ علیہ السلام) نے تختیاں (زمین پر) پھینک دیں اور اپنے بھائی (ھارون) کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے، واپس تشریف لانے اور قوم کو ڈانٹنے کے واقعہ کی پوری تفصیل عرض کرنا اس وقت ہماری غرض نہیں ہے بلکہ صرف یہ سمجھانا اور بتلانا مقصود ہے کہ محض سننے سے علم کا وہ درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ جو دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور دیکھنے سے بھی علم کا وہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جو تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔

مشہور مفسر قرآن سید علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو ایک اور مثال سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے، وہ فرماتے ہیں:

عَلِمَ كُلُّ عَاقِلٍ بِالْمَوْتِ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَاِذَا عَايَنَ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَهُوَ عَيْنُ الْيَقِيْنِ وَاِذَا ذَاقَ الْمَوْتَ فَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۔ (روح المعانی صفحہ 260 ج 30)

"ہر صاحب عقل موت کے بارے میں یقینی علم رکھتا ہے کہ وہ ضرور آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی۔اور جب موت کے فرشتوں کو دیکھتا ہے تو اسے عین الیقین حاصل ہوتا ہے (کیونکہ اس نے آنکھوں سے دیکھ لیا) اور جب موت کو چکھ لیتا ہے تو ''حق الیقین'' ہو جاتا ہے۔(کیونکہ اس پر موت واقع ہو جاتی ہے)''

علم کے انہیں مراتب کی تفصیل رب تعالیٰ نے سورت التکاثر میں بیان فرمائی ہے۔اور انسان کو مخاطب کر کے اسے سمجھانے کے انداز میں فرمایا ''کاش! تم یقینی علم رکھتے کہ کثرت کی ہوس تمہیں ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے۔اور تمہیں پختہ یقین ہونا چاہیے کہ تم پر موت واقع ہونے کے بعد جہنم دکھائی جائے گی۔اور جب نافرمانوں اور کافروں کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو انہیں حق الیقین حاصل ہو جائے گا'' ارشاد ربانی ہے:

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝

''خبردار! آئندہ تمہیں معلوم ہو جائے گا۔پھر خبردار! عنقریب تم جان لو گے خبردار! اگر تم یقینی طور پر جان لو۔البتہ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔''

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 10

انعامات اور سوالات

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○ (سورۃ تکاثر)

''کثرت (کی ہوس) نے تمہیں غفلت میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی۔ خبردار! تم عنقریب جان لو گے۔ پھر خبردار! تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ خبردار! کاش تم یقینی طور پر معلوم کر لیتے، کہ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس (قیامت کے) دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب العالمین کے لیے خاص ہے۔ جو ساری کائنات کا خالق، مالک، رازق اور حاکم ہے۔ لاتعداد، بے شمار و بے حساب درود و سلام امام الانبیاء شافع روزِ جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر، جن کی بعثت وتشریف کے باعث اللہ رب العزت نے انسانیت کی رشد و رہنمائی کے لیے قرآن مجید، فرقان حمید کو نازل فرمایا اور اس کتاب کی ''سورت تکاثر'' میں دنیا کی مذمت، زیارت قبور، ثواب وعذاب قبر، قیامت اور حشر کی تفصیلات اور جہنم کی ہولناکیوں جیسے موضوعات بیان فرمائے۔

انعامات کی بازپرس

اس سورت مبارکہ کی آخری آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انسانوں سے انعامات الٰہی کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو ان گنت، لاتعداد اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے میرے احسانات وانعامات پر میرا شکر ادا کیا یا نہیں؟ اور کیا تم نے میری عطا کردہ نعمتوں کو میرے احکام کے مطابق استعمال کیا یا اپنی مرضی کی۔ ارشادِ ربانی ہے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○

''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کسی صورت بھی شمار نہیں کیا جا سکتا۔

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ○

(ابراہیم:34)

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم ان کا پوری طرح احاطہ نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان بڑا ناانصاف اور ناشکرا ہے۔''

اللہ رب العالمین نے اپنی مخلوقات کثیرہ میں سے ہمیں عظیم، اعلیٰ اور بہترین مخلوق ''انسان'' بنایا ہے۔ یہ اس کا اتنا بڑا احسان اور انعام ہے کہ ہم ساری عمر صرف اسی ایک نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ انسانوں میں سے پیدا فرمانے کے بعد پھر ہمیں امام الانبیاء، سید الانبیاء، شافع روز جزا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے پیدا فرمایا۔ یہ اس کا اتنا عظیم احسان ہے کہ ہم زندگی بھر رب کے حضور سجدے میں پڑے رہیں تو اس احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

خالق کائنات نے ہمیں آنکھیں، کان، دل، دماغ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سے نوازا ہے۔ ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن ہم سے باز پرس ہوگی۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ○

(بنی اسرائیل:36)

''بلاشبہ کان اور آنکھ اور دل (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں) ان سب کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں انسان سے سوال کیا جائے گا۔''

ان تین نعمتوں کے ذکر سے وہ ہزاروں نعمتیں یاد دلانا مقصود ہے۔ جو انسان کی شنوائی، بینائی اور دل سے متعلق ہیں ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے رب کی عطا کردہ ان نعمتوں کا حق ادا کیا؟

اگر ہم تھوڑا سا غور کریں تو یہ بات اظہر من الشّمس ہو جائے گی کہ کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے پیدا کیا ہے اور انسان کو اپنی عبادت (شکر) کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝ (زاریات:56)

''اور ہم نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے تخلیق فرمایا ہے۔''

اسی بات کو شاعر یوں بیان کرتا ہے:

جانور پیدا کیے تیرے رضا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
سارا جہاں تیرے لیے اور تو خدا کے واسطے

پانچ نعمتوں کا سوال

احادیث کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوسرے انعامات کے بارے میں باز پرس کے علاوہ پانچ نعمتوں کے متعلق بطورِ خاص سوال کرے گا۔ اور جب تک کوئی شخص ان پانچ سوالوں کا جواب نہ دے سکے گا۔ رب کائنات کے دربارِ عالی شان سے حرکت نہیں کر سکے گا۔ سب سے پہلا سوال عمر کے بارے میں ہوگا کہ اے انسان! تو نے اپنے رب کی عطا کردہ عظیم نعمت ''عمر'' کو کس چیز میں فنا کیا؟ دوسرا سوال عمر کے مخصوص حصے ''جوانی'' کے متعلق ہوگا کہ تو نے ایام شباب جو انسان کی قوت، طاقت، صحت اور صلاحیت کے دن ہوتے ہیں ...... اور جسے لوگ ''جوانی مستانی''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ...... کو کیسے گزارا؟ تیسرا سوال مال کے متعلق ہوگا کہ اے انسان! تو نے مال ودولت کو کیسے جمع کیا؟ حلال اور جائز طریقے سے یا حرام اور ناجائز ذرائع سے؟ اور چوتھا سوال اس جمع شدہ مال کے خرچ کرنے کے بارے میں کیا جائے گا کہ تو نے دولت وثروت کو کہاں کہاں خرچ کیا۔ نیکی کے راستے میں یا بدی کے راستے میں۔ رب کی فرمانبرداری میں یا اس کی نافرمانی میں۔ توحید کی اشاعت میں یا شرک کی ترویج میں۔ سنت کی تبلیغ میں یا بدعت کی تشہیر میں۔ رحمان کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق مال صرف کیا یا شیطان کے بہکاوے میں لگا رہا۔ مال کو خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کی یا فضول خرچی کا ارتکاب کیا۔ اور اے مالدار اور صاحب ثروت انسان! تو نے رب کی عطا کردہ دولت کو اللوں تللوں میں ضائع کیا یا اس کو محتاج، غریب، مسکین اور ضرورت مندوں پر صرف کیا۔

یہ بات بڑی توجہ کی متقاضی ہے کہ جس دولت کے حصول کے لیے ہم ہر جائز وناجائز طریقہ اختیار کرنا روا سمجھتے ہیں اور جسے خرچ کرنے میں ہم نے کبھی اسلامی حدود وقیود کا خیال نہیں رکھا۔ کل قیامت کے دن رب السموت والارض کے دربارِ عالی شان میں اس کے متعلق ہم سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر ہم نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات کو فراموش کر دیا تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کیا عذر پیش کریں گے۔

پانچواں سوال انسان سے اس کے علم اور عمل کے بارے میں ہوگا کہ اے انسان! کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور معلومات کے مطابق عمل کیا یا خواہش کا بندہ بنا رہا؟ اگر ان سوالات کے جوابات صحیح آ گئے تو انسان کامیاب وکامران ہوگا۔ وگرنہ وہیں سے سیدھا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ آیئے! رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے بابرکت الفاظ پڑھیے اور ان پانچ سوالوں کے جوابات تیار کرنے کی کوشش فرمایئے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

(جامع ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الحساب والقصاص)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدم کا بیٹا رب تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنے پاؤں کو ہلا نہ سکے گا جب تک اس سے پانچ سوال نہ کر لیے جائیں گے۔ ❶ اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں فنا کیا ❷ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کن امور میں صرف کیا ❸ اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا ❹ اور مال کو کہاں کہاں خرچ کیا ❺ جو علم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اس پر کتنا عمل کیا۔''

سچ فرمایا اللہ احکم الحاکمین نے کہ:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

''پھر قیامت کے دن تم سے نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

جوانی اور شباب

آپ نے غور فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ میں عمر کے ایک خاص حصے ''جوانی'' کے بارے میں بطور خاص ذکر کیا گیا ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ شباب اور جوانی کے ایام ہی ''حاصل زندگی'' ہیں انہیں دنوں میں انسان نیک نامی یا بدنامی کماتا ہے جوانی کو سنبھال کر رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق قرار پاتا اور شباب کو خراب کرنے والا رب العزت کی لعنت کا مستوجب ٹھہرتا ہے۔ نیک نوجوان اپنے والدین، عزیز واقارب اور اساتذہ کی عزت وشہرت کا سبب جبکہ بُرا نوجوان ان کے لیے ذلت ورسوائی اور خواری کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے ملّت کے ہر جوان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرے۔ نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرے۔ والدین کی عزت وخدمت کرے اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کرے۔ دانائے شیراز سعدی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقتِ پیری گرگِ ظالم می شود پرہیزگار

یعنی ایام شباب اور جوانی میں توبہ کر کے صالحانہ زندگی گزارنا پیغمبروں کی عادت اور سنت ہے۔ جبکہ بڑھاپے کی عمر میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت، رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور مخلوق کی خدمت کا جو لطف، سرور اور لذت جوانی میں حاصل ہوتی ہے وہ کیف اور مزہ بڑھاپے اور کبرسنی میں نصیب نہیں ہوتا۔ نبی رحمت جناب محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

"پانچ نعمتوں کو پانچ آفتوں سے پہلے غنیمت سمجھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ ❶ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ❷ اپنی صحت کو بیماری سے پہلے ❸ اپنی مالداری کو غربت اور افلاس سے پہلے ❹ اپنی فراغت کو مشغولیت اور مصروفیت سے پہلے ❺ اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔"

رسول مقبول ﷺ نے اس حدیث طیبہ میں انسانی حیات کے تمام گوشوں کی نشاندہی فرمادی ہے۔ اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے اور فائدہ اٹھانے کی ترغیب دلائی ہے اور حکم دیا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کو بامقصد اور نفع بخش بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی نوجوانوں کے واقعات بطورِ مثال بیان فرمائے ہیں تاکہ مسلمان نوجوان ان کی سیرت و کردار سے سبق حاصل کر کے اپنے اخلاق و اعمال اور سیرت و کردار کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کی جوانی کے امتحانات، جناب ابراہیم علیہ السلام کے عالمِ شباب کی خدمات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوجوانی کے حالات تو قرآن عزیز کے خاص موضوعات ہیں۔توحید پرست نوجوانوں کی راہنمائی کے لیے کتاب الٰہی کی سورۃ کہف میں اصحابِ کہف کی استقامت ، استقلال ، پامردی اور جرأت کو بطورِ خاص بیان فرمایا گیا ہے اور انہیں سبق دیا گیا ہے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا، امانت کا، دیانت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

آج ملت کے جوانوں کو سوچنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ۔

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

افسوس صد افسوس کہ ہمارے ملک کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نوجوانوں کو بگاڑنے ، انہیں راہِ راست سے بھٹکانے اور برائی کے راستے پر لگانے کے لیے انتہائی گھناؤنا کردار ادا کر رہا ہے۔لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ نوجوانوں کی اسلامی خطوط پر تربیت اور اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ والدین اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کریں، انہیں نیکی کی طرف راغب کریں۔تمام مسلمان اپنے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ، تفسیر، احادیثِ رسول پڑھائیں اور سیرتِ طیبہ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب کے مطالعے کا ذوق پیدا کریں اور انہیں ہر وقت نصیحت کریں۔

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے۔

ہر نعمت کے متعلق سوال

مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی میں اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے مختلف احادیث، آثار اور سلف کے اقوال کی روشنی میں ان انعامات کی تفصیل بیان کی ہے۔جن کے متعلق قیامت کے دن ہر شخص سے سوال کیا جائے گا۔ان کے ارشادات کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ جن نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔وہ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) امن (۲) صحت (۳) فراغت (۴) سننے کی صلاحیت (۵) دیکھنے کی استعداد (۶) مال (۷) اولاد (۸) ماکولات (۹) مشروبات (۱۰) مکانات (۱۱) نیند کی لذت (۱۲) بیوی (۱۳) جسم (۱۴) نفس کی خوشی (۱۵) عافیت (۱۶) جاہ وجلال (۱۷) لباس (۱۸) خلق۔

پھر امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جن نعمتوں کے متعلق استفسار کیا جائے گا اس میں کُلُّ شَیْءٍ مِنْ لَذَّةِ الدُّنْیَا لذت دنیا کی ہر شئے شامل ہے۔ (تفسیر قرطبی ص176-177 جزء20)

بعض مفسرین کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رہائش کے لیے مکان۔ جسم ڈھانپنے کے لیے کپڑا۔ بھوک مٹانے کے لیے کھانا اور پیاس بجھانے کے لیے پانی کے بارے میں قیامت کے دن پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوَی هٰذَا الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُهٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ عَوْرَتَهٗ وَ جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ (تفسیر قرطبی ص178 ج20)

”ان ضروری اشیاء کے علاوہ دنیا کی چیزوں میں آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں ہے۔ رہائش کے لیے مکان، تن ڈھانپنے کے لیے کپڑا، روٹی اور پانی۔“

بعض علماء تفسیر نے ان چار چیزوں کو باز پرس سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے قرآن عزیز کی آیات سے بھی استدلال فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام کو جنت میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا تھا، تو ارشاد فرمایا تھا:

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰی ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰی ۝ (سورۃ مریم:118-119)

”بلاشبہ تمہارے لیے جنت میں یہ سہولت ہے کہ یہاں نہ تمہیں بھوک لگے گی اور نہ تم ننگے ہوگے اور اس جنت میں نہ تمہیں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ ہی ستائے“

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یعنی بھوک کو مٹانا، جسم کو ڈھانپنا، پیاس کو بجھانا اور گرمی سے بچاؤ کے لیے مکان بنانا۔ یہ ہر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ لہٰذا ان کاموں پر مناسب مقدار سے جو مال و دولت خرچ ہوگا۔ اس کے بارے میں انسان سے باز پرس نہیں ہوگی۔ باقی ہر نعمت الٰہی کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہم سب کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ان گنت، لاتعداد، بے شمار، بے حساب ولامحدود نعمتوں کو جائز طریقے سے استعمال کریں اور ان انعامات الٰہیہ پر اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کریں۔ اگر ہم احسانات الٰہی پر اس کے شکر گزار ہوں گے تو وہ ہمیں مزید نعمتوں سے نوازے گا اور اگر ہم نے ناشکری کی تو پھر دنیا میں بھی اور آخرت میں سزا کے مستحق ہوں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ (ابراہیم:7)

''اور جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔''

شاعر حقیقت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ نے ہماری توجہ اسی طرف مبذول کرواتے ہوئے خوبصورت انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ پنجابی اشعار میں فرماتے ہیں:

احسان لکھ تیرے اُتے پروردگار دا
فیر اوہدا بندیا توں شکر نئیں گزار دا

ساری دی ایہہ ساری کائنات تیرے واسطے
ایہہ دن تیرے واسطے ایہہ رات تیرے واسطے

تیرے لئی زمین آسمان تیرے واسطے
اوہ کملیا! ایہہ دونویں ای جہان تیرے واسطے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نئیں کیتا رب دی جناب تیرے واسطے
آفتاب تیرے لئی مہتاب تیرے واسطے
اوہ تاریاں دے بلدے چراغ تیرے واسطے
ایہہ میویاں دے پکے ہوئے باغ تیرے واسطے
امب تیرے واسطے انار تیرے واسطے
ایہہ گچھے نے اناراں دے تیار تیرے واسطے
ان گنت اللہ دے انعام تیرے واسطے
ایہہ سونگیاں تے پستے باوام تیرے واسطے
بے شمار تیرے تے احسان کردگار دا
فیر اوہدا بندیا توں شکر نئیں گزار دا

اللہ تعالیٰ کے ان اور ان جیسے دوسرے لاتعداد انعامات کے بارے میں ہی سورت تکاثر میں فرمایا گیا ہے کہ:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

''پھر اس دن نعمتوں کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔''

قرآن مجید کے متعلق سوال

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک اہم انعام ''قرآن مجید'' بھی ہے۔ امتِ مسلمہ کی بہت بڑی خوش نصیبی اور سعادت ہے کہ اللہ رحیم وکریم نے اپنی آخری، بے مثال اور باکمال کتاب کے لیے اس امت کا انتخاب فرمایا۔ یہ آخری اِلہامی کتاب اور اس کے احکام پر عمل کرنا ذریعہءِ نجات ہے۔ قیامت کے دن اہل ایمان سے اس نعمتِ عظمیٰ کے بارے میں بھی باز پُرس کی جائے گی کہ کیا تم نے اللہ رب العزت کی اس عظیم البرکت کتاب کا حق ادا کیا یا نہیں؟ اس کے قوانین پر عمل کیا یا نہیں؟ اس کی تلاوت کو حرزِ جان بنایا یا نہیں؟ اور اس کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عملی جدوجہد کی یا نہیں؟ قیامت کے دن مسلمانوں سے قرآن مجید کے بارے میں پوچھے جانے والے سوال کا تذکرہ کرتے ہوئے رب السماوات والارض نے فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ○ (زخرف:44)

''اور بلاشبہ یہ کتاب آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے
اور عنقریب آپ سے اس سے متعلق باز پُرس کی جائے گی۔''

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشدوراہنمائی اور ہدایت کے لیے قرآن کریم کو انتہائی آسان بنادیا ہے۔اس کے الفاظ میں بڑی جامعیت، معانی میں بڑی وسعت اور اندازِ بیان میں بڑی حکمت ہے۔اگر کوئی شخص اس کتابِ الٰہی کو سمجھنے کی معمولی کوشش بھی کرے تو اسے محسوس ہوگا کہ یہ کتاب بہت زیادہ آسان، سادہ اور قریب الفہم ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا○
(مریم:97)

''پس ہم نے اس قرآن مجید کو آپ کی زبان میں اس لیے آسان
کردیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنائیں
اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈرائیں۔''

قرآن کریم کی سورۃ قمر میں ایک ہی آیت طیبہ کو چار بار دُہرا کر اس کے آسان اور قریب الفہم ہونے کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ (قمر:17)

''اور تحقیق ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان
کردیا ہے پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟۔''

بعض خطباء اور واعظین اپنے خطابات میں بڑی ڈھٹائی اور دلیری سے اس امر کا اظہار واعلان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کا سمجھنا بہت مشکل، اس کا مفہوم جاننا ناممکن اور اس کا ترجمہ پڑھنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا راز، اس کا بھید اور انتہائی پیچیدہ کلام ہے...... حالانکہ یہ خیال سراسر جہالت، قرآن دشمن اور اہل اسلام کو احکام الٰہی سے ناواقف، بے علم اور ناآشنا رکھنے کی گھناؤنی سازش ہے۔ شاعر مشرق نے ایسے ہی قرآن دشمن واعظوں، ان پڑھ خطیبوں اور بے توفیق فقیہوں کے بارے میں کہا تھا۔

خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

اللہ رب العالمین کا فرمان ذی شان ہے:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ (دخان:58)

''پس بلاشبہ ہم نے اس قرآن مجید کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ لوگ (اس سے) نصیحت حاصل کریں۔''

ہر مسلمان کا یہ فرض اور شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ خود قرآن کریم کو سمجھے، اس کے احکام پر عمل کرے اور روزانہ اس کی تلاوت کا اہتمام کرے۔ اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو بھی قرآنی تعلیمات سے روشناس کروائے اور عام لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو پہنچانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں جن انعامات، احسانات اور عنایات کے بارے میں سوالات کیے جائیں گے ان میں ایک بہت بڑی نعمت ''قرآن عزیز'' بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کی رسوائی، پسپائی اور ذلت کا بہت بڑا سبب قرآن حکیم کی تعلیمات سے لاپرواہی اور نبی کریم ﷺ کے فرامین سے بے اعتنائی ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج مسلمانوں کا قرآن کریم کے ساتھ تعلق محض رسمی، سطحی اور عامیانہ ہے ہمارے بعض مذہبی رہنماؤں نے اسے صرف ''تعویذات کی کتاب'' کا درجہ دے رکھا ہے اور بعض لوگوں نے اسے ''مُردے بخشوانے کی کتاب'' قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ یہ ''کتابِ انقلاب'' ہے اور اس سے رشتہ مضبوط کیے بغیر کوئی انسان حقیقی مسلمان بننے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سوال

ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بے شمار، لاتعداد اور اَن گنت نعمتوں میں سے سب سے بڑی، سب سے برتر اور سب سے عظیم تر نعمت نبی کریم رؤف رحیم، سرورِ کون ومکاں، امامِ رسولاں، سید کائنات، رحمتِ عالم جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں پر اپنی اس عظیم نعمت، احسانِ عظیم اور خصوصی فضل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(آل عمران:103)

''اور اللہ تعالیٰ کی اس ''نعمت'' کو یاد کرو جو اس نے تم پر فرمائی جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی تو تم اس کی نعمت کی وجہ سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔''

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ انسانیت کے لیے ''نعمتِ عظمیٰ'' کیوں نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت سے قبل لوگ گمراہی، ضلالت اور بے راہ روی کا شکار تھے۔ ان کی اخلاقی، معاشرتی اور سماجی حالت انتہائی ابتر تھی۔ ہر قبیلہ، دوسرے قبیلے سے برسرِ پیکار تھا۔ ہر خاندان دوسرے خاندان سے نبرد آزما تھا۔ جذبات اتنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتعل اور بے قابو تھے کہ معمولی سی بات پر خون کی ندیاں بہہ جاتیں اور عام سی بات پر شروع ہونے والی لڑائی کئی نسلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ ان لوگوں میں محبت، شفقت، الفت اور اخوت نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی اور انسانیت اپنی بداعمالیوں اور بغاوتوں کی وجہ سے جہنم کی آگ کے کنارے پہنچ چکی تھی۔

اس بگڑے ہوئے معاشرے کو سنوارنے، ناگفتہ بہ حالات کو درست کرنے اور درندہ صفت انسانوں کی اصلاح کے لیے اللہ رب العالمین نے نبی رحمت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی تعلیم ”اَخلاق، محبت واُلفت اور ہمدردی وغمخواری سے انسانی تاریخ کا رُخ موڑ دیا۔ اس ”نعمتِ کبریٰ“ کی وجہ سے انسانوں کے ٹوٹے ہوئے دل جڑ گئے۔ اہل عرب ذلت ورسوائی کی پستیوں سے نکل کر عزت وترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوگئے۔ وہ افراد واشخاص جو اپنی گمراہی اور ضلالت کے باعث آتشِ جہنم میں گرنے ہی والے تھے۔ انہیں آپ ﷺ نے نہ صرف آگ کے گڑھے سے بچالیا بلکہ دوسروں کا ہادی اور راہنما بنادیا۔ جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے انہیں اخوت ومحبت کی بے مثل لڑی میں پروکر بھائی بھائی بنادیا۔

خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے
وہ کیا نظر تھی؟ جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

سرورِ کونین ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کی وہ بے مثل و بے مثال اور لاجواب وباکمال نعمت ہیں۔ جن کی تشریف آوری کی بدولت کائنات کا نقشہ ہی تبدیل ہوگیا۔ عداوت کی جگہ محبت، نفرت کی جگہ الفت، وحشت کی جگہ اُنس، انتقام کی جگہ عفو، خودغرضی کی جگہ ایثار، تکبر کی جگہ تواضع اور غرور کی جگہ انکساری نے لے لی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ

حضور آئے تو کیا کیا نعمت ساتھ لے کے آئے ہیں
اخوت، علم وحکمت، آدمیت لے کے آئے ہیں

رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ اُن کا
وہ قرآنِ مبین، نورِ ہدایت لے کے آئے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدا نے رحمۃ للعالمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی ، رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں

خدا نے دین کامل کر دیا اے امیں ان پر
محمد پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

نبی اکرم، رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو رب العزت اپنی عظیم اور بے مثال نعمت قرار دیتے ہوئے اور اہل ایمان پر احسان جتلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ○ (آل عمران:164)

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا۔ جب اس نے انہیں میں سے ایک رسول (محمد ﷺ) کو بھیجا۔ وہ ان پر اللہ کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں قرآن وسنت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔“

امام رسولاں، سرورِ کون ومکاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن اپنے بارے میں لوگوں سے کیے جانے والے سوال کا تذکرہ خود اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا، جب خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمارہے تھے تو آپ نے دورانِ خطبہ فرمایا: اے لوگو!

وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (صحیح مسلم۔ کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ)

”تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو تم جواب میں کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے پیغام الٰہی پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی۔ اور نصیحت کا حق ادا کیا۔ آپ ﷺ نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف بلند کیا اور لوگوں کی طرف اشارہ کر کے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔''

شاعر اسلام شیخ محمد سعید الفت رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت ﷺ کو کائنات کی سب سے بڑی نعمت قرار دیتے ہوئے کیا خوب اور سچ کہا۔

کی نئیں کیتا رب نے قبول تیرے واسطے
اوہ آمنہ دے لال جیہا رسول تیرے واسطے
کروڑاں جیہا اکو ای احسان کردگار دا
فیر اوہدا بندیا ، توں شکر نئیں گزار دا

انبیاء علیہم السلام اور امتوں سے سوال

اللہ سبحانہ وتعالیٰ حشر کے دن سوال و جواب کی نشست میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کی امتوں کے بارے میں سوالات کریں گے اور امتوں سے انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق دریافت کیا جائے گا۔ یعنی رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے اللہ کریم کے احکام سے اپنی امتوں کو پوری طرح آگاہ کیا؟ اور امتوں سے سوال ہو گا کہ کیا تم نے رسولوں کی تعلیمات پر عمل کیا؟ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ (اعراف:6-7)

''پس جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے تھے، ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اپنے علم کے مطابق ان پر پوری حقیقت بیان کر دیں گے۔ اور ہم (اس وقت) غائب تو نہیں تھے۔''

یعنی قیامت کے دن دربار الٰہی میں دو فریق حاضر ہوں گے۔ ایک فریق تو اللہ تعالیٰ کے رسول، نبی اور پیغمبر ہوں گے اور دوسرا فریق نافرمان، سرکش اور مجرم امتیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی۔ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے اپنے دلائل پیش کریں گے۔ اللہ کریم کے رسول، رب العزت کے سامنے عرض کریں گے کہ اے رب العالمین! ہم نے اپنی امتوں کو تیرے احکام و پیغام پوری طرح پہنچائے۔ تیری توحید کو کھول کھول کر بیان کیا۔ اپنی رسالت و نبوت کی حقیقت سے انہیں پوری طرح آگاہ کیا۔ مگر ان ظالموں، سرکشوں اور باغیوں نے ہماری دعوت کو قبول کرنے کی بجائے اس کا مذاق اڑایا، شرک پر اڑے رہے اور ہماری مخالفت میں ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ نافرمان امتیں عذاب کے خوف کے وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت اور تبلیغ سے یکسر انکاری ہو جائیں گی۔ اور یہ لوگ دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے۔ مولائے کریم! ہمارے پاس تو کوئی پیغمبر آیا ہی نہیں۔ ہمیں تو کسی نے توحید کا پیغام سنایا ہی نہیں۔ اور ہم تو رسولوں کو جانتے تک نہیں کہ یہ کون ہیں اور کب ہمارے پاس آئے تھے...... فریقین کے دلائل بیان ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے علم کی بنا پر ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور ظاہر ہے کہ وہ فیصلہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں اور نافرمان امتوں کے خلاف ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے نافرمانو! ہم نے تو صرف تمہاری تسلی اور اطمینان کے لیے تمہیں ''کچھ کہنے کا'' موقع فراہم کیا ہے ورنہ جب یہ رسول تمہیں توحید کی دعوت دے رہے، شرک سے منع کر رہے اور میری فرماں برداری کی تلقین و تبلیغ کر رہے تھے تو ہم کوئی غائب اور غیر حاضر تو نہیں تھے بلکہ اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے وہاں موجود تھے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغی سرگرمیوں اور تمہاری نافرمانیوں کو بخوبی دیکھ اور سن رہے تھے۔ لہٰذا تمہارے شرک، کفر اور نافرمانی کی وجہ سے ''جہنم کا عذاب'' تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور امتیں آمنے سامنے

قرآن حکیم کے اس عمومی ارشاد کہ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کی امتوں کے بارے میں اور امتوں سے انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق سوالات کیے جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان حق ترجمان سے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے نام لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حشر کے دن ان سے کیے جانے والے سوالات کا تذکرہ فرمایا ہے۔جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُدْعٰى نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔وہ۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ کہتے ہوئے دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔تو رب العزت کی طرف سے سوال ہوگا۔اے نوح! هَلْ بَلَّغْتَ ؟ کیا آپ نے (میرے احکام اور میری توحید کی) تبلیغ کی تھی؟ سیدنا نوح علیہ السلام بڑے ادب سے عرض کریں گے۔نَعَمْ۔جی ہاں۔میں نے تبلیغ کی تھی۔فَيُقَالُ لِأُمَّتِهٖ۔پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا۔ هَلْ بَلَّغَكُمْ ؟۔کیا انہوں نے تمہیں تبلیغ کی تھی؟ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ ۔وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔

آپ ذرا حالات کی سنگینی کا تصور فرمائیں۔حشر کا دن ہوگا اللہ رب العالمین اپنے عرش پر جلوہ افروز ہوں گے آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام انسان جمع، آدم ثانی جناب نوح علیہ السلام اور ان کی امت دربارِ الٰہی میں حاضر۔ایک طرف نوح علیہ السلام، دوسری طرف ان کی قوم۔ساری انسانیت یہ منظر دیکھ رہی ہے۔فرشتے حکم الٰہی کے منتظر دست بستہ کھڑے ہیں۔ساڑھے نوسو سال اللہ کی توحید سنانے والے قوم کی طرف سے جھوٹا، گمراہ اور بے وقوف ہونے کے طعنے سننے والے اور استہزاء و تمسخر کا سامنا کرنے والے اللہ کے رسول، پیغمبر اور نبی سیدنا نوح علیہ السلام سے پوچھا جا رہا ہے۔کیا تم نے میرے احکام اپنی امت تک پہنچائے؟ وہ منصب نبوت کا دفاع کرتے ہوئے حقیقت حال کی وضاحت کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے عرض کریں گے۔ اے اللہ! میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا۔مگر امت فوراً بول اٹھتی ہے کہ ہم تو انہیں جانتے ہی نہیں۔ہم نے کبھی ان کی صورت ہی نہیں دیکھی اور ہم تو ان سے متعارف ہی نہیں ہیں۔نہ صرف یہ کہ انہوں نے کبھی ہمیں سمجھایا ہی نہیں۔بلکہ ہمارے پاس تو کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرانے والا، تبلیغ کرنے والا اور توحید سنانے والا آیا ہی نہیں ہے۔ استغفر اللہ

"جناب نوح علیہ السلام اپنی امت کے اس جواب سے ازحد نالاں اور پریشان کھڑے ہوں گے کہ۔ فَيَقُوْلُ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ۔ کوئی ہے جو تمہاری گواہی دے کہ تم نے اپنی امت تک میرا پیغام پہنچایا۔ حضرت نوح علیہ السلام (چاروں طرف دیکھ کر) فرمائیں گے۔ ہاں۔ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُه۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت میری گواہی دیں گے۔ (سبحان اللہ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر۔ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ۔ میری امت کے لوگ دربارِ خداوندی میں حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں گواہی دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے تبلیغی فریضہ سرانجام دیا تھا۔ جب امت محمدیہ گواہی دے کر فارغ ہو جائے گی تو پھر۔ وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ جناب محمد ﷺ اپنی امت کی گواہی کی تائید میں خود بھی گواہی دیں گے۔" (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، باب قولہ وکذالک جعلناکم)

یہ معاملہ جناب نوح علیہ السلام تک ہی محدود نہیں، بلکہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی امتیں بھی جب حشر کے دن دربارِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں کی خدمات اور تبلیغ کا انکار کر دیں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی امت کو انبیاء عظام کے حق میں گواہی دینے کا اعزاز بخشے گا۔ اور آپ ﷺ کی امت کے افراد قرآنی حقائق کی روشنی میں اور نبی اکرم ﷺ کی زبانِ اقدس سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمائے گئے ارشادات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رسولوں، نبیوں اور پیغمبروں کی سچائی، صداقت اور ان کی تبلیغی خدمات پر شہادت اور گواہی پیش کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امت اور نبی محترم ﷺ کی گواہی کو قبولیت کا شرف بخشتے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں اور ان کی امتوں کے خلاف فیصلے فرمائیں گے۔ سرورِ کائنات ﷺ کی زبان حق ترجمان نے اس صورت حال کی یوں وضاحت فرمائی ہے:

يُجِيْءُ النَّبِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَيُجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـرَّجُلَانِ وَيُـجِـيْءُ الـنَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَيُـدْعٰـى قَـوْمُـهُ فَيُـقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُـدْعٰى قَوْمُهُ ، فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ۔ لَا۔فَيُقَالُ مَنْ شَهِـدَلَكَ؟ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُهُ فَتُدْعٰى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ هَـلْ بَلَّغَ هٰذَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ۔فَيَقُوْلُ وَمَا عِلْمُكُمْ بِذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذٰلِكَ اَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا فَصَدَّقْنَاهُ

(سنن ابن ماجہ۔باب صفۃ محمد ﷺ)

’’قیامت کے دن ایک نبی دربارِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا اوران کے ساتھ (ان کے ماننے والا) صرف ایک آدمی ہوگا۔ایک دوسرے نبی کولایا جائے گا توان کے ساتھ (ان کے فرمانبردار) صرف دوآدمی ہوں گے۔اورکسی کے ساتھ تین یااس سے زیادہ ہوں گے۔پھراس نبی کی قوم کوبلایا جائے گا۔(جن کی طرف انہیں نبی بنا کر بھیجا گیا تھا) تواس نبی سے سوال کیا جائے گا۔کیا آپ نے اپنی قوم کواحکام الٰہی کی تبلیغ کی۔وہ نبی عرض کریں گے۔جی ہاں۔پھران کی قوم سے پوچھا جائے گا کہ کیا اس نبی نے تمہیں اللہ کے احکام پہنچائے؟ یعنی تبلیغ کی تو وہ کہیں گے، نہیں (ہمارے پاس توکوئی تبلیغ کرنے والا نہیں آیا) اس نبی سے کہا جائے گا۔اب آپ کی گواہی کون دے گا؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد ﷺ اوران کی امت میری گواہ ہے۔پس حضرت محمد ﷺ کی امت کوبلایا جائے گا اوران سے سوال ہوگا کہ کیااس (نبی) نے تبلیغ کی؟ سرورکونین ﷺ کے امتی عرض کریں گے۔ہمارے نبی محمد ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے احکام الٰہی کی تبلیغ کا حق ادا کردیا تھا۔توہم اپنے نبی ﷺ کے بتانے پرتصدیق کرتے ہیں کہ ان انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ حق کا فریضہ کماحقہ سرانجام دیا۔‘‘

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں کے ذریعے امتحان

بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نعمتوں کے ذریعے آزماتا اور مال و دولت دے کر ان کا امتحان لیتا ہے۔ اگر وہ لوگ رب تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کے حکم اور فرمان کے مطابق استعمال کریں تو اللہ کریم ان سے راضی ہو کر انہیں کامیابی سے ہمکنار فرما دیتا ہے۔ اور اگر رب تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال اس کی مرضی اور منشا کے مطابق نہ کریں تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پہلے بیمار غریب محتاج، کنگال، تنگدست اور پریشان حال ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتا ہے اور ان کی بیماریاں، پریشانیاں، غم، تکالیف اور مصائب دور فرما کے انہیں مال و دولت عطا فرما دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کا امتحان دو طرح سے لیا جاتا ہے۔ پہلے نعمتوں سے محروم کر کے۔ پھر نعمتیں عطا فرما کے۔ اگر وہ احتیاج کی صورت میں صبر کریں اور انعامات پر رب العزت کا شکر ادا کریں تو کامیاب و کامران گردانے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ غربت کی حالت میں بے صبری اور مالداری کی حالت میں ناشکری کریں تو ایسے بدنصیب ناکام و نامراد سمجھے جاتے ہیں۔ نبی مکرم، رسول معظم ﷺ نے اپنی امت کو نعمتوں کے ذریعے امتحان اور آزمائش کا مسئلہ سمجھانے کے لیے بنی اسرائیل کے تین اشخاص کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ آپ بھی پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے! آپ ﷺ فرماتے ہیں:

> ''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ان میں ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا نابینا تھا۔ فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانے اور ان کا امتحان لینے کا ارادہ فرمایا۔ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا تو ایک فرشتے کو ان کے پاس بھیجا۔ وہ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میرا کوڑھ دور ہو جائے۔ خوبصورت جلد اور صاف شفاف رنگت مل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاَعْطٰى لَوْنًا حَسَنًا وَ جِلْدًا حَسَنًا تو فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور ہاتھ پھیرتے ہی اللہ کی قدرت سے اس کی بیماری زائل ہوگئی اور اسے خوبصورت جلد اور اچھا رنگ عطا فرما دیا گیا۔ اب فرشتے نے اس سے سوال کیا کہ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ تم کون سا مال پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا اونٹنی۔ فَاَعْطٰى نَاقَةً عُشَرَاءَ تو اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے برکت کی دعا دی۔ اب وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے اس کی خواہش معلوم کی اس نے کہا شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ۔ میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میرے سر پر بہترین بال پیدا ہو جائیں اور مجھ سے میری یہ بیماری دور ہو جائے۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو بیماری بھی دور ہوگئی اور سر پر خوبصورت بال بھی اُگ آئے۔ اب فرشتے نے پوچھا تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا ''گائے'' فرشتے نے اسے ایک حاملہ گائے دی اور کہا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا اللہ تعالیٰ اس میں تیرے لیے برکت پیدا فرمائے۔ اب وہی فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے اس کی خواہش معلوم کی، اس نے جواب دیا اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاَبْصُرُ بِهِ النَّاسَ ۔ میری سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس لوٹا دے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ اس فرشتہ نے باذن الٰہی اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ تو اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔ اور اس سے اس کے پسندیدہ مال کا سوال کیا۔ اس نے کہا ''بکری'' چنانچہ فرشتے نے اسے ایک حاملہ بکری دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کے مال میں برکت دی اور ان کے جانوروں سے ان کی وادیاں بھر گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحان اور آزمائش

پھر ایک عرصہ گزر جانے کے بعد وہی فرشتہ انسانی شکل میں کوڑھے جیسی صورت بنا کر سابق کوڑھے کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ میں ایک مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں۔ سامان سفر ختم ہو گیا ہے اب اللہ کی مدد اور آپ کے تعاون کے بغیر اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ میں اس اللہ کے نام پر تجھ سے ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس اللہ نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھی جلد عطا فرمائی کہ تو مجھے ایک اونٹ دے دے۔ جس پر سوا ہو کر اپنے وطن پہنچ جاؤں۔ اس (سابق کوڑھی، زمانہ حال کے سرمایہ دار اور اللہ کے ناشکرے) نے بڑے متکبرانہ انداز میں جواب دیا۔ اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ اور بھی بہت سے حقوق ہیں۔ (میں وہ پورے کروں یا تجھے دوں۔ جا میرے پاس تیرے لیے کچھ نہیں ہے) اس نے کہا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا۔ کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے۔ اور تو محتاج اور فقیر بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اپنا فضل وکرم فرمایا۔ تجھے شفا بخشی اور مال بھی عطا فرمایا۔ وہ بولا۔ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ میں تو اپنے باپ دادا سے مال دار چلا آرہا ہوں۔ یہ مال و دولت تو مجھے ورثہ میں ملی ہے۔ اب فرشتے نے بددعا کر دی کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے جیسا کر دے۔ پھر وہ فرشتہ سابق گنجے کے پاس اس کی پہلی سی صورت بنا کر آیا اور اس سے بھی اسی طرح کا سوال کیا۔ جس طرح کوڑھی سے کیا تھا۔ اس نے بھی اسی طرح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا جواب دیا تو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلی حالت میں واپس لوٹا دے۔ اب وہ فرشتہ سابق اندھے کے پاس اس جیسی صورت بنا کر آیا۔ اور اس سے کہا کہ میں غریب آدمی ہوں، مسافر ہوں، میرا زادِ راہ ختم ہوگیا ہے اب اللہ کی مدد اور آپ کے تعاون کے بغیر میں اپنے وطن واپس نہیں جا سکتا مجھے اس اللہ کے نام پر ایک بکری عنایت کر دے جس نے تجھے بینائی عطا فرمائی تا کہ میں اسے بیچ کر اپنے گھر واپس جانے کا بندوبست کر سکوں۔ اس سابق اندھے نے اس سائل کی باتیں سن کر کہا۔ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ تحقیق میں اندھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت اور بینائی عطا فرمائی۔ اب تو نے اس ذات کے نام پر مانگا ہے جس نے مجھ محتاج کو مالدار اور نابینے کو بینا بنا دیا تھا لہٰذا جتنا تیرا جی چاہے لے جا اور جو دل چاہے چھوڑ جا، میں تجھے منع نہیں کروں گا۔ فرشتے نے کہا أَمْسِكْ مَالَكَ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو۔ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ تمہیں آزمایا گیا ہے۔ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ تمہارا رب تم سے راضی ہوگیا ہے۔ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ اور تمہارے دو ساتھیوں سے ناراض ہوگیا ہے۔'' (صحیح مسلم۔ کتاب الزھد)

اس حدیث مبارکہ میں ہمارے لیے بہت سی نصیحتیں، عبرتیں، اسباق اور ہدایات ہیں جن پر عمل کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ مثلاً

1. انسان کو اپنی اصلیت نہیں بھولنا چاہیے۔
2. اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیماری یا تکلیف آئے تو صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
3. اللہ تعالیٰ بیماری سے شفاء عطا فرمائے تو اس کا شکر بجا لانا چاہیے۔
4. جب مال و دولت مل جائے تو اپنی غربت کے ایام کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔
5. سائل کو جھڑکنا نہیں چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 محتاج کو محروم رکھنے کے لیے بہانے تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔
7 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ امتحان اور آزمائشوں سے محفوظ رکھے۔
8 اللہ کے راستے اور ضرورت مندوں کی خدمت میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔
9 جس اللہ نے دولت وثروت سے نواز رکھا ہے ہر وقت اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔
10 اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے اور اسے راضی کرنے کے لیے ہمہ تن کوشاں رہنا چاہیے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

اس عبرت آموز واقعہ کو پڑھنے کے بعد ایک بار پھر زیر بحث سورۃ مبارکہ کی آخری آیت اور اس کا ترجمہ ذہن میں لایئے تو بات واضح ہو جائے گی کہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے ذریعے انسانوں کو دنیا میں ہی آزمالیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص دنیوی ابتلاؤں سے محفوظ بھی رہے تو

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○

''پھر قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔''

آخری آیت کی عملی تفسیر

بات کو سمیٹنے اور سورۃ تکاثر کے خطبات کی تکمیل سے پہلے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ امام المتقین، سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک ایسا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے جو سورۃ تکاثر کی آخری آیت کریمہ کی عملی تفسیر ہو اور جس کے مطالعے سے اس آیت کا مفہوم مزید واضح ہو جائے۔ سرور کائنات ﷺ کے مشہور صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دن نبی مکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو اچانک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ ''اس وقت (شدید گرمی میں) تم دونوں گھروں سے کیوں نکلے ہو؟ دونوں نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عرض کی، اَلْـجُـوْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اے اللہ کے رسول ﷺ سخت بھوک لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں پھر فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ آپ ﷺ اپنے دونوں رفقاء کے ہمراہ ایک انصاری (حضرت مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ) کے گھر تشریف لے گئے۔ فَـاِذَا هُـوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ لیکن وہ گھر میں موجود نہ تھے۔ جب ان کی بیوی نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو مَرْحَبًا وَاَهْلًا خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اَيْـنَ فُلَانٌ (تمہارا شوہر) فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی، آقا! وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ وہ انصاری بھی آ گئے انہوں نے جب نبی مکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقا کو اپنے گھر میں دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور بے ساختہ پکار اٹھے! اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّیْ اللہ کا شکر ہے آج پوری زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس میرے مہمانوں سے زیادہ باعزت مہمان آئے ہوں۔ وہ بھاگ کر گیا اور باغ سے کھجوروں کا گچھا توڑ لایا۔ اس میں پختہ، نیم پختہ اور تر کھجوریں تھیں۔ اس نے وہ گچھا معزز مہمانوں کے سامنے رکھا اور عرض کیا۔ كُـلُوْا مِنْ هٰذِهٖ ۔ اس میں سے تناول فرمایئے۔ پھر اس نے چھری پکڑی تاکہ بکری کو ذبح کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِيَّـاكَ وَالْـحَـلُـوْبَ ۔ دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ اس انصاری نے ایک بکری ذبح کی۔ جلدی سے اس کا گوشت پکوایا اور ان معزز مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے گوشت تناول فرمایا۔ کھجوریں کھائیں اور ٹھنڈا پانی پیا۔ جب سیر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے فدائیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: وَالَّـذِیْ نَـفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ نَعِيْمِ هٰذَا الْيَوْمِ ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس ذات اقدس کی قسم ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔قیامت کے دن آج کی نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔بھوک نے تمہیں گھروں سے نکالا اور اب تم اس کی نعمتوں سے شاد کام ہو کر واپس جا رہے ہو۔'' (اخرجہ الترمذی۔تفسیر قرطبی ص175 ج20)

مختصر یہ کہ سورۃ التکاثر کی آخری آیت مبارکہ میں بنی نوع انسان کے تمام افراد کو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات ،احسانات ،نوازشات اور عنایات کا شکر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ ان نعمتوں کے بارے میں ان سے باز پرس کی جائے گی۔

خالق کائنات کے حضور دست بستہ التجا اور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی ہر قسم کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیں ان کا حق ادا کرنے اور شکر بجالانے کی توفیق وہمت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پروفیسر حافظ عبد الستار حامد

کی تالیفات

حامد اکیڈمی وزیرآباد